رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کا

میلادِ پاک

ماخوذ

سُبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد

مُصنّف:

حضرت امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: پروفیسر ذوالفقار علی ساقی

دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

وما

رسلنك

لا رحمة

لعلمين

زاویہ پبلشرز

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ، لاہور

Marfat.com

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا

میلادِ پاک

ماخوذ

سُبُل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد

مُصنّف:
حضرت امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: پروفیسر ذوالفقار علی ساقی
دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زاویہ پبلشرز
8-C دربار مارکیٹ - لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email:zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com

Marfat.com

297-54
176
122620

جملہ حقوق محفوظ ہیں
2015ء

بار اول.................. 600
ہدیہ..................... 250
ناشر................... نجابت علی تارڑ

{لیگل ایڈوائزرز}

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

{ملنے کے پتے}

زاویہ پبلشرز
ظہور ہوٹل دکان نمبر 2
دربار مارکیٹ - لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email:zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com

صبح نور پبلی کیشنز، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور	0423-7350476
مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی، کراچی	021-34926110
مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی	021-32216464
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد	022-2780547
مکتبہ متینویہ، پرانی سبزی منڈی روڈ، بھاول پور	0301-7728754
نورانی ورائٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ باب الاسلام، فیضانِ مدینہ، حیدر آباد	0313-4812626
مکتبہ حسان اینڈ پرفیومرز پرانی سبزی منڈی کراچی	0331-2476512
رضا بک شاپ، میلاد فوارہ چوک، گجرات	0300-6203667
مکتبہ فریدیہ، ھائی سٹریٹ ساھیوال	040-4226812

Marfat.com

فہرست

❁	اللہ تعالیٰ نے سب انبیائے کرام رضی اللہ عنہم سے پہلے آپ ﷺ کی تخلیق کی	5
❁	حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر ساری مخلوق کو آپ کے لیے پیدا کیا گیا	10
❁	آپ ﷺ کی نبوت کا حضرت آدم میں روح پھونکنے سے پہلے ہونا	13
❁	آپ ﷺ سے عہد لینے کے بارے	24
❁	عرش، ملکوت اور دیگر اشیاء پر آپ ﷺ کا نام مبارک	26
❁	آپ ﷺ کے بارے انبیائے کرام سے عہد	33
❁	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور رب تعالیٰ کا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو آپ ﷺ کے بارے بتانا	38
❁	قدیمی کتب میں آپ ﷺ کے فضائل اور مناقب	41
❁	علمائے یہود، راہب اور کاہنوں کی آپ کے بارے بشارات	51
❁	تلاشِ حق میں سرگرداں، حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	51
❁	یہودیوں کا آپ ﷺ کے وسیلے سے فتح کی دعائیں مانگنا	72
❁	ایک یہودی کا آپ ﷺ کی بعثت کے متعلق خبر دینا	73
❁	لوگوں کا نبوت میں طمع کرتے ہوئے اپنے فرزندان کا نام "محمد" رکھنا	75
❁	نصرانی عالم کا آپ ﷺ کی بعثت کی خبر دینا	76
❁	ورقہ بن نوفل کا آپ کی بعثت کی خبر دینا	77
❁	ایک بزرگ کا زید بن عمرو کو آپ ﷺ کی بعثت کی خبر دینا	78

Marfat.com

80	ربیعہ بن نصر اللخمی کا خواب	۞
102	بعض خواب جو آپ ﷺ کی بعثت پر دلالت کرتے ہیں	۞
111	حضور ﷺ کی تصویر، دیگر انبیائے کرام کی تصاویر کے ساتھ	۞
	میلادِ پاک	
122	بنو زہرہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح کرنے کا سبب	۞
124	حمل مبارک اور اس کی برکات	۞
134	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال	۞
138	آپ ﷺ کی ولادت کی تاریخ اور جگہ	۞
146	مقامِ ولادت	۞
147	اہلِ کتاب کے علماء کا اس رات کے بارے بتا دینا	۞
151	وقتِ ولادت معجزات	۞
160	پتھر کی ہنڈیا ٹوٹ گئی	۞
161	آپ ﷺ کا مختون پیدا ہونا	۞
165	چاند جھک جاتا ادھر جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں	۞
167	ابلیس کا غم، اسے آسمانوں پر جانے سے روک دینا اور غیبی صدائیں	۞
173	دریائے دجلہ کا پھٹنا اور ایوانِ کسریٰ کا لرز اٹھنا	۞
175	ایوانِ کسریٰ کے کنگرے گر گئے، ایران کی آگ بجھ گئی اور بحیرہ ساوی خشک ہو گیا	۞
183	ولادتِ پاک اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	۞
187	میلادِ پاک کے بارے علماء کے اقوال	۞

۞۞۞

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے سب انبیائے کرام رضی اللہ عنہم سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تخلیق کی

امام ابو اسحاق الجوزجانی نے اپنی تاریخ میں اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"سارے انبیاء کرام علیہم السلام سے قبل میری تخلیق ہوئی اور سب سے آخر میں مَیں مبعوث ہوا۔"

ابن اسحاق نے حضرت قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"سارے لوگوں سے پہلے میری تخلیق ہوئی۔ سب سے آخر میں مجھے مبعوث کیا گیا۔"

ابو سعد نے "الشرف" میں ابن جوزی نے "الوفا" میں حضرت کعب الاحبار سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا:

جب اللہ رب العزت نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تخلیق کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ وہ مٹی لے کر آئیں جو زمین کا دل، اس کی رونق اور اس کا نور تھی۔ حضرت جبرائیل نیچے تشریف لائے ان کے ہمراہ فردوس اور رفیق اعلیٰ کے ملائکہ تھے۔ انہوں نے اس جگہ سے مٹھی بھر مٹی مبارک لی، جہاں آج آپ کی قبر انور ہے۔ یہ مٹی روشن اور منور تھی۔ اسے جنت کی نہروں کے رواں پانی آبِ تسنیم سے دھویا گیا۔ حتیٰ کہ وہ ایک چمکتا ہوا موتی بن گئی۔ اس کی بہت بڑی بڑی شعاعیں تھیں۔ پھر ملائکہ نے یہ مٹی عرش، کرسی، آسمانوں اور زمین کے ارد گرد گھمائی۔ حتیٰ کہ ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جاننے سے پہلے حضور اکرم ﷺ کو پہچان لیا۔ حضور اکرم ﷺ کا نورِ پاک حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی کی چمک میں دیکھا

Marfat.com

جا سکتا تھا۔ ان سے کہا گیا:

"آدم! یہ آپ کی اولاد کے سردار ہیں۔ یہ نبی اور مرسل ہیں۔"

جب حضرت حواء علیہا السلام کے بطن مبارک میں حضرت شیث علیہ السلام جلوہ گر ہوئے تو یہ نور حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت حواء علیہا السلام کی طرف منتقل ہو گیا۔ حضرت حوا کے بطن اقدس سے بیک وقت دو بچے پیدا ہوتے تھے۔ مگر حضرت شیث علیہ السلام تنہا پیدا ہوئے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و کرامت کی وجہ سے تھا۔ پھر یہ نور مبارک ایک پاک شخص سے دوسرے پاک شخص کی طرف منتقل ہوتا رہا حتیٰ کہ آپ کی ولادت باسعادت ہو گئی۔

حافظ الناقد ابی الحسن بن القطان کی کتاب الاحکام میں روایت ہے۔ حضرت علی بن حسن اپنے والد گرامی وہ اپنے والد گرامی سے مرفوع روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تخلیق آدم سے چودہ ہزار سال قبل میں رب تعالیٰ کے سامنے نور تھا۔"

امام مسلم کے استاذ حافظ محمد بن عمر العدنی نے اپنی مسند میں حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ (اسلام کی سعادت حاصل کرنے والے) قریش تخلیق آدم سے چودہ ہزار سال قبل رب تعالیٰ کے سامنے نور تھے وہ نور رب تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا تھا۔ اس کی تسبیح سن کر ملائکہ تسبیح بیان کرتے تھے۔

ابن القطان نے کہا ہے کہ اس روایت کو اس روایت کے ساتھ جمع کرنا ممکن ہے۔ جسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نور نبوی کو اس کی تخلیق سے بارہ ہزار سال قبل جسم اطہر عطا کیا گیا۔ اس میں سارے قریش کا اضافہ کر دیا گیا اور وہ نور اپنی زبان سے تسبیح بیان کرتا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان نے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔

امام طبرانی نے روایت کیا ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

"یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کی تعریف کرنا چاہتا ہوں۔"

آپ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو ہمیشہ سلامت رکھے۔ میری نعت پڑھیں۔"

Marfat.com

انہوں نے درج ذیل اشعار عرض کیے:

من قبلها طبت فی الظلال و فی
مستودع حیث یخصف الورق

ترجمہ: ''اس سے پہلے آپ سایہ کناں مقامات اور اس جگہ رہے جہاں پتے ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔''

ثم هبطت البلاد لا بشر
انت ولا مضغة ولا علق

ترجمہ: ''پھر آپ شہروں میں جلوہ گر ہوئے اس وقت آپ نہ بشر، نہ مضغہ اور نہ ہی علق تھے۔''

بل نطفة ترکب السفین و قد
الجم نسرا و اهله الغرق

ترجمہ: ''اس وقت آپ نطفہ تھے وہ کشتی پر سوار ہوا۔ اس نے نسر کا منہ بند کر دیا اور اس کے پجاری غرق ہو گئے۔

وردت نار الخلیل مکتتما
تجول فیها و لیس تحترق

ترجمہ: ''آپ چھپ کر حضرت خلیل علیہ السلام کے ساتھ آتش نمرود میں بھی تشریف لے گئے، آپ اس میں گھوم رہے تھے مگر جل نہیں رہے تھے۔''

تنقل من صالب الی رحم
اذا مضی عالم بدا طبق

ترجمہ: ''وہ نور ایک پشت سے دوسری رحم میں منتقل ہوتا رہا جب ایک عالم گزر جاتا تو دوسرا گروہ ظاہر ہوتا۔''

حتی احتوی بیتك المهیمن من
خندق علیاء تحتها النطق

Marfat.com

ترجمہ: ''حتیٰ کہ آپ کا منصب بلند رفعتوں اور عظمتوں پر آشیاں بند ہو گیا، اور قوت گویائی اس سے عاجز ہے۔''

انت لما ولدت اشرقت الارض
وضائت بنورك الافق

ترجمہ: ''جب آپ کی ولادت ہوئی تو زمین چمک اٹھی، اور آپ کے نور سے آفاق جگمگا اٹھے۔''

فنحن في ذالك الضياء
في النور سبل الرشاد نخترق

ترجمہ: ''ہم اسی اجالے اور روشنی میں ہدایت کی راہوں پر چلتے رہے۔''

حضرت سعید بن منصور، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی تخلیق کی، انہیں ان کے بیٹوں سے آگاہ کیا تو انہوں نے دیکھا کہ ان میں سے بعض بعض سے افضل تھے۔ انہوں نے ان سب کے نیچے ایک تاباں نور دیکھا۔ عرض کی:

''مولا! یہ کون ہے؟''

رب نے فرمایا:

''یہ نبی کریم احمد مجتبیٰ ہیں۔ یہ اول ہیں۔ یہ آخر ہیں۔''

سعید اور امام بیہقی کے الفاظ یہ ہیں:

''یہ وہ ہستی ہیں جو سب سے پہلے جنت میں جائے گی۔''

حضرت آدم علیہ السلام نے رب تعالیٰ کی یوں تعریف کی:

''ساری تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں جس نے میری اولاد میں سے وہ ذات پیدا کی جو مجھ سے قبل جنت میں جائے گی۔ میں اس پر حسد نہیں کروں گا۔''

اللہ تعالیٰ حضرت صالح بن حسین شافعی پر رحم کرے۔ انہوں نے اپنے قصیدے میں لکھا ہے:

Marfat.com

وَ كَانَ لَدَى الفِرْدَوْسِ فِي زمنِ الرضا

وَ اَثْوَابُ شملِ الانس محكمة السَّدٰى

ترجمہ: ''حضرت آدم روح اور جسم کے ارتباط کے بعد ابتداء میں فردوسِ اعلیٰ میں تھے۔ انہیں رب تعالیٰ کا بہت قرب حاصل تھا۔''

يشاهد فى عدن ضياء مُشْتعشَعًا

يزيد على الانوار فى النور والهدٰى

ترجمہ: ''انہوں نے جنت میں ایک پھیلتا ہوا نور دیکھا، یہ نور اپنی ہدایت کے اجالا میں سب سے بڑھ کر تھا۔''

فَقَالَ اِلٰهى مَا الضياءُ الّذِى ارٰى

جُنُودُ السَّمَاءِ تَعْشُوْا اِلَيْهِ تردُّدا

ترجمہ: ''حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: ''مولا! یہ کیسا نور ہے کہ آسمان کے لشکر نور حاصل کرنے کے لیے بار بار اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔''

فَقَالَ نَبِىٌّ خيرُ من وطى الثّرٰى

وَ اَفْضَلُ مَنْ فى الخَيْرِ رَاحَ وَ اغتدٰى

ترجمہ: ''اللہ نے فرمایا: وہ ایسے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو بے مثل ہیں، وہ ان سے افضل ہیں جو صبح و شام بھلائی میں آتے جاتے ہیں۔''

تخيّرته من قبل خَلْقِكَ سيدا

والبسته قبل النبيين سؤددًا

ترجمہ: ''آدم! میں نے تمہاری تخلیق سے قبل انہیں سردار بنایا ہے اور سارے انبیاء کرام سے پہلے سرداری کا تاج ان کے سر پر سجایا۔''

❀❀❀

Marfat.com

حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر ساری مخلوق کو آپ کے لیے پیدا کیا گیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی:

''محمد مصطفی ﷺ پر ایمان لائیں۔ اپنی امت کو حکم دیں کہ وہ آپ پر ایمان لائے۔ اگر محمد عربی ﷺ نہ ہوتے تو میں نہ آدم کی تخلیق کرتا۔ نہ جنت بناتا نہ آگ پیدا کرتا۔ میں نے پانی پر عرش کی تخلیق کی۔ اس میں اضطراب پیدا ہو گیا۔ میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو وہ پر سکون ہو گیا۔''

اس روایت کو ابو شیخ نے طبقات الاصبہانیین میں لکھا ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح لکھا ہے۔ امام بکی نے اسے شفاء اسقام میں لکھا ہے۔ امام البلقینی نے اسے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔ امام الذھبی نے لکھا ہے کہ اس کی سند میں عمرو بن اوس ہے۔ اس کے بارے علم نہیں کہ وہ کون تھا۔

اس روایت کی شاہد روایت وہ حدیث بھی ہے جسے امام حاکم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ عنقریب اس کا تذکرہ بھی ہو گا۔ امام جمال الدین محمود بن جملہ نے کہا ہے کہ یہ شرف نہ تو ملائکہ میں سے کسی فرشتہ کو اور نہ ہی آپ کے علاوہ کسی نبی یا رسول کو حاصل ہوا ہے۔

وَمَا عَجَبٌ اکرامُ الفٍ لواحد
لعَيْنٍ تُفَدّٰی الف عين وَ تُكْرَم

ترجمہ: ''یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ ایک ہستی کے لیے ایک ہزار کا احترام کیا جائے، وہ آنکھ مبارک جس پر ہزار آنکھیں فدا ہوں جسے عزت و احترام نصیب ہو۔''

دیلمی نے اپنی مسند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس حضرت جبرائیل امین آئے۔ عرض کی:

Marfat.com

"محمد عربی ﷺ رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر آپ نہ ہوتے تو میں جنت تخلیق نہ کرتا۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں آگ پیدا نہ کرتا۔"

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا:

"حضرت جبرائیل امین حضور اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے۔ عرض کی کہ آپ کا رب فرماتا ہے:

"اگر میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے تو آپ کو اپنا حبیب بنایا ہے۔ میں نے ایسی کوئی مخلوق تخلیق نہیں کی جو مجھے آپ سے زیادہ معزز ہو میں نے دنیا اور اہلِ دنیا کو اس لیے بنایا ہے تاکہ انہیں آپ کی عزت اور مقام سے آگاہ کروں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا تخلیق نہ کرتا۔"

اس روایت کو ابن عساکر نے نقل کیا ہے۔ اس کی سند بہت عمدہ ہے۔

شیخ الاسلام البلقینی کے فتاویٰ میں ہے کہ مولد العرفی اور شفاء الصدور از ابن سبع میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رب کریم نے فرمایا:

"اے محمد عربی ﷺ! مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی زمین تخلیق نہ کرتا۔ آسمان نہ بناتا اس آسمان کو بلند نہ کرتا نہ اس زمین کو پھیلاتا۔"

ان دونوں مصنفوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت نقل کی ہے کہ رب تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ سے فرمایا:

"اے محبوبِ کریم! میں نے آپ کے لیے ہی اس کشادہ وادی (زمین) کو پھیلایا ہے۔ پانی کو موجزن کیا ہے۔ آسمان کو بلند کیا ہے۔ آپ کی رفعت کے لیے ہی ثواب، سزا، جنت اور آگ بنائی ہے۔"

عارف باللہ، سیدی علی بن ابی الوفاء نے کتنی خوبصورت بات کی ہے:

سَکَنَ الفوأدُ فَعِشْ هَنِيْئًا يَا جَسَدُ
هَذا النعيم هو المُقِيْمُ اِلَى الاَبَدِ

Marfat.com

ترجمہ: ''دل پرسکون ہوگیا۔اے میرے جسم! اچھے طریقہ سے زندگی بسر کر۔یہ ایسی نعمت ہے جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔''

رُوْحُ الوُجُوْدِ حَیَاۃُ مَنْ ھُوَ وَاجِدٌ
لَوْلَاہُ مَا تَمَّ الوُجُوْدُ لِمَنْ وُجِدْ

ترجمہ: ''وہ کائنات کی روح ہیں، سارے موجودات کی زندگی ہیں۔اگر آپ نہ ہوتے تو وجود والوں کا وجود مکمل نہ ہوسکتا۔''

عِیْسٰی و آدمُ والصدورُ جَمِیْعُھُمْ
ھُمْ اَعْیُنٌ ھُوَ نُوْرُھَا لَمَّا وَرَد

ترجمہ: ''حضرت عیسیٰ اور حضرت آدم اور سارے انبیاء ومرسلین گویا کہ آنکھیں ہیں آپ ان آنکھوں کا نور بن کر تشریف لائے۔''

لَو اَبْصَرَ الشَّیْطَانُ طلعۃَ نورہٖ
فی وجہِ آدمَ کَانَ اوّلَ مَنْ سَجَد

ترجمہ: ''اگر شیطان چہرۂ آدم میں آپ کے نور کی چمک دیکھ لیتا وہ سب سے پہلے سجدہ میں گر جاتا۔''

لَو اریٰ نمرودُ نُوْرَ جَمَالِہٖ
عَبَدَ الجَلِیْلَ مع الخَلِیْلِ وَمَا عَنَد

ترجمہ: ''اگر نمرود آپ کے جمال اور حسن کا نور دیکھ لیتا تو وہ حضرت خلیل کے ساتھ رب جلیل کی عبادت کرتا اور عداوت نہ کرتا۔''

یکن جمال اللہ جل فلا یَرٰی
الّا بتوفیق من اللہ الصمد

ترجمہ: ''لیکن رب تعالیٰ کا حسن وجمال بہت عظیم ہے۔جس کی زیارت رب تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں ہوسکتی۔''

Marfat.com

آپ ﷺ کی نبوت کا حضرت آدم میں روح پھونکنے سے پہلے ہونا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا:

”رب العزت نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل مخلوق کی تقدیروں کو لکھ دیا تھا۔ اس کا عرش پانی پر تھا۔“

امام مسلم نے یہ روایت نقل کی ہے۔ صاحب اللطائف نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ”الذکر“ یعنی ام الکتاب میں جو کچھ لکھا گیا تھا اس میں یہ ذکر خیر بھی تھا:

”محمد (جانِ عالم ﷺ) خاتم النبیین ہیں۔“

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”میں رب تعالیٰ کے ہاں ام الکتاب میں خاتم النبیین لکھا گیا تھا۔ اس وقت حضرت آدم اپنی مٹی میں گوندھے ہوئے تھے۔“

اس روایت کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

علامہ الطیبی نے ”مشکاۃ“ کی شرح میں لکھا ہے "اِنْجَدَلَ" "جدل" کا فعل مطاوع ہے۔ جب کوئی کسی کو زمین پر پچھاڑ دے۔ اس کی اصل "الاتقاء علی الجَدالة" ہے جَدالة سخت زمین کو کہا جاتا ہے۔ یہ "انابة فعل متاب فعل" کی سبیل پر ہے یعنی "منجدل" کو یہ اجازت دینا درست نہیں کہ وہ جَدَل کے مطاوع فعل ہو۔ کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ آدم سخت زمین سے جدا ہوں۔ بلکہ آپ اس پر ہی لٹائے گئے تھے۔ ”الطینة“ سے مراد "الخِلقة" ہے یہ "طانه الله علی طینتك" سے مشتق ہے۔ "فی" میں جار مجرور

Marfat.com

"منجدل" کے متعلق نہیں ہے کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ حضرت آدم اپنی خلقت میں مظروف ہوں۔ بلکہ یہ آنَّ کی دوسری خبر ہے واؤ اور اس کا مابعد المکتوب سے حال ہونے کی وجہ سے محل نصب میں ہے۔ اس کا معنی یہ ہے:

"مجھے اس حال میں "خاتم الانبیاء" لکھا گیا جب حضرت آدم زمین پر پڑے تھے۔ وہ اپنی تخلیق کے مابین تھے۔ ان کی تصویر کشی اور روح پھونکنے سے فراغت نہیں ہوئی تھی۔"

الحافظ ابوالفرج ابن رجب رحمہ اللہ نے "اللطائف" میں لکھا ہے:

"اس حدیث پاک کا مقصود یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی نبوت اس سے پہلے بھی مشہور و معروف تھی کہ رب تعالیٰ آپ کی تخلیق کرتا اور آپ کو دنیا میں جلوہ گر کرتا۔ حضرت آدم کی تخلیق سے قبل ام الکتاب میں آپ کا ذکر خیر مرقوم تھا۔ ام الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہے۔ ذکر سے مراد بھی یہی ہے۔ ارشادِ پاک ہے:

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ (الرعد:۳۹)

ترجمہ: "مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اور باقی رکھتا ہے جو چاہتا ہے، اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے ام الکتاب کے بارے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا:

"رب تعالیٰ جانتا تھا کہ وہ کیا تخلیق کرنے والا ہے۔ اور اس کی مخلوق کیا کرے گی۔ اس نے اپنے علم سے کہا: "کتاب بن جا!" وہ کتاب ہو گیا۔"

اس میں شبہ نہیں کہ رب تعالیٰ کا علم قدیم اور ازلی ہے۔ یقیناً اسے علم تھا کہ وہ کیا تخلیق کرنے لگا ہے۔ پھر رب تعالیٰ نے یہ علم زمین و آسمان کی تخلیق سے قبل اس کتاب میں لکھ دیا جو اس کے پاس تھی۔ ارشاد فرمایا:

مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ

Marfat.com

مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٢٢﴾ (الحدید:۲۲)

ترجمہ: ”نہیں آتی کوئی مصیبت زمین میں اور نہ تمہاری جانوں پر مگر وہ لکھی ہوئی ہے کتاب میں۔ اس سے پہلے کہ ہم ان کو پیدا کریں بے شک یہ بات اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔“

صحیح بخاری میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”رب تعالیٰ موجود تھا۔ اس سے قبل کوئی چیز نہ تھی۔ اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس نے ”الذکر“ میں ہر چیز لکھ دی پھر آسمانوں اور زمین کو تخلیق کیا۔“

اس حدیث پاک میں ”انی عند اللہ فی ام الکتاب“ سے مراد یہ نہیں (واللہ اعلم) کہ آپ اس وقت ام الکتاب میں خاتم النبیین لکھے گئے تھے۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس لکھے ہوئے کے بارے میں خبر دی جائے جو اس وقت اُمّ الکتاب میں لکھا گیا تھا حالانکہ اس وقت حضرت آدم میں روح بھی پھونکی نہیں گئی تھی۔ حالانکہ وہ نوع انسانی کے پہلے فرد ہیں جنہیں رب تعالیٰ نے تخلیق کیا۔ دیگر احادیث طیبہ میں ہے کہ اس حالت میں آپ کو نبوت عطا کر دی گئی۔ یہ تیسرا مرتبہ ہے۔ یہ علم اور کتابت کے رتبہ سے عینی اور خارجی وجود کے رتبہ کی طرف منتقل ہونا ہے۔ آپ کو حضرت آدم کی پشت انور سے نکالا گیا۔ نبوت کا تاج سجایا گیا۔ آپ کی نبوت خارج میں موجود ہو گئی، حالانکہ وہ پہلے ام الکتاب میں مکتوب تھی۔

حضرت میسرہ الفجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے عرض کی:

”یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کے سر پر نبوت کا تاج کب سجایا گیا؟“

آپ ﷺ نے فرمایا:

”اس وقت حضرت آدم روح اور جسم کے مابین تھے۔“

اس روایت کو امام احمد، امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ بعض صحابہ کرام نے عرض کی:

”آپ ﷺ کا ذکر خیر کب لکھا گیا؟“

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں اس وقت بھی نبی لکھا گیا جبکہ حضرت آدم روح اور جسم کے مابین تھے۔''

یہ روایت ابن عساکر نے لکھی ہے یہ روایت اگر اسے حضرت عرباض سے منقول روایت کے ساتھ ملایا جائے کہ آپ کی نبوت کے وجوب، اس کے ثبوت اور خارج میں اس کے ظہور کا احتمال رکھتی ہے، کیونکہ کتابۃ اس امر میں استعمال ہوتی ہے جو شرعی طور پر واجب ہو۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ۔ (البقرہ: ۱۸۳)

ترجمہ: ''فرض کیے گئے ہیں تم پر روزے۔''

یا مقدر ہو۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ (الحشر: ۲۱)

ترجمہ: ''اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آ کر رہیں گے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام نے عرض کی:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کے سر پر نبوت کا تاج کب سجایا گیا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''حضرت آدم اس وقت روح اور جسم کے مابین تھے۔''

اس روایت کو امام ترمذی نے لکھا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

حضرت صنابحی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی:

''یارسول اللہ! آپ کو کب نبی بنایا گیا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس وقت حضرت آدم روح اور جسم کے مابین تھے۔''

اس روایت کو ابو نعیم نے نقل کیا ہے۔

الآجری نے کتاب الشرعیۃ میں سعید بن ابی راشد سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

Marfat.com

"میں نے حضرت عطاء سے پوچھا:
"کیا حضور ﷺ مخلوق کی تخلیق سے پہلے نبی تھے؟"
انہوں نے فرمایا:
"ہاں! اللہ کی قسم! دنیا کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل آپ نبی تھے۔"

حافظ ابن رجب نے لکھا "یہ عطاء خراسانی ہیں یہ بھی اس امر کی طرف اشارہ ہے جس کا تذکرہ ہم نے کیا یہ کہ تقادیر لکھتے وقت ام الکتاب میں آپ کی نبوت کا تذکرہ کر دیا گیا۔ رب تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے یہ اشعار لکھے ہیں:

سَبَقَتْ نَبُوَّتُهٗ وَ آدَمُ طِيْنَةٌ   فله الفخار علی جمیع النَّاسِ
سُبْحَانَ من خَصَّ النبی محمدًا   بِفَضَائِلِ تُتْلٰی بغیرِ قِيَاسِ

ترجمہ: "آپ ﷺ کی نبوت سبقت لے گئی، حالانکہ اس وقت حضرت آدم مٹی میں گوندھے ہوئے تھے۔ آپ کو سارے لوگوں پر فخر حاصل ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے حضور ﷺ کے ساتھ ایسے فضائل مختص کیے جنہیں کسی شک و شبہ کے بغیر پڑھا جاتا ہے۔"

تنبیہ

امام بکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

"جس نے حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد کی تشریح میں یہ کہا ہے کہ آپ عنقریب نبی بن جائیں گے۔ اس کا مؤقف درست نہیں ہے۔ کیونکہ رب تعالیٰ کا علم تو ہر چیز کو محیط ہے۔ اس وقت میں حضور نبی کریم ﷺ کو نبوت کے وصف سے متصف فرمانے سے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ امر آپ کے لیے اس وقت ثابت تھا۔ اگر اس سے مراد صرف علم ہوتا کہ آپ عنقریب مستقبل میں نبی بن جائیں گے تو پھر آپ کے لیے یہ

Marfat.com

خصوصیت نہ رہے گی کہ آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ حضرت آدم روح اور جسم کے مابین تھے۔ کیونکہ اس وقت اور اس سے قبل بھی رب تعالیٰ کو سارے انبیاء کی نبوت کے بارے علم تھا۔ یہ یقیناً حضور کریم ﷺ کی خصوصیت ہے اسی لیے حضور کریم ﷺ نے اپنی امت کو اس سے آگاہ کیا۔ تاکہ امت اس قدر و منزلت کو جان لے جو آپ کو رب تعالیٰ کے ہاں حاصل ہے۔ اگر تم یہ کہو کہ نبوت وصف کے لیے لازم ہے کہ موصوف اس وقت موجود ہو۔ یہ اس وقت ہی تھا۔ جب آپ کی عمر مبارک چالیس سال ہوئی آپ کے وجود اور بعثت سے قبل آپ کو اس وصف کے ساتھ کیسے متصف کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ کے لیے اسے صحیح قرار دیا جائے تو دیگر انبیاء کے لیے بھی یہ اسی طرح ہوگا۔"

میں اس کے جواب میں کہتا ہوں:

"روایت ہے کہ رب تعالیٰ نے ارواح کو اجسام سے پہلے تخلیق کیا۔ آپ کے فرمان "کنت نبیا" میں اشارہ آپ کی مبارک روح کی طرف یا حقائق میں سے حقیقت کی طرف ہے۔ حقائق کو سمجھنے سے ہماری عقول عاجز ہیں۔"

ان کا خالق ہی ان کے بارے جان سکتا ہے یا وہ جان سکتا ہے رب تعالیٰ اپنے نور سے جس کی مدد فرمائے۔ پھر ان حقائق میں سے ہر حقیقت کو رب تعالیٰ وہ کچھ عطا کر سکتا ہے جو چاہے اور جب چاہے عطا کر سکتا ہے۔ حضور ﷺ کی حقیقت تخلیق آدم سے قبل بھی تھی۔ رب تعالیٰ نے اسے اس وصف سے متصف کر دیا۔ اس طرح کہ رب تعالیٰ نے اس کی تخلیق اس طرح کی ہو کہ اس میں اس کی استعداد موجود ہو۔ رب تعالیٰ اس وقت اس کو اس وصف سے متصف کر دیا ہو۔ آپ نبی بن گئے۔ آپ کا اسم گرامی عرش معلی پر لکھا آپ کی رسالت کی خبر دی تاکہ فرشتے وغیرہم آپ کی عزت و کرامت سے آگاہ ہو جائیں۔ آپ کی حقیقت اس وقت موجود ہو۔ اگرچہ آپ کا جسم منور اس سے مؤخر ہو۔ جو اس وصف سے متصف ہو۔ آپ کی حقیقت ان اوصاف مبارکہ سے متصف تھی جو درگاہِ ایزدی سے آپ کو عطا کیے گئے۔ لیکن بعثت اور تبلیغ، ہر

Marfat.com

وہ امر جو رب تعالیٰ کی طرف سے تھا یا آپ کی ذات اقدس جس کے لیے تیار تھی اسے مؤخر کر دیا گیا۔ لیکن آپ کی حقیقت معجل تھی اس میں کوئی تاخر نہ تھا۔ اسی طرح آپ کو نبی بنانا، حکمت اور نبوت عطا کرنا بھی معجل تھا۔ لیکن ان کا تکون اور تنقل مؤخر ہو گیا حتیٰ کہ آپ کا ظہور ہو گیا۔ حضرت کعب سے مروی اثر بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

ایک عارف باللہ نے فرمایا ہے:

"جب رب تعالیٰ نے ان ارواح کو تخلیق کیا جو اجسام کے مدبرہ تھیں یہ فلک کی حرکت کے وجود کے وقت تھا۔ اس وقت رب تعالیٰ نے حرکت کے ساتھ زمان کو تخلیق کیا۔ سب سے پہلے رب تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی روح مبارک کو پیدا کیا پھر حرکات فلکیہ سے ارواح کا صدور ہوا، عالم غیب میں ان کا وجود تھا۔ لیکن عالم شہادت میں ان کا وجود نہ تھا۔ اس وقت رب تعالیٰ نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔ اس وقت حضرت آدم بھی موجود نہ تھے۔ جس طرح کہ فرمایا:

"آدم اس وقت روح اور جسم کے مابین تھے۔"

آپ کا فرمان کنت نبیاً و آدم بین الروح والجسد اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ حقیقت ہو۔ حصر کی وجہ سے دو امور کے مابین عدم نہیں ہو سکتا۔ کسی چیز میں معدوم کے لیے حصر بیان نہیں کیا جا سکتا۔ پھر آپ کے جسم اطہر کے وجود اور اس کے ساتھ روح کے ارتباط تک زمان منتہی ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ کا ظہور پوری طرح اپنے جسم اقدس اور روح پاک کے ساتھ ہو گیا۔ سابقہ انبیاء اور مرسلین کی شریعتوں پر پہلے آپ کا باطنی حکم تھا۔ پھر آپ کا حکم ظاہر ہو گیا۔ پھر یہ شرع منسوخ ہو گئی۔ کیونکہ شرع ایک ہی تھی، اور صاحب شرع آپ ہی تھے۔ آپ نے فرمایا: "کنت نبیاً" نہ تو "کنت انساناً" فرمایا نہ ہی "کنت موجوداً" فرمایا۔ نبوت اس شرع کے بغیر ہوتی ہی نہیں جو رب تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے۔ آپ نے بتا دیا کہ آپ دنیا میں انبیاء کرام

Marfat.com

کی تشریف آوری سے قبل بھی صاحب النبوۃ تھے۔"

ابن سعد نے حضرت سہل مولی عثمہ سے روایت کیا ہے۔ وہ نصرانی تھے وہ اپنی ماں اور چچا کی کفالت میں یتیم تھے۔ وہ انجیل پڑھتے تھے۔ انہوں نے کہا:

"میں نے اپنے چچا کا مصحف لیا۔ اسے پڑھنے لگا۔ حتیٰ کہ میں ایک ورقہ تک پہنچا۔ مجھے اس کی کثافت نے حیران کر دیا۔ میں نے اسے ہاتھ لگا کر دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ گوند کے ساتھ اسے جوڑا گیا تھا۔ میں نے اسے کھولا۔ میں نے وہاں حضور کی تعریف پائی۔ وہاں لکھا تھا:

"وہ نہ طویل قامت ہوں گے نہ ہی ان کا قد چھوٹا ہوگا۔ ان کی رنگت سفید ہوگی۔ ان کی دو مینڈھیاں ہوں گی۔ ان کے کندھوں کے مابین خاتم النبوۃ ہوگی۔ وہ اکثر احتباء کریں گے۔ وہ صدقہ نہیں کھائیں گے، وہ گدھے پر سوار ہوں گے وہ اونٹ پر سواری کریں گے۔ بکری کا دودھ نکالیں گے۔ وہ پیوند لگی قمیض پہنیں گے۔ جو اس طرح کرتا ہے وہ تکبر سے نکل جاتا ہے۔ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا اسم گرامی 'احمد' ہوگا۔"

سہل نے کہا:

"جب میں اس جگہ پہنچا تو میرا چچا آیا جب اس نے وہ ورقہ دیکھا تو اس نے مجھے مارا اور کہا:

"تو نے یہ ورقہ کیوں کھولا ہے، اسے کیوں پڑھا ہے؟"

میں نے کہا:

"اس میں حضور اکرم ﷺ کی نعت ہے۔"

اس نے کہا:

"ابھی تک وہ نہیں آئے۔"

عبد الحمید بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کے والد کا نام زبیر بن باطا

Marfat.com

تھا۔ وہ بہت عالم تھا۔ انہوں نے کہا:

"میں نے ایک صحیفہ دیکھا۔ میرا باپ اس پر مہر لگا کر رکھتا تھا۔ اس میں احمد مجتبیٰ ﷺ کا ذکر خیر تھا۔ سرزمین القرظ سے ان کا ظہور ہوگا۔ وہ اس اس صفت سے متصف ہوں گے۔ زبیر اپنے باپ سے اس کے بارے گفتگو کرتا تھا۔ اس وقت حضور ﷺ مبعوث نہیں ہوئے تھے۔ پھر اس نے سن لیا کہ حضور اکرم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں ظہور ہو چکا ہے۔ وہ اس صحیفہ کی طرف گیا۔ اس نے اسے مٹا دیا اور حضور ﷺ کی شان کو چھپا دیا۔ اس نے کہا:

"یہ وہ نہیں ہیں۔"

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا:

"رب تعالیٰ نے حضرت شعیا پر وحی کی:

"میں نبی امی کو مبعوث کروں گا۔ میں ان کے ذریعے بہرے کانوں، مجوب دلوں اور اندھی آنکھوں کو کھول دوں گا وہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوں گے، طیبہ ہجرت کریں گے، شام ان کا ملک ہوگا، وہ میرے متوکل، چیدہ اور بلند شان والے نبی ہوں گے۔ وہ حبیب، برگزیدہ اور مختار ہوں گے۔ وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے، بلکہ وہ معاف کر دیں گے۔ وہ بیوگان کی آغوش میں یتیم کے لیے بھی روئیں گے۔ وہ نہ سخت ہوں گے نہ تندخو ہوں گے۔ نہ بازاروں میں شور کریں گے۔ نہ فحش گوئی کریں گے۔ وہ بدکلامی نہیں کریں گے۔ وہ اگر چراغ کے پاس سے گزریں گے تو چراغ ان کے وقار کی وجہ سے نہیں بجھے گا۔ اگر وہ خشک بانس پر چلیں گے تو ان کے قدموں کی چاپ سنائی نہیں دے گی۔ میں انہیں مبشر اور نذیر بنا کر بھیجوں گا۔ میں انہیں ہر عمدہ خصلت عطا کروں گا۔ ہر خلق کریم سے نوازوں گا۔ میں وقار کو ان کا لباس اور نیکی کو ان کا شعار بنا دوں گا۔ تقویٰ ان کا ضمیر ہوگا۔ حکمت ان کی سرشت ہوگی۔ صدق اور وفا ان کی

Marfat.com

طبیعت ہوگی۔ عفو، مغفرت اور بھلائی ان کا خلق ہوگا۔ عدل ان کی سیرت ہوگی۔ حق کو ان کی شریعت اور ہدایت کو ان کا امام بنادوں گا۔ اسلام کو ان کی ملت بنا دوں گا۔ ان کا اسم گرامی احمد ہوگا۔ میں گمراہی کے بعد ان کے ذریعے ہدایت دوں گا۔ جہالت کے بعد ان کے ذریعے تعلیم دوں گا۔ گمنامی کے بعد ان کے ذریعے رفعت دوں گا۔ جنت کے بعد ان کے ذریعے بلند کروں گا۔ قلت کے بعد ان کے ذریعے کثیر کروں گا۔ غربت کے بعد ان کے ذریعے امارت بخشوں گا۔ جدائی کے بعد ان کے ذریعے جمع کروں گا۔ میں ان کے ذریعے متفرق دل، منتشر خواہشات اور مختلف اقوام کو جمع کروں گا۔ ان کی امت کو بہترین امت بناؤں گا۔ ان کو لوگوں کے لیے نکالوں گا۔ وہ نیکی کا حکم دیں گے، برائی سے روکیں گے۔ وہ میری توحید کے گن گائیں گے، مجھ پر ایمان لائیں گے، میرے ساتھ اخلاص کریں گے، وہ میرے رسل عظام کے پیغام کی تصدیق کریں گے، وہ سورج کا لحاظ کریں گے، ان دلوں، ارواح اور چہروں کے لیے بشارت ہو جنہوں نے میرے لیے اخلاص کا اظہار کیا۔ میں انہیں تسبیح و تہلیل، تکبر و تحمید الہام کروں گا۔ وہ اپنی مساجد، مجلسوں، بستروں اور آتے اور جاتے رب تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے۔ وہ مساجد میں اس طرح صفیں بنائیں گے جس طرح فرشتے میرے عرش کے ارد گرد صفیں بناتے ہیں۔ وہ میرے دوست اور مددگار ہوں گے۔ میں ان کے ذریعے اپنے دشمنوں بت پرستوں سے انتقام لوں گا۔ وہ قیام، قعود اور سجدہ کر کے میری نماز پڑھیں گے۔ وہ میری رضا کے حصول کے لیے اپنے مالک اور اموال سے نکلیں گے۔ وہ صفیں اور بھیڑ بنا کر میرے رستے میں جہاد کریں گے۔ میں ان کی کتاب پر کتب کو، ان کی شریعت پر شریعتوں کو اور ان کے دین پر ادیان کو ختم کروں گا۔ جو ان کی کتاب پر ایمان نہ لایا ان کی شریعت اور ان کے دین میں داخل نہ ہوا۔ اس کا

١٤٢٩٢٥

Marfat.com

میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں وہ مجھ سے بری ہے۔ میں انہیں امتوں میں سے افضل بناؤں گا، میں انہیں بہترین امت بنا کر لوگوں پر گواہ بناؤں گا، وہ جب غصے میں ہوں گے تو میری تہلیل بیان کریں گے۔ جب ان کے ہاں رزق کی کمی ہوگی تو وہ میری تکبیر بیان کریں گے۔ جب باہم جھگڑا ہوگا، تو وہ میری تسبیح بیان کریں گے۔ وہ چہروں کو صاف کریں گے۔ اطراف کو پاکیزہ رکھیں گے وہ کمر میں تہ بند باندھیں گے، وہ ہر بلند جگہ اور ٹیلے پر کلمہ طیبہ پڑھیں گے ان کے خون ان کی قربانیاں ہوں گے۔ ان کے سینے انجیل ہوں گے۔ وہ رات کے راہب اور دن کے شیر ہوں گے۔ آسمان کی فضا میں پکارنے والا انہیں پکارے گا۔ ان کے ذکر کی آواز مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوگی۔ بشارت ہو اس کے لیے جو ان کے ہمراہ ہوگا۔ ان کے دین، طریقہ اور شریعت پر ہوگا۔ یہ میرا فضل ہے، میں جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔ میں بہت زیادہ فضل کرنے والا ہوں۔"

ابن قتیبہ نے کہا ہے:

"جب بانس لمبا ہو اس پر تھوڑی سی ہوا چلے یا لطیف شخص بھی اس پر سے گزرے تو اس میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ آواز پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ حضور ﷺ اس طرح پر وقار ہوں جس طرح پرسکون پرندہ ہوتا ہے۔"

امام بیہقی نے حضرت وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ رب تعالیٰ نے زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی:

"اے داؤد! عنقریب آپ کے بعد ایک نبی آئیں گے۔ احمد اور محمد (ﷺ) ان کے اسم گرامی ہوں گے۔ وہ سچے ہیں میں کبھی بھی ان سے ناراض نہیں ہوں گا۔ وہ کبھی بھی میری نافرمانی نہیں کریں گے، میں نے ان کے اگلوں اور پچھلوں کی خطائیں معاف کر دی ہیں۔"

اس ضمن میں احادیث اور روایات کثیر ہیں۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عہد لینے کے بارے

ابن سعد نے امام شعبی سے مرسل روایت کیا ہے۔ایک شخص نے عرض کی:

''یارسول اللہ! آپ کے سراقدس پر نبوت کا تاج کب سجایا گیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''اس وقت آدم روح اور جسم کے مابین تھے،جب مجھ سے عہد لیا گیا۔''

ابو سہل القطان نے ''امالی'' میں سہل بن صالح الہمدانی سے روایت کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے پوچھا:

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سارے انبیاء سے مقدم کیسے ہو گئے۔حالانکہ آپ کو آخر میں مبعوث کیا گیا؟''

انہوں نے کہا:

''جب اللہ تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو ان کی پشتوں سے نکالا،اور انہیں اپنے آپ پر گواہ بنایا تو انہیں فرمایا:

''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟''

جس ذات والا نے سب سے پہلے "بلیٰ" (یعنی) ''ہاں'' کہا۔وہ حضور کریم کی ذات اقدس تھی۔اسی لیے آپ سارے انبیاء سے مقدم ہوئے اور سب سے آخر میں آپ کو مبعوث کیا گیا۔''

حافظ ابن رجب نے ''الطائف'' میں لکھا ہے کہ امام شعبی کی روایت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جب حضرت آدم کی صورت گری کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو باہر نکالا گیا۔آپ سے عہد لیا گیا۔نبوت سے سرفراز کیا گیا۔پھر آپ کو حضرت آدم کی پشت اقدس میں لوٹا دیا گیا۔حتیٰ کہ آپ

Marfat.com

کے ظہور کا وقت آ گیا۔ اسی طرح آپ تخلیق کے اعتبار سے اول اور بعثت کے اعتبار سے آخر ہیں۔ آپ اس اعتبار سے آخر النبیین ہیں کیونکہ آپ کا زمانہ ان سے مؤخر ہے۔

یوں نہیں کہا جائے گا کہ حضرت آدم کو آپ سے پہلے تخلیق کیا گیا کیونکہ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام میں روح نہیں پھونکی گئی تھی۔ حضور ﷺ زندہ تھے۔ جب آپ کو نکالا گیا۔ نبوت سے سرفراز کیا گیا اور آپ سے عہد لیا گیا۔ اس طرح بھی نہیں کہا جائے گا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے اولاد نکالنا نفخ روح کے بعد تھا جس طرح کہ اس پر اکثر احادیث دلالت کرتی ہیں۔ جو امر طے شدہ ہے وہ یہ ہے کہ آپ کو حضرت آدم علیہ السلام میں نفخ روح سے پہلے نکالا گیا اور نبوت سے سرفراز کیا گیا۔ کیونکہ یہ آپ کے ساتھ مختص تھا کہ آپ کو حضرت آدم علیہ السلام میں نفخ روح سے قبل نکالا جائے، کیونکہ نوع انسانی کی تخلیق کا مقصود آپ کی ذات ہے۔ آپ اس کا عین اور خلاصہ ہیں۔ امام شعبی اور دیگر ان روایات سے استدلال کیا جا سکتا ہے، جو پہلے باب میں گزر چکی ہیں کہ آپ کی ولادت ہوئی تو آپ اس وقت بھی نبی تھے۔ آپ کو اس وقت نبوت سے سرفراز کیا گیا جب آپ سے میثاق اور عہد لیا گیا۔ جب آپ کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت انور سے نکالا گیا، اس وقت بھی آپ نبی تھے۔ لیکن دنیا میں آپ کے ظہور کی مدت کو متاخر کر دیا گیا یہ امر آپ کے نبی ہونے کے مانع نہیں ہے۔ جس طرح کہ کسی آدمی کے سپرد ایک سلطنت کر دی جائے اور اسے زمانہ مستقبل میں تصرف کا حکم دیا جائے۔ اقتدار کا حکم اس کے لیے اس وقت سے ثابت ہو گا جب اقتدار اس کے سپرد کیا جائے گا۔ اگرچہ اس کا تصرف وقت مقررہ تک کے لیے مؤخر کر دیا گیا ہو سابقہ باب میں احادیث طیبہ واضح طور پر آپ کی نبوت پر دلالت کر رہی ہیں۔

❁❁❁

Marfat.com

عرش، ملکوت اور دیگر اشیاء پر آپ کا نام مبارک

امام علامہ خالد بن محمود بن جملہ نے کہا ہے:

"آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور کے لیے ثابت نہیں کہ اس کا نام عرش پر لکھا گیا ہو۔"

امام حاکم اور امام طبرانی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"جب حضرت آدم سے لغزش صادر ہوگئی تو انہوں نے عرض کی:

"پروردگار! میں محمد عربی ﷺ کے وسیلہ سے التجا کرتا ہوں کہ تو مجھے معاف کر دے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"تم نے محمد عربی ﷺ کو کیسے جان لیا؟"

انہوں نے عرض کی:

"مولا! جب تو نے مجھے اپنے دست اقدس سے پیدا کیا مجھ میں اپنی روح پھونکی، میں نے سر اقدس اٹھایا میں نے عرش کے پائیوں پر یوں لکھا ہوا دیکھا: "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں نے کہا: "تو نے اپنے نام کے ساتھ اس ذات کا نام ہی ملایا ہوگا جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہوگی۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"آدم! تم نے سچ کہا ہے۔ اگر محمد عربی ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں تخلیق نہ کرتا۔"

امام زاہد شیخ ابراہیم الرقی نے لکھا ہے کہ اگر رب تعالیٰ حضرت آدم پر نظر کرم نہ فرماتا تو وہ اور ان کی اولاد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے "دار السخط" میں رہتی۔

Marfat.com

اس ایک ہستی کے بارے تمہارا کیا گمان ہے جس کی برکت سارے جہانوں کو شامل ہے حتیٰ کہ اس کے طفیل سرکشوں کی اصلاح کر دی جاتی ہے۔ محروم کو رزق عطا کیا جاتا ہے۔ شکستہ دلوں کو جوڑ دیا جاتا ہے۔ عذاب سے نجات عطا کر دی جاتی ہے۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ ہم روزِ حشر بھی ان کی شفاعت کے منتظر ہوں گے۔ دنیا کی ابتداء میں ہمارے بارے اور ہمارے باپ کے بارے آپ کی شفاعت سبقت لے گئی ہے۔ آپ کا ظاہر و باطن پاک ہے۔ آپ کا اول و آخر مبارک ہے۔ ابن ابی عاصم نے مسند میں اور ابونعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رب تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

"موسیٰ! جس نے اس حالت میں مجھ سے ملاقات کی کہ وہ محمد عربی ﷺ کا انکار کرتا ہوگا میں اسے آگ میں داخل کروں گا۔"

انہوں نے عرض کی:

"محمد کون ہیں؟"

رب تعالیٰ نے فرمایا:

"موسیٰ! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں نے کوئی مخلوق ایسی تخلیق نہیں کی جو مجھے ان سے معزز ہو۔ میں نے آسمانوں، زمین، سورج اور چاند کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ان کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا۔"

ابن منذر نے حضرات محمد بن علی بن حسین سے روایت لکھی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے درخت کھا لیا تو ان کا کرب عظیم ہو گیا۔ ندامت بڑھ گئی، حضرت جبرائیل نے انہیں یہ دعا سکھائی:

"مولا! میں حضور اکرم کے اس مقام و منصب کے طفیل دعا مانگتا ہوں جو انہیں تیری بارگاہ میں حاصل ہے کہ تو میری لغزش کو معاف کر دے۔"

حضرت آدم نے اسی طرح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"آدم! تمہیں یہ علم کیسے ہوا؟"

انہوں نے عرض کی:

Marfat.com

''مولا! جب تو نے مجھ میں روح پھونکی۔''

ابن ابی الدنیا نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت آدم کی اولاد میں باہم مباحثہ ہونے لگا کہ رب تعالیٰ کے ہاں سب سے معزز مخلوق کون سی ہے؟ ان میں سے بعض نے کہا:

''حضرت آدم معزز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دستِ اقدس سے تخلیق کیا۔ مسجود ملائکہ بنایا۔''

دوسروں نے کہا:

''بلکہ ملائکہ زیادہ معزز ہیں، جو رب تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔''

انہوں نے یہ گفتگو حضرت آدم سے عرض کی۔ انہوں نے فرمایا:

''جب رب تعالیٰ نے مجھ میں روح پھونکی۔ ابھی روح قدموں تک نہ پہنچی تھی کہ میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ میرے سامنے عرش جگمگا اٹھا۔ میں نے دیکھا وہاں لکھا ہوا تھا ''محمد رسول اللہ'' وہی رب تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ معزز ہیں۔''

ابن جوزی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''میں نے عرض کی:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کب سے نبی ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب رب تعالیٰ نے زمین تخلیق کی۔ آسمان پر متمکن ہوا۔ انہیں سات آسمان بنائے۔ عرش تخلیق کیا۔ عرش کے پایہ پر محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء لکھا۔ رب تعالیٰ نے جنت تخلیق کی جس میں حضرت آدم اور حضرت حواء کو بسایا۔ رب تعالیٰ نے پتوں، دروازوں، خیموں اور قبوں پر میرا اسم گرامی رقم فرمایا۔ اس وقت حضرت آدم روح اور جسم کے مابین تھے۔ جب رب تعالیٰ نے ان میں روح پھونکی تو انہوں نے عرش کی طرف دیکھا۔ انہوں نے وہاں

Marfat.com

میرا نام مبارک دیکھا۔ رب تعالیٰ نے انہیں فرمایا کہ وہ آپ کی اولاد کے سردار ہیں۔ جب شیطان نے انہیں مکروفریب میں مبتلا کیا۔ انہوں نے توبہ کی اور میرا نام بطور وسیلہ استعمال کیا۔"

ابن ابی الدنیا نے کلیب ابووائل سے روایت بیان کی ہے۔ انہوں نے فرمایا:

"اس زمانہ کے آغاز میں ہم نے ہندوستان پر لشکرکشی کی۔ میں گھنے جنگل میں گھس گیا۔ میں نے وہاں ایک درخت دیکھا اس کے سرخ پھول تھے ان میں سفید رنگت میں "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا ہوا تھا۔"

ابن عساکر نے حضرت کعب الاحبار سے روایت کیا ہے کہ اللہ رب العزت نے انبیائے کرام علیہم السلام کی تعداد کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام پر عصا نازل کیے۔ انہوں نے اپنے نورِ نظر حضرت شیث علیہ السلام کی طرف توجہ کی اور فرمایا:

"میرے بیٹے! تم میرے بعد میرے خلیفہ ہو۔ تم تقویٰ اور مضبوط گرہ کے ساتھ انہیں پکڑ لو۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تو اس کے ساتھ محمد عربی ﷺ کا ضرور ذکر کرو۔ میں نے دیکھا کہ ان کا نام نامی عرش کے پایہ پر لکھا ہوا تھا۔ اس وقت میں روح اور مٹی کے مابین تھا۔ پھر میں آسمانوں میں گھوما میں نے آسمانوں میں کوئی جگہ نہ دیکھی مگر وہاں اسم محمد مکتوب تھا۔ میں نے حورانِ بہشت کے سینوں پر، جنت کے درختوں کے پتوں پر، شجرہ طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر پردوں کی اطراف پر ملائکہ کی آنکھوں کے مابین آپ کا اسم گرامی لکھا ہوا دیکھا۔ کثرت سے ان کا ذکر کرو۔ ملائکہ ہر ہر آن ان کا ذکر خیر کرتے رہتے ہیں۔"

ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں اور ابن عدیم نے تاریخ حلب میں ابوالحسین علی بن عبداللہ ہاشمی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

"میں ہندوستان کے شہروں میں گیا، میں نے ایک شہر میں کالے پھول دیکھے۔ وہ پھول بڑے بڑے اور خوشبودار تھے۔ ان پر سفید رنگت میں "لا الہ

Marfat.com

الا اللہ محمد رسول اللہ" ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق لکھا ہوا تھا۔ مجھے اس کے بارے شک ہوا۔ میں نے کہا یہ معلوم ہے میں اس کلی کی طرف گیا جو ابھی تک کھلی نہیں تھی۔ میں نے اس میں بھی یہ دلکش منظر دیکھا، جو دوسرے پھولوں میں تھا۔ اس شہر میں ایسے بہت سے درخت تھے، حالانکہ وہ لوگ پتھروں کی پوجا کرتے تھے۔"

"مسالک الابصار" میں ابن سعید المغربی نے ذکر کیا ہے کہ انہیں اس شخص نے بتایا جو ہندوستان گیا تھا۔ اس نے بالکین کے قصبہ میں دیکھا وہاں ایک بہت بڑا درخت تھا۔ اس کے پھول سرخ تھے۔ ان میں سفید رنگت میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

قاضی نے سمطاوی علیہ الرحمۃ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے خراسان کے ایک شہر میں ایک بچہ دیکھا جو اسی وقت پیدا ہوا تھا۔ اس کے ایک پہلو میں لا الہ الا اللہ اور دوسرے میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

شیخ عبداللہ الیافعی نے اپنی کتاب "روض الریاحین" میں لکھا ہے کہ بعض شیوخ نے کہا ہے کہ "میں ہندوستان کے ایک شہر میں گیا۔ میں نے وہاں ایک درخت دیکھا جو ایسا پھل دیتا تھا جو بادام کے مشابہ تھا۔ اس کے دو چھلکے تھے۔ جب اسے توڑا جاتا تو اس کے اندر سبز چھلکا نکلتا جس پر سرخ رنگت میں عمدہ کتابت میں لا الہ الا اللہ لکھا ہوتا۔ وہاں کے لوگ اس سے برکت حاصل کرتے تھے۔ جب رحمت کی بارش رک جاتی تو وہ اس کے وسیلہ سے بارش کے لیے دعائیں مانگتے تھے۔ میں نے یہ واقعہ ابویعقوب الصیاد کو بیان کیا تو انہوں نے فرمایا:

"یہ کتنا عظیم واقعہ ہے۔ میں الابلہ کے دریا میں مچھلیاں پکڑتا تھا۔ میں نے ایک مچھلی پکڑی اس کی دائیں طرف لا الہ الا اللہ اور بائیں طرف محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ جب میں نے اسے یوں دیکھا تو میں نے احترام کرتے ہوئے اسے دریا میں پھینک دیا۔"

Marfat.com

خطیب نے اپنی تاریخ میں عبدالرحمٰن بن ہارون المغربی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

"میں مغرب کے سمندر پر عازم سفر ہوا۔ میں السوطون پہنچا ہمارے ہمراہ ایک صقلی غلام تھا۔ اس کے پاس ایک کانٹا تھا اس نے اسے سمندر میں پھینک دیا۔ اس نے بالشت بھر مچھلی پکڑی ہم نے اس کے ایک کان پر دیکھا وہاں لا الہ الا اللہ لکھا ہوا تھا۔ اس کی گدی اور دوسرے کان پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ یہ لکھائی پتھر پر نقش سے زیادہ واضح تھی۔ وہ مچھلی سفید تھی۔ کالے رنگ میں لکھا ہوا تھا گویا کہ وہ سیاہی کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔ ہم نے وہ مچھلی سمندر میں پھینک دی۔"

ابوشیخ نے "العظمة" میں جعفر بن عرفہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

"میں سمندر میں ایک سواری پر تھا۔ ہمارے لیے ایک سفید مچھلی ظاہر ہوئی اس کی گدی پر سیاہ رنگت کے ساتھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔"

ابن عساکر نے حضرت سلمان سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق نے حضرت کعب سے فرمایا:

"ہمیں ان فضائل کے بارے بتائیں جو حضور اکرم ﷺ کی ولادت سے پہلے کے ہیں۔"

انہوں نے فرمایا:

"ہاں! امیرالمؤمنین! میں نے پڑھا ہے کہ حضرت خلیل اللہ نے ایک پتھر پایا اس پر چار سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ پہلی سطر میں "لا الہ الا انا فاعبدنی" دوسری میں "لا الہ الا اللہ انا محمد رسولی طوبی لمن امن بہ و اتّبع" تیسری سطر میں "انّی انا اللہ لا الہ الا انا من اعتصم بی نجا" چوتھی سطر میں "انی انا اللہ لا الہ الا انا الحرم لی والکعبة بیتی من

Marfat.com

دخل بیتی امن من عذابی" لکھا ہوا تھا۔"

ابونعیم نے حضرت طلحہ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا:

"گھر میں ایک پتھر پایا گیا۔اس پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ایک شخص کو بلایا گیا۔اس نے اسے پڑھا۔اس میں لکھا ہوا تھا:

"المنتخب، المتوکل، المنیب، المختار میرا بندہ ہے۔مکہ میں وہ پیدا ہوں گے، طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے۔ان کا وصال نہ ہوگا حتیٰ کہ وہ ٹیڑھے رستہ کو سیدھا کر دیں گے۔وہ گواہی دیں گے کہ رب تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ان کی امت تعریف کرنے والی ہوگی۔وہ ہر ٹیلے پر رب تعالیٰ کی تعریف کرے گی۔وہ اپنے وسط میں تہ بند باندھے گی۔اپنی اطراف کو پاکیزہ رکھے گی۔"

امام بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے،انہوں نے فرمایا:"و کان تحته کنز لهما" کے متعلق مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ خزانہ سونے کی ایک تختی تھا۔اس میں لکھا ہوا تھا:

"اس شخص پر تعجب ہے جو موت کا یقین رکھتا ہے۔وہ کیسے خوش ہوتا ہے، تعجب ہے اس شخص پر جو حساب کا یقین رکھتا ہے، وہ کیسے ہنستا ہے۔تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر پر ایمان رکھتا ہے پھر کیوں غمزدہ ہوتا ہے، تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا، اس کے زوال اور اس پلٹ پلٹ کر آنے کو دیکھتا ہے پھر وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے،لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔"

امام بزار نے حضرت ابوذر سے اسی طرح روایت کیا ہے، یہ آپ کے اسماء کی شرح کا تتمہ ہے۔

❁❁❁

Marfat.com

آپ کے بارے انبیائے کرام سے عہد

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ (ال عمران:۸۱،۸۲)

ترجمہ: ''اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمہیں اس کی جو دوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والا ہو ان (کتابوں کی) جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور ضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور ضرور امداد کرنا اس کی اس کے بعد فرمایا تم نے اقرار کر لیا اور اٹھا لیا اس پر میرا بھاری ذمہ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا (اللہ نے) فرمایا تو گواہ رہنا اور میں (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں، پھر جو کوئی پھرے اس (پختہ عہد) کے بعد تو وہی لوگ فاسق ہیں۔''

ابن ابی حاتم نے امام سدی سے اس آیت کے بارے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر کوئی نبی مبعوث نہ فرمایا مگر اس سے عہد لیا کہ وہ محمد عربی پر ایمان لائے گا، اور اگر ان کی ظاہری زندگی میں ان کا ظہور ہوا تو وہ آپ کی مدد کرے گا۔''

ابن جریر نے اس آیت طیبہ کی تفسیر میں حضرت علی سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا:

Marfat.com

''حضرت آدم اور ان کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں کیا گیا، مگر اس سے حضور ﷺ کے بارے عہد لیا گیا کہ اگر آپ مبعوث ہوئے اور وہ زندہ ہو تو وہ آپ پر ایمان لائے گا اور آپ کی مدد کرے گا۔ اس نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنی قوم سے بھی اسی طرح کا عہد لے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رب تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں کیا مگر اس سے عہد لیا کہ اگر وہ زندہ ہوا اور محمد عربی ﷺ کو مبعوث کر دیا گیا تو وہ ضرور ان پر ایمان لائے گا اور ان کی مدد کرے گا۔ اسے حکم دیا کہ وہ اسی طرح کا عہد اپنی امت سے لے لے کہ اگر ان کی زندگی میں حضور اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تو وہ ضرور ان پر ایمان لائیں گے اور ضرور ان کی مدد کریں گے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں، الزرکشی نے شرح البردۃ میں، ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں اور جامع المسانید میں، الحافظ نے باب حدیث الخضر مع موسیٰ اور ابن عساکر وغیرہم نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام بکی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ اس آیت طیبہ میں حضور اکرم ﷺ کی وہ قدر و شان عیاں ہوتی ہے جو کسی سے مخفی نہیں۔ اگر آپ ان انبیائے کرام کے زمانہ میں تشریف لے آتے تو آپ ان کے بھی رسول ہوتے۔ آپ کی نبوت اور رسالت حضرت آدم سے لے کر روزِ حشر تک سارے لوگوں کے لیے عام ہوتی۔ سارے انبیاء کرام اور ان کی امم آپ کی امت ہوتی۔ حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان "بُعِثْتُ الی الناس کافۃ" صرف ان لوگوں تک محدود نہیں جو آپ کے مبارک زمانہ سے لے کر روزِ حشر تک پیدا ہوں گے۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی شامل ہے جو آپ سے پہلے آئے تھے۔ انبیائے کرام سے اس لیے عہد لیا گیا تا کہ انہیں علم ہو جائے کہ آپ ان سے مقدم ہیں آپ ان کے نبی اور رسول ہیں۔ "اَخَذَ" میں قسم کا معنی پایا جاتا ہے، اسی لیے "لتومنن بہ ولتنصرنہ" میں لام داخل کی گئی ہے۔ اس میں ایک اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہ اس بیعت کی مانند ہے جو خلفاء کے لیے لی جاتی ہے۔ شاید خلفاء کے

Marfat.com

لیے حلف اسی سے اخذ کیا گیا ہے۔ ذرا دیکھو حضور ﷺ کا رب تعالیٰ کے ہاں کیا مقام و منصب ہے۔ جب تم یہ بات جان چکے ہو تو یہ بھی جان لو کہ حضور ﷺ انبیاء کے بھی نبی ہیں۔ اسی لیے آخرت میں سارے انبیاء کا ظہور آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوگا۔ اسی طرح آپ نے دنیا میں معراج کی شب ان سب کو امامت کرائی۔ اگر آپ حضرات آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے زمانہ میں تشریف لے آتے تو ان انبیائے کرام اور ان کی اقوام پر لازم ہوتا کہ آپ پر ایمان لاتیں اور آپ کی نصرت کرتیں۔ اسی لیے رب تعالیٰ نے ان سے عہد لیا۔ ان کی طرف آپ کی رسالت و نبوت معنیً آپ کو حاصل ہے۔ اس کا انحصار ان کا آپ کے ساتھ جمع ہونا ہے۔ امر کا مؤخر ہونا ان کے وجود کی طرف راجع ہے۔ اس طرف راجع نہیں کہ آپ اس وصف سے متصف نہیں جو اس کا تقاضا کرتا ہے۔ محل کے قبول کرنے پر فعل کے توقف اور فاعل کی اہلیت کے توقف میں فرق ہے۔ اس طرح توقف فاعل کی جہت سے نہیں ہے نہ ہی حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ والا کی طرف سے ہے۔ یہ اس زمانہ کے وجود کی جہت کی طرف سے ہے۔ جس میں آپ تشریف لائے۔ اگر آپ ان کے زمانہ میں تشریف لے آتے تو بلاشبہ ان پر آپ کی اتباع لازمی ہوتی۔ اسی لیے حضرت عیسیٰ آخری زمانہ میں آپ کی شریعت مطہرہ پر ہی نزول فرمائیں گے۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ نبی کریم بھی ہوں گے۔ وہ اس طرح نہیں ہوں گے جس طرح بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ اس امت مرحومہ کے ایک فرد ہوں گے۔ ہاں! وہ اس امت میں سے ایک ہوں گے، جس طرح کہ ہم نے کہا ہے کہ وہ حضور ﷺ کی اتباع کریں گے۔ وہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریعت مطہرہ کے مطابق قرآن وسنت کے ساتھ فیصلے کریں گے۔ وہ اسی کے اوامر اور نواہی پر عمل پیرا ہوں گے۔ ان کا تعلق اسی کے ساتھ اسی طرح ہوگا۔ جس طرح اس ساری امت کا ہوگا۔ وہ اس حالت میں نبی کریم ہوں گے، ان میں کسی چیز کی کوئی کمی نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر آپ ﷺ حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم، حضرت نوح یا حضرت آدم علیہم السلام کے زمانہ میں مبعوث ہوتے تو وہ اپنی اپنی نبوت اور رسالت پر برقرار رہتے۔ حضور ﷺ ان سب کی طرف رب تعالیٰ کے نبی اور رسول

Marfat.com

ہوتے۔ آپ کی نبوت و رسالت سب سے اعم، عظیم اور سب کو شامل ہے۔ آپ اصولِ دین میں دیگر انبیاء کے ساتھ متفق ہیں کیونکہ اصول مختلف نہیں ہیں۔ البتہ فروع میں اختلاف ہے۔ یہ اختلاف یا تو تخصیص کے اعتبار سے یا نسخ کے اعتبار سے یا نہ نسخ اور نہ ہی تخصیص کے اعتبار سے ہے بلکہ ان اوقات میں وہ شریعت ان امم کے اعتبار سے آپ ہی کی شریعت تھی۔ جو دیگر انبیاء ان امم کی طرف لے کر آتے، اور یہ شریعت مطہرہ اس وقت اس امت مرحومہ کے اعتبار سے ہوگی۔ اشخاص اور اوقات کے بدلنے سے احکام بدلتے رہتے ہیں۔"
امام سبکی علیہ الرحمۃ کا کلام ختم ہو گیا۔

اگر تم یہ اعتراض کرو کہ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۖ (الانعام:۹۰)

ترجمہ: "یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہدایت دی تھی اللہ نے ان ہی کے طریقہ کی پیروی کرو۔"

تو اس کا جواب یہ ہے کہ رب تعالیٰ کی طرف سے ان کی ہدایت سے مراد آپ کی شریعت مطہرہ ہی ہے۔ یعنی اس شریعت کو لازم پکڑیں جو آپ کے نائب لے کر آئے تھے۔ اسی دین کو قائم کریں۔ اس میں تفرقہ نہ کریں۔ اسی لیے رب تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا: "بھم اقتدہ" اسی طرح فرمایا:

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ (النحل: آیت ۱۲۳)

ترجمہ: "پھر ہم نے وحی فرمائی (اے حبیب) آپ کی طرف کہ پیروی کرو ملت ابراہیم کی جو یکسوئی سے حق کی طرف مائل تھے۔"

اس سے مراد دین ہے۔ آپ کو دین کی اتباع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ دین کی اصل رب تعالیٰ کی طرف سے ہے، کسی اور کی طرف سے نہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے:

"اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کے لیے میری اتباع کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔"

اتباع کو آپ کی طرف منسوب کیا گیا۔ آپ کو دین کی اتباع کرنے کا حکم دیا گیا نہ کہ

Marfat.com

انبیائے کرام کی اتباع کرنے کا۔ جب سلطان اعظم ظاہر ہو جاتا ہے تو اس وقت اس کے نائبوں میں سے کسی کا حکم باقی نہیں رہتا۔ مگر سلطان اعظم کا حکم باقی رہتا ہے۔ جب وہ غائب ہوتا ہے تو نائب اسی کے احکام کا حکم صادر کرتے ہیں، وہ موجود ہو یا نہ ہو۔ درحقیقت حاکم وہی ہوتا ہے۔

فانّكَ شَمس والملوكُ كَواكِبٌ
اِذَا ظَهَرَتَ لَمْ يَبْدُ منهنّ كَوْكَبٌ

ترجمہ: ''آپ سورج ہیں اور بادشاہ ستارے ہیں جب آپ کا ظہور ہوتا ہے تو ان میں سے ایک ستارہ بھی ظاہر نہیں ہوتا۔''

امام بوصیری علیہ الرحمۃ نے اسی مفہوم کو ادا کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ امام بوصیری امام سبکی کی ولادت سے قبل وصال فرما چکے تھے۔

و كل آیِ اَتَی الرُّسُلُ الكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمْ

ترجمہ: ''وہ تمام معجزات جو دیگر رسل عظام لے کر تشریف لائے یہ معجزات انہیں آپ کے نور مبارک کی وجہ سے ہی حاصل ہوئے۔''

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارُهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

ترجمہ: ''آپ فضل کے سورج ہیں اور انبیاء ستارے ہیں وہ تاریکیوں میں اپنے انوار لوگوں کے لیے ظاہر کرتے ہیں۔''

❁❁❁

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور رب تعالیٰ کا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو آپ ﷺ کے بارے بتانا

اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾ (البقرہ:۱۲۹)

ترجمہ: ''اے ہمارے رب بھیج ان میں ایک برگزیدہ رسول انہیں میں سے تاکہ پڑھ کر سنائے تیری آیتیں اور سکھائے انہیں یہ کتاب اور دانائی کی باتیں اور پاک صاف کر دے، بے شک تو ہی بہت زبردست (اور) حکمت والا ہے۔''

ابن جریر نے حضرت ابو العالیہ سے روایت لکھی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ۔

تو ان سے کہا گیا:

''آپ کی دعا کو قبول کر لیا گیا ہے۔ یہ رسول محترم ﷺ آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے۔''

امام احمد اور امام حاکم نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت لکھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔''

Marfat.com

ابن عساکر نے حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور ﷺ سے عرض کی گئی:

"یارسول اللہ! ہمیں اپنے بارے ہی بتائیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"ہاں! میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں، اور سب سے آخری نبی جنہوں نے میری بشارت دی وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔"

امام احمد، امام ابن سعد، امام طبرانی، ابن مردویہ نے حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے انہوں نے کہا: "میں نے عرض کی:

"یارسول اللہ ﷺ آپ کے امر کی ابتداء کیسے ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں اپنے باپ حضرت ابراہیم کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میرے بارے بشارت دی۔"

ابن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ کو نکالنے کا حکم دیا گیا تو انہیں ایک براق پیش کی گئی۔ وہ جب بھی کسی شاداب اور عمدہ زمین پر سے گزرتے تو کہتے:

"جبرائیل! اس جگہ اتریں۔"

وہ کہتے: "نہیں۔"

حتیٰ کہ وہ مکہ مکرمہ آگئے۔ حضرت جبرائیل نے کہا:

"حضرت خلیل! نیچے تشریف لے آئیں۔"

انہوں نے فرمایا:

"اس جگہ نہ تو دودھ ہے نہ کھیتی ہے۔"

حضرت جبرائیل نے کہا:

Marfat.com

”ہاں! اسی جگہ آپ کے فرزند حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے نبی کریم ﷺ کا ظہور ہوگا۔ ان کے ذریعے کلمہ علیا مکمل ہوگا۔“

محمد بن کعب القرظی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا:

”جب حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اپنے نورِ نظر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر باہر نکلیں تو ایک ملنے والے نے ان سے ملاقات کی۔ اس نے کہا:

”اے ہاجرہ! تمہارا یہ فرزند بہت سے قبائل کا باپ ہوگا۔ اس کی نسل پاک سے نبیِ امی تشریف لائیں گے جو حرم پاک کے ساکن ہوں گے۔“

❀❀❀

Marfat.com

قدیمی کتب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل اور مناقب

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اَلَّذِیۡنَ یَتَّبِعُوۡنَ الرَّسُوۡلَ النَّبِیَّ الۡاُمِّیَّ الَّذِیۡ یَجِدُوۡنَهٗ مَكۡتُوۡبًا عِنۡدَهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ وَالۡاِنۡجِیۡلِ ۫

ترجمہ: "یہ (وہ ہیں) جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امی ہے جس (کے ذکر) کو وہ پاتے ہیں جو ان کے پاس لکھا ہوا ہے۔ تورات میں اور انجیل میں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعض وہ صفات تورات میں دیکھی ہیں جو قرآن پاک میں مرقوم ہیں۔ تورات میں ہے:

"اے نبی کریم! ہم نے آپ کو شاہد، مبشر اور نذیر اور ان پڑھوں کے لیے پناہ گاہ بنا کر بھیجا ہے۔ آپ میرے بندے ہیں۔ آپ میرے رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے۔ آپ نہ تندخو ہوں گے نہ غلیظ۔ نہ بازاروں میں شوروغل کرنے والے ہوں گے۔ وہ برائی کی برائی کے ساتھ جزا نہیں دیں گے۔ بلکہ معاف کریں گے۔ درگزر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کا وصال نہ کرائے گا حتیٰ کہ ٹیڑھی ملت سیدھی ہو جائے گی۔ وہ لا الہ الا اللہ کہیں گے۔ رب تعالیٰ ان کے ذریعے اندھی آنکھوں، غلاف میں لپٹے دلوں اور بہرے کانوں کو کھول دے گا۔"

اس روایت کو امام بخاری، ابن عساکر اور ابن جوزی نے حضرت عبداللہ بن سلام سے اور راوی نے اسے حضرت کعب سے روایت کیا ہے۔ "شاھداً" کاف یا فاعل سے حال ہے۔ یعنی آپ کی گواہی ان کے لیے مقدر کرتے ہوئے جن کی طرف آپ کو مبعوث کیا گیا

Marfat.com

ہے۔یعنی رب تعالیٰ کے ہاں ان کے بارے یا ان کے خلاف آپ کی بات مقبول ہوگی۔جس طرح کہ عادل گواہ کا قول فیصلے میں قبول کیا جاتا ہے۔"حرزًا" یعنی پناہ گاہ۔"للامیین" سے مراد عرب ہیں۔کیونکہ ان میں سے بہت کم لوگ کتابت کو جانتے تھے۔"الامی" وہ ہوتا ہے جو اچھی طرح لکھ نہ سکے یہود کے لیے جائز نہیں کہ وہ"حرزًا للامیین" سے یہ دلیل پکڑیں کہ حضور ﷺ کو اہلِ عرب کی طرف ہی مبعوث کیا گیا ہے۔کیونکہ یہ فرمان "حتی یقیم الملة العوجاء" یہود کو بھی شامل ہے۔کیونکہ انہوں نے تورات میں تبدیلی کر دی تھی۔اسے تبدیل کر دیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی طرف بھیجا تا کہ ان کا ٹیڑھا پن سیدھا ہو جائے۔کیا ان کے علاوہ کسی اور کا ٹیڑھا پن درست کرنے کی ضرورت تھی۔"لیس بفظ" یعنی وہ بدخلق نہیں ہوں گے۔"ولا غلیظ" وہ تندخو نہیں ہوں گے۔"ولا سخاب" یعنی وہ مطلق شور وغل نہیں کریں گے۔"الملة العوجاء" اس سے مراد ملت ابراہیمی ہے۔کیونکہ اہلِ عرب نے اسے ٹیڑھا کر دیا تھا۔وہ ٹیڑھے کی طرح ہوگئی تھی۔"غُلُفًا" یہ اغلف کی جمع ہے۔اس سے مراد کسی چیز کو غلاف اور پردہ میں اس طرح لپیٹ دینا ہے کہ کوئی چیز اس تک نہ جاسکے۔

ایک اعرابی سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔اس وقت حضور ﷺ کا وصال نہیں ہوا تھا۔میں نے کہا کہ میں آپ سے ضرور ملوں گا،اور آپ کی باتیں ضرور سنوں گا۔میں نے آپ سے ملاقات کی۔آپ حضرات ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ چل رہے تھے۔میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔حتیٰ کہ وہ ایک یہودی کے پاس آئے۔اس نے تورات کھول رکھی تھی۔اسے پڑھ رہا تھا۔وہ اپنے اس بچے سے تسلی پا رہا تھا،جو نزع کے عالم میں تھا۔وہ جوان،بہت خوبصورت اور باجمال تھا۔حضور ﷺ نے اسے فرمایا:

"میں تجھے اس رب تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے تورات نازل کی کیا تم اپنی اس کتاب میں میرے اوصاف اور ظہور کی جگہ کے بارے کچھ پاتے ہو؟"

Marfat.com

اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا:

"نہیں۔"

اس کے بیٹے نے کہا:

"مجھے اس رب کی قسم جس نے تورات نازل کی ہے ہم اپنی کتاب میں آپ کے اوصاف اور ظہور کی جگہ کے بارے میں پاتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رب تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔"

آپ نے فرمایا:

"یہودیوں کو اپنے بھائی سے دور لے جاؤ۔"

پھر آپ نے اس جوان کے کفن و نمازِ جنازہ کا انتظام کیا۔ اس روایت کو امام احمد نے نقل کیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ ایک کنیسہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک یہودی تھا۔ جو دوسرے یہودیوں کو تورات سنا رہا تھا۔ جب وہ حضور اکرم ﷺ کے اوصاف تک پہنچے تو وہ رک گئے۔ کنیسہ کے کونے میں ایک مریض تھا۔ حضور ﷺ نے ان سے پوچھا:

"تمہیں کیا ہوا ہے تم رک کیوں گئے ہو؟"

اس مریض نے کہا:

"وہ حضور کے اوصاف تک پہنچ کر رک گئے ہیں۔"

پھر وہ مریض آیا اس نے تورات لی۔ وہ اسے پڑھنے لگا۔ حتیٰ کہ وہ حضور ﷺ کے اوصاف تک پہنچا۔ پھر عرض کی:

"یہ آپ کے اور آپ کی امت مرحومہ کے اوصاف ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رب تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپ رب تعالیٰ کے رسول مکرم ہیں۔"

پھر وہ شخص مر گیا۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا:

Marfat.com

"اپنے بھائی کو لے جاؤ۔"

اس روایت کو امام احمد نے لکھا ہے۔ حضرت مقاتل بن حبان نے لکھا ہے کہ اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی کی:

"بنو اسرائیل کی اصلاح کے لیے خوب کوشش کریں۔ اس کوشش میں غیر سنجیدگی کا اظہار نہ کریں۔ خوب غور سے سنیں اور اطاعت کریں۔ اے طاہرہ! باکرہ اور بتول کے فرزند! میں نے آپ کو مرد کے بغیر پیدا کیا ہے، آپ کو سب جہانوں کے لیے نشانی بنایا ہے۔ صرف میری ہی عبادت کریں۔ صرف مجھ پر ہی توکل کریں، اہل سورانیہ کی طرف جائیں جو سامنے آئیں ان کو تبلیغ کریں کہ میں زندہ جاوید ہوں۔ وہ قائم ہوں جسے زوال نہیں۔ اس امی عربی نبی کی تصدیق کرو جو اونٹ کی سواری کریں گے جو جبہ اور عمامہ پہنیں گے۔ وہ نعلین پہنیں گے اور عصا پکڑیں گے۔ ان کے بال گھنگھریالے ہوں گے۔ ان کی پیشانی کشادہ اور روشن ہوگی۔ پلکیں باہم ملی ہوں گی، آنکھیں سرمگیں ہوں گی، ناک مبارک بلند ہوگی، رخسار مبارک چوڑے ہوں گے، داڑھی مبارک گھنی ہوگی، پیشانی پر پسینے کے قطرات موتیوں کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ ان سے مشک کی خوشبو آئے گی۔ ان کی گردن گویا کہ چاندی کی صراحی ہوگی، گویا کہ مبارک گلے میں سونا رواں ہوگا۔ سینہ مبارک سے لے کر ناف مبارک تک بالوں کی لائن ہوگی جو عصا کی مانند ہوگی۔ ان کے علاوہ سینہ اقدس اور بطن مبارک پر بال نہ ہوں گے۔ ہتھیلی اور قدم چوڑے ہوں گے۔ جب وہ لوگوں سے ملیں گے تو وہ شرف و قدر میں بلند ہوں گے۔ جب چلیں گے تو گویا کہ وہ پہاڑ سے اتر رہے ہوں گے یا کسی نشیبی علاقے میں اتر رہے ہوں ان کی نسل قلیل ہوگی۔"

اس سے مراد آپ کی پشت مبارک سے مذکر اولاد ہے۔

Marfat.com

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جارود بن عبداللہ آئے۔ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے عرض کی:

"مجھے اس ذات والا کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں نے آپ کے اوصاف انجیل میں پائے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی بشارت دی ہے۔"

حضرت مریم کو بتول اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ مردوں سے منقطع تھیں۔ انہیں ان کی کوئی تمنا نہ تھی۔ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے نجاشی کو سنا وہ کہہ رہا تھا:

"میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد عربی ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، آپ کی بشارت حضرت عیسیٰ نے دی ہے۔ اگر میں سلطنت کے معاملہ میں مصروف نہ ہوتا اور میں لوگوں کے معاملات کا والی نہ ہوتا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا اور نعلین مبارک اٹھانے کی سعادت حاصل کرتا۔" (ابوداؤد)

امام ترمذی نے شمائل میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم تورات میں آپ کے اوصاف یوں پاتے ہیں:

"آپ محمد بن عبداللہ ہوں گے۔ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوں گے۔ طابہ کی طرف ہجرت کریں گے، شام ان کا ملک ہوگا۔ وہ نہ فحش گو ہوں گے، نہ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہوں گے، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے، بلکہ معاف کریں گے، درگزر کریں گے، ان کی امت بہت زیادہ تعریف کرنے والی ہوگی، وہ ہر معاملہ میں رب تعالیٰ کی تعریف کرے گی۔ ہر بلند جگہ پر رب تعالیٰ کی تکبیر کہے گی، وہ اپنے اطراف کو پاک رکھے گی، وسط میں تہ بند باندھے گی، وہ اپنی نماز کے لیے اسی طرح صفیں بنائیں گے جس طرح جنگ کے لیے صفیں باندھی جاتی ہیں، مسجد میں اس کی آواز اس طرح آئے گی جس طرح

Marfat.com

مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ آسمان کی فضا میں ان کے منادی کو سنا جا سکے گا۔"

حضرت ابونعیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت لکھی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی۔ اسے پڑھا تو اس میں اس امت مرحومہ کا ذکر پایا۔ انہوں نے عرض کی:

"مولا! میں نے الواح میں ایسی امت کا ذکر پایا ہے کہ جب وہ دعا مانگیں گے ان کی دعائیں قبول ہوں گی۔ اسے میری امت بنادے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وہ احمد مجتبیٰ ﷺ کی امت ہے۔"

انہوں نے عرض کی:

"مولا! میں نے تورات میں ایسی امت کا ذکر پڑھا ہے جن کی اناجیل ان کے سینوں میں ہوں گے۔ وہ ظاہراً انہیں پڑھیں گے اسے میری امت بنادے۔"

رب تعالیٰ نے فرمایا:

"وہ احمد مجتبیٰ ﷺ کی امت ہے۔"

انہوں نے عرض کی:

"مولا! میں نے تورات میں ایسی امت کا ذکر پڑھا ہے کہ جو کچھ وہ کھائیں گے وہ بھی صدقہ ہوگا، اس پر بھی انہیں اجر ملے گا۔ اسے میری امت بنادے۔"

رب تعالیٰ نے فرمایا:

"وہ احمد مجتبیٰ ﷺ کی امت ہے۔"

انہوں نے عرض کی:

"مولا! میں نے الواح میں ایسی امت کا تذکرہ پڑھا ہے جب وہ کسی نیکی کا ارادہ کرے گی۔ اسے عملی جامہ نہیں پہنائے گی تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی

Marfat.com

جائے گی، اگر وہ اس نیکی کو کرلیں گے تو ان کے لیے دس نیکیوں کا اجر لکھا جائے گا۔ مولا! اسے میری امت بنادے۔"

رب تعالیٰ نے فرمایا:

"وہ احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی امت ہے۔"

انہوں نے عرض کی:

"مولا! میں نے تورات میں ایسی امت کا ذکر پڑھا ہے کہ ان میں سے جب کوئی برائی کا ارادہ کرے گا اور اسے کرے گا نہیں تو اسے لکھا نہیں جائے گا، اگر اس نے وہ برائی کردی تو اس کے لیے صرف ایک برائی لکھی جائے گی۔ اسے میری امت بنادے۔"

رب تعالیٰ نے فرمایا:

"وہ احمد مجتبیٰ ﷺ کی امت ہے۔"

انہوں نے عرض کی:

"مولا! میں نے الواح میں ایسی امت کا ذکر پڑھا ہے جنہیں اولین اور آخرین کا علم دیا جائے گا۔ وہ گمراہ مسیح الدجال کے ساتھ جنگ کریں گے۔ اسے میری امت بنادے۔"

رب تعالیٰ نے فرمایا: "وہ احمد مجتبیٰ ﷺ کی امت ہے۔"

انہوں نے عرض کی:

"مولا! پھر مجھے ان کی امت میں سے کردے۔"

اس وقت انہیں دو فضیلتیں عطا کی گئیں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا:

"میں نے تمہیں اپنی رسالت اور ہم کلامی کا شرف عطا کرکے لوگوں میں سے منتخب کرلیا ہے۔ میں نے جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے اسے پکڑلو اور شکر ادا کرنے والوں میں سے ہوجاؤ۔"

Marfat.com

انہوں نے عرض کی:

''مولا! میں راضی ہوگیا ہوں۔''

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کیا ہے کہ رب تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام پر وحی کی:

''میں آپ کی اولاد میں سے بادشاہ اور انبیاء پیدا کروں گا۔ حتیٰ کہ میں اس نبی ﷺ کو مبعوث کروں گا۔ جن کی امت بیت المقدس کا ہیکل تعمیر کرے گی۔ وہ خاتم الانبیاء ہوں گے۔ ان کا اسم گرامی ''احمد'' ہوگا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رب تعالیٰ نے بنو اسرائیل کے ایک نبی کی طرف یہ وحی کی:

''میرا غضب تم پر اس لیے شدید ہوگیا ہے کیونکہ تم نے میرا معاملہ ضائع کیا ہے۔ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ تمہارے پاس روح القدس نہیں آئے گا۔ حتیٰ کہ میں سرزمین عرب میں نبی الامی ﷺ کو مبعوث کروں گا۔ جن کے پاس روح القدس آئے گا۔''

ابو نعیم نے حضرت کعب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

''میرے والد صاحب اس علم کو سب سے زیادہ جانتے تھے جو رب تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا۔ وہ مجھ سے کوئی نہیں چھپاتے تھے جو وہ جانتے تھے۔ جب ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے بلایا۔ مجھے کہا:

''نورِ نظر! تم جانتے ہو کہ میں تجھ سے کچھ نہیں چھپاتا، جو میں جانتا ہوں۔ مگر میں نے دو اوراق تم سے چھپا رکھے تھے۔ ان میں ذکر ہے کہ ایک نبی مبعوث ہوں گے، ان کا زمانہ قریب آچکا ہے۔ میں نے پسند نہ کیا کہ میں تمہیں اس کے بارے بتاؤں مجھے تمہارے بارے امن نہیں کہ ممکن ہے کہ کچھ کذاب ظہور کرلیں اور تم ان کی اطاعت کرلو۔ میں نے وہ اوراق اس روشندان میں رکھ دیے

Marfat.com

ہیں۔اس پر مٹی کا لیپ کر دیا ہے۔اب انہیں نہ چھیڑنا نہ ہی انہیں دیکھنا اگر رب تعالیٰ نے تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہوگا تو اس نبی مکرم کا ظہور ہوگا اور تم ان کی اتباع کر لو گے۔"

پھر وہ مر گیا ہم نے انہیں دفن کر دیا۔مجھے اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہ تھی کہ میں ان اوراق کو دیکھوں۔میں نے وہ روشندان کھولا۔اس میں سے وہ دونوں ورق نکال لیے ان میں لکھا ہوا تھا:

"محمد عربی ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں،وہ خاتم الانبیاء ہیں،ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا،وہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوں گے،طیبہ ہجرت فرمائیں گے،نہ وہ تند خو ہوں گے نہ غلیظ ہوں گے،وہ بازاروں میں شور وغل نہیں کریں گے۔وہ برائی کا بدلہ نیکی کے ساتھ دیں گے،وہ معاف اور درگزر کریں گے۔ان کی امت بہت زیادہ تعریف کرنے والی ہوگی،وہ ہر حال میں رب تعالیٰ کی تعریف کرے گی۔تکبیر کہتے وقت زبانیں عجز کا اظہار کریں گیں۔جو شخص ان کے نبی کریم کے ساتھ نبرد آزما ہوگا ان کی اس کے خلاف مدد کی جائے گی۔وہ اپنی شرم گاہیں دھوئیں گے۔وسط میں چادریں باندھیں گے۔ان کے سینوں میں ان کی انجیل ہوگی۔وہ باہم اس طرح پیار کریں گے جس طرح ایک ماں کے بیٹے باہم پیار کرتے ہیں۔روزِ حشر وہ دیگر اقوام سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔"

پھر میں اتنی دیر ٹھہرا رہا جتنا رب تعالیٰ نے چاہا۔پھر مجھے یہ خبر ملی کہ مکہ مکرمہ میں ایک نبی کا ظہور ہو چکا ہے۔میں چھان بین کرنے لگا۔مجھے خبر ملی کہ ان کا وصال ہو چکا ہے۔ایک خلیفہ ان کے قائم مقام ہو چکا ہے۔ہمارے پاس ان کے لشکر آئے۔میں نے کہا کہ میں اس دین میں داخل نہ ہوں گا،حتیٰ کہ میں ان کی سیرت دیکھ لوں،ان کے اعمال کا جائزہ لے لوں۔میں دفاع کرتا رہا۔معاملہ مؤخر کرتا رہا،تاکہ میں چھان بین کر لوں حتیٰ کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

عامل آگئے۔ جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ عہد پورا کرتے ہیں اور رب تعالیٰ نے ان کے دشمن کے خلاف ان کی مدد کی تھی جب میں نے یہ دیکھا تو میں جان گیا کہ وہی لوگ ہیں جن کا میں منتظر تھا۔ بخدا! ایک رات میں اپنے گھر کی چھت پر تھا ایک مسلمان یہ آیت طیبہ پڑھ رہا تھا:

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا۔ (النساء: ۴۷)

ترجمہ: "اے وہ لوگو جنہیں دی گئی کتاب، ایمان لاؤ، اس کتاب پر جو نازل فرمائی ہم نے تاکہ تصدیق کرے اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے (ایمان لاؤ) اس سے پہلے کہ ہم مسخ کر دیں چہرے۔"

میں نے یہ آیت طیبہ سنی تو مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ وقتِ صبح میرا چہرہ میری گردن کی طرف نہ آجائے، مجھے اس سے بڑھ کر اور کوئی بات پسندیدہ نہ تھی کہ صبح ہو اور میں مسلمانوں کے پاس چلا جاؤں۔"

❀❀❀

Marfat.com

علمائے یہود، راہب اور کاہنوں کی آپ کے بارے بشارات

تلاشِ حق میں سرگرداں، حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"میں ایران کا باشندہ تھا۔"

دوسری روایت میں ہے:

"میں اہلِ حبی میں سے تھا۔ میرا باپ گاؤں کا سردار تھا۔ وہ مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا۔ اس نے مجھے گھر میں اس طرح پابند کر دیا تھا جس طرح دوشیزہ کو پردہ میں بٹھا دیا جاتا ہے میں آتش پرستی میں محنت کرتا رہا حتیٰ کہ میں آگ کا خادم اور خازن بن گیا۔ میرے گاؤں کے لوگ ابلق گھوڑوں کی پوجا کرتے تھے۔ مجھے لوگوں کے حالات کا کوئی علم نہ تھا، مگر جس حالت میں تھا، میں جانتا تھا کہ وہ کسی چیز پر نہ تھے۔ میرا ایک بھائی تھا، جو مجھ سے بڑا تھا۔ جب میں اپنی محفل سے اٹھتا وہ اپنا کپڑا لپیٹتا پھر پہاڑی پر چڑھ جاتا۔ اس نے یہ عمل عجیب طرح سے کئی بار کیا تھا۔ میں نے اسے کہا:

"تُو تو اس طرح کرتا ہے۔ مجھے اپنے ساتھ کیوں نہیں لے کر جاتا۔"

اس نے کہا:

"تو ابھی بچہ ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں کسی ناپسندیدہ امر کا اظہار نہ ہو جائے۔"

Marfat.com

میں نے کہا:

''نہ ڈرو۔''

اس نے کہا:

''اس پہاڑ میں غار کے اندر کچھ لوگ ہیں۔وہ عبادت کرتے ہیں۔وہ تقویٰ شعار ہیں۔وہ رب تعالیٰ اور آخرت کا ذکر کرتے ہیں۔وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم بت پرست اور آگ کے پجاری ہیں۔میں نے ان کا دین اختیار کرلیا ہے۔''

میں نے کہا:

''مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔''

اس نے کہا:

''حتیٰ کہ میں ان سے مشورہ کرلوں۔مجھے خدشہ ہے کہ تم سے کسی چیز کا اظہار ہو جائے گا۔میرا باپ اس کے بارے جان جائے گا۔وہ ان سب کو قتل کردے گا۔ ان کی ہلاکت گویا کہ میرے ہاتھوں ہوگی۔''

میں نے کہا:

''مجھ سے کسی ایسے امر کا اظہار نہیں ہوگا۔''

اس نے ان کے ساتھ مشورہ کیا۔انہوں نے کہا:

''اسے لے آؤ۔''

میں اس کے ساتھ چلا گیا۔میں نے انہیں دیکھا وہ چھ یا سات تھے۔گویا کہ ان کی ارواح نکل چکی تھیں۔وہ دن کے روزے رکھتے تھے۔رات بھر قیام کرتے تھے۔وہ درخت وغیرہ کھالیتے تھے۔ہم ان کے پاس بیٹھ گئے۔انہوں نے رب تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔گزشتہ انبیاء اور رسل کا تذکرہ کیا۔حتیٰ کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچ آئے۔انہوں نے کہا:

''رب تعالیٰ نے انہیں بن باپ پیدا کیا۔انہیں رسول بنا کر مبعوث کیا،ان کے

Marfat.com

لیے وہ امور مسخر کر دیے جنہیں وہ سرانجام دیتے تھے۔ مثلاً مردے زندہ کرنا، پرندے بنانا، کوڑھیوں اور اندھوں کو شفاء یاب کرنا۔ ایک قوم نے ان کا انکار کیا، دوسری نے ان کی اتباع کر لی۔ وہ رب تعالیٰ کے بندے اور رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے اپنی مخلوق کو آزمائش میں ڈالا۔ اے بچے! تیرا ایک رب ہے۔ تیرے ساتھ حشر کا وعدہ ہے۔ تمہارے سامنے جنت اور آگ ہے۔ ان کی طرف تو نے جانا ہے۔ یہ لوگ جو آگ پوجتے ہیں وہ کافر اور گمراہ ہیں۔ رب تعالیٰ ان کے کرتوتوں سے راضی نہ ہوگا۔ وہ کسی دین پر نہیں ہیں۔"

پھر ہم واپس آگئے پھر ان کی طرف گئے۔ پھر میں نے ان کو لازم پکڑ لیا، انہوں نے مجھے کہا:

"اے سلیمان! تو ابھی بچہ ہے تو وہ کچھ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا جو ہم کرتے ہیں۔ تم نماز پڑھو، سو جاؤ، کھاؤ اور پیو۔"

رئیس اپنے فرزند کے اس عمل سے آگاہ ہو گیا۔ وہ گھڑسواروں کے ساتھ ان کے پاس آیا۔ اس نے کہا:

"اے فلاں، فلاں! تم نے میرا پڑوس اختیار کیا۔ میں نے تمہارا پڑوس عمدہ کیا۔ تم نے میری طرف سے برائی نہ دیکھی حتیٰ کہ تم نے میرے بیٹے کا قصد کیا، اور اسے خراب کر دیا۔ میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں، اگر میں نے تین دن کے بعد تم پر قدرت پالی تو میں تمہیں اسی غار میں جلا دوں گا۔ تم اپنے اپنے شہر چلے جاؤ، مجھے یہ بات ناپسند ہے، کہ میں تمہیں تکلیف دوں۔"

انہوں نے کہا:

"بالکل! ہم نے بھی تمہاری برائی کا ارادہ نہیں کیا۔ ہم نے صرف بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔"

اس رئیس نے اپنے فرزند کو ان کے پاس جانے سے روک دیا۔ میں نے کہا:

Marfat.com

''رب تعالیٰ سے ڈرو۔ تم جانتے ہو یہ دین، دینِ الٰہی ہے۔ تمہارا باپ اور ہم کسی دین پر نہیں ہیں۔ وہ صرف آگ کے پجاری ہیں، وہ رب تعالیٰ کو نہیں جانتے۔ دوسروں کی دنیا کے لیے اپنی آخرت فروخت نہ کرو۔''

اس نے کہا:

''اے سلمان! حقیقت اسی طرح ہے جس طرح تم کہتے ہو۔ میں نے ان لوگوں پر رحم کرتے ہوئے ان کا پیچھا نہیں کیا۔ اگر میں ان کے پیچھے چل پڑا تو میرا باپ گھڑسوار دستے کے ساتھ میرا تعاقب کرے گا۔ میرے ان کے پاس آنے ہی نے اسے گھبرا دیا تھا۔ حتیٰ کہ اس نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ میں جان گیا ہوں کہ حق ان کے پاس ہے۔''

میں نے اسے کہا:

''تو بہتر جانتا ہے۔''

پھر میں اپنے بھائی سے ملا۔ میں نے اسے گذارش کی۔ اس نے کہا:

''میں معیشت کی جستجو میں مصروف ہوں۔''

میں ان لوگوں کے پاس اس وقت آیا جب وہ جانے کی تیاری کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا:

''اے سلیمان! ہمیں پہلے ہی خطرہ تھا۔ اسی طرح ہوا، جس طرح کہ تم نے دیکھا ہے۔ تم رب تعالیٰ سے ڈرو، دین وہی ہے جس کی ہم نے تمہیں وصیت کی ہے۔ یہ بت پرست رب تعالیٰ کو نہیں جانتے۔ نہ اسے یاد کرتے ہیں، تمہیں کوئی دھوکا نہ دے دے۔''

دوسری روایت میں ہے:

''میرے باپ کی بہت بڑی جاگیر تھی، ایک دن وہ اپنی عمارت میں مصروف تھا۔ اس نے مجھے کہا:

Marfat.com

''میرے نورِ نظر! اس عمارت نے مجھے آج مشغول کر دیا ہے۔ میں اپنی جاگیر کی طرف توجہ نہیں دے سکا۔ مجھے جاگیر کے بارے معلومات چاہیے۔ تم ان کے پاس جاؤ، انہیں یہ یہ حکم دو۔ تم جلدی آجانا۔ ورنہ مجھے سارے امور سے روک دو گے۔''

میں باپ کی جاگیر کے ارادہ سے نکلا۔ میں عیسائیوں کے کنیسہ کے پاس سے گزرا، میں نے اس میں ان کی آوازیں سنیں۔ میں نے کہا:

''یہ کیا ہے؟''

انہوں نے بتایا:

''عیسائی نماز پڑھ رہے ہیں۔''

میں دیکھنے کے لیے اندر داخل ہوا۔ میں نے ان کی حالت دیکھی تو تعجب میں پڑ گیا۔ بخدا! میں ان کے پاس بیٹھا رہا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ میرے والد نے ہر ہر سمت میری تلاش میں آدمی بھیج دیے تھے، حتیٰ کہ شام کے وقت میں اس کے پاس آیا۔ میں جاگیر میں نہیں گیا تھا، اس نے مجھ سے پوچھا:

''تم کہاں تھے؟''

میں نے کہا:

''والد! میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جنہیں عیسائی کہا جاتا تھا۔ مجھے ان کی نماز نے تعجب میں ڈال دیا تھا۔ مجھے ان کی دعا عجیب لگی۔ میں یہ دیکھنے کے لیے بیٹھ گیا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔''

اس نے مجھے کہا:

''نورِ نظر! تیرا اور تیرے آباء کا دین ان کے دین سے بہتر ہے۔''

میں نے کہا:

''نہیں! بخدا! وہ ان کے دین سے بہتر نہیں۔ وہ قوم رب تعالیٰ کی عبادت

Marfat.com

کرتی ہے۔اسی سے دعا مانگتی ہے۔ہم آگ پوجتے ہیں، جسے ہم اپنے ہاتھ سے جلاتے ہیں۔جب اسے چھوڑ دیتے ہیں تو وہ بجھ جاتی ہے۔"

اسے میرے بارے خدشہ لاحق ہوا۔اس نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں، مجھے قید میں ڈال دیا۔میں نے عیسائیوں کی طرف پیغام بھیجا۔انہیں کہا:

"اس دین کی اصل کہاں ہے، جس پر میں تمہیں دیکھ رہا ہوں؟"

انہوں نے کہا:

"شام میں۔"

میں نے کہا:

"جب تمہارے پاس وہاں کے باشندے آئیں اور وہ اپنی ضروریات پوری کر لیں تو مجھے ان کے بارے بتانا۔"

جب ان کے پاس وہاں کے لوگ آئے انہوں نے اپنی ضروریات پوری کر لیں تو انہوں نے مجھے پیغام بھیجا۔میں نے اپنے پاؤں کی بیڑی اتار پھینکی اور ان کے ساتھ جا کر مل گیا۔

پھر رئیس ان لوگوں سے آگاہ ہو گیا، جو پہاڑ میں تھے۔اس نے انہیں اپنے شہر سے نکل جانے کے لیے کہا۔میں نے کہا:

"میں تم سے جدا نہیں ہونا چاہتا۔"

انہوں نے کہا:

"تم میں یہ طاقت نہیں کہ تم ہمارے ساتھ رہ سکو۔ہم دن کو روزے رکھتے ہیں رات بھر قیام کرتے ہیں۔درختوں کے پتے کھاتے ہیں۔تم میں یہ طاقت نہیں۔"

میں نے کہا:

"میں تم سے جدا نہ ہوں گا۔"

انہوں نے کہا:

Marfat.com

"تم بہتر جانتے ہو۔ ہم نے تمہیں اپنے حالات بتا دیے ہیں۔ اگر جانا چاہتے ہو تو کسی کو تلاش کرو جو تمہارے ساتھ رہے۔ اپنے ہمراہ وہ سامان بھی لے لو جسے کھا سکو، جو طاقت ہم میں ہے تم میں نہیں۔"

میں نے اسی طرح کیا میں اپنے بھائی سے ملا۔ اسے یہ گزارش کی، مگر اس نے انکار کر دیا۔ میں ان کے پاس آیا۔ انہوں نے کوچ کیا۔ وہ چلتے تھے، میں بھی ان کے ساتھ چلتا تھا۔ رب تعالیٰ نے ہمیں سلامتی عطا فرمائی، حتیٰ کہ ہم موصل پہنچ گئے، ہم موصل کے گرجا میں گئے جب وہ وہاں داخل ہوئے تو لوگوں نے انہیں گھیر لیا۔ انہوں نے پوچھا:

"تم کہاں تھے۔"

انہوں نے کہا:

"ہم ایسے شہروں کی طرف گئے تھے جہاں لوگ رب تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے، وہ آگ پوجتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں دھتکار دیا۔ ہم تمہارے پاس آ گئے۔"

کچھ مدت گزر گئی تو انہوں نے مجھے کہا:

"اے سلیمان! ان پہاڑوں میں ایک قوم کا بسیرا ہے، وہ ہمارے دین پر ہیں۔ ہم ان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ تم ان لوگوں کے ہمراہ ہی ٹھہرو۔ یہ اہلِ دین ہیں۔ عنقریب تم ان سے وہ کچھ دیکھو گے جو تم پسند کرتے ہو۔"

میں نے کہا:

"میں تمہیں چھوڑنے والا نہیں۔"

مجھے گرجا والوں نے نصیحت کی۔ انہوں نے کہا:

"اے بچے! ہمارے پاس ٹھہر جا۔ ہمارے گرجا کی کوئی چیز تمہیں عاجز نہیں کرے گی۔"

میں نے کہا:

Marfat.com

"میں تم سے جدا نہیں ہوں گا۔"

وہ نکلے، میں ان کے ہمراہ تھا۔ ہم صبح کے وقت پہاڑوں کے مابین تھے۔ اچانک ہم نے ایک چٹان دیکھی۔ وہاں کثیر پانی اور بہت زیادہ کھانا تھا۔ ہم چٹان کے پاس بیٹھ گئے۔ جب سورج بلند ہوا تو ان پہاڑوں سے نکلے ایک شخص ایک آدمی کو باہر نکالنے لگا۔ گویا کہ روح ان کے جسم سے نکل چکی تھی۔ حتیٰ کہ ان کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ انہوں نے انہیں مرحبا کہا۔ انہیں گھیر لیا۔ انہوں نے کہا:

"تم کہاں تھے؟"

انہوں نے کہا:

"ہم ایسے شہروں میں تھے جہاں رب تعالیٰ کو یاد نہیں کیا جاتا، وہاں لوگ آگ کے پجاری ہیں، وہ رب تعالیٰ کی پوجا نہیں کرتے، انہوں نے ہمیں دھتکار دیا۔"

انہوں نے کہا:

"یہ بچہ کون ہے؟"

وہ لوگ میری تعریف کرنے لگے، انہوں نے کہا:

"یہ ان شہروں سے ہمارے ساتھ ہولیا تھا۔ ہم نے اس کی طرف سے بھلائی ہی دیکھی ہے۔"

بخدا! وہ اسی حالت پر تھے کہ ایک طویل غار سے ایک شخص ان کے پاس آیا۔ اس نے انہیں سلام کہا وہ بیٹھ گیا۔ وہ لوگ اس کے اردگرد بیٹھ گئے۔ میرے ساتھیوں نے اس کی تعظیم کی۔ اس نے پوچھا:

"تم کہاں تھے؟"

انہوں نے بتایا۔ اس نے پوچھا:

"یہ بچہ کون ہے؟"

انہوں نے میری تعریف کی اور بتایا کہ میں ان کا پیروکار ہوں۔ میں نے آج

Marfat.com

تک اتنا احترام نہ دیکھا تھا جتنا وہ اس شخص کا کر رہے تھے۔ اس نے رب تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر اس نے انبیاء اور رسل کا تذکرہ کیا جو انہوں نے تکالیف برداشت کیں تھیں ان کا تذکرہ کیا۔ جو سلوک ان کے ساتھ رکھا گیا تھا اسے یاد کیا حتیٰ کہ اس نے حضرت عیسیٰ کو یاد کیا کہ بن باپ ان کی ولادت ہوئی۔ رب تعالیٰ نے ان کو رسول بنا کر بھیجا ان کے دستِ اقدس پہ مردے زندہ کیے، اندھوں کو درست کیا۔ کوڑھیوں کو شفاء یاب کیا، وہ مٹی سے پرندہ بناتے تھے۔ پھر اس میں پھونک مارتے تھے۔ وہ رب تعالیٰ کے اذن سے پرندہ بن جاتا تھا۔ رب تعالیٰ نے ان پر انجیل نازل کی۔ انہیں تورات سکھائی۔ بنو اسرائیل کی طرف انہیں رسول بنا کر بھیجا۔ ایک قوم نے ان کا انکار کیا، دوسری قوم ان پر ایمان لے آئی۔ اس نے ان بعض مصیبتوں کا تذکرہ کیا جو حضرت عیسیٰ کو جھیلنی پڑیں۔ وہ ایسے بندے تھے جن پر رب تعالیٰ نے اپنا انعام کیا تھا۔ انہوں نے اس کا شکر ادا کیا، اس سے راضی ہو گئے۔ پھر اس نے وعظ کرتے ہوئے کہا:

''رب تعالیٰ سے ڈرو۔ حضرت عیسیٰ کے پیغام کو لازم پکڑو، اس کی مخالفت نہ کرو، ورنہ تمہاری مخالفت کی جائے گی۔''

اس نے اٹھ کر جانے کا ارادہ کیا۔ میں نے کہا:

''میں تم سے جدا نہ ہوں گا۔''

اس نے کہا:

''بچے! تم میرے ساتھ رہنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں صرف اتوار کے روز ہی اس غار سے نکلتا ہوں۔''

میں نے کہا:

''میں تمہارے ساتھ ہی رہوں گا۔''

میں نے اس کا تعاقب کیا، حتیٰ کہ وہ غار میں داخل ہو گیا۔ میں نے اسے نہ سوتے

Marfat.com

ہوئے اور نہ کھاتے ہوئے دیکھا۔ وہ دوسرے اتوار تک رکوع اور سجود میں مصروف رہتا تھا۔ وقتِ صبح ہم باہر نکلے جب ان لوگوں نے اسے دیکھا تو ان کے پاس جمع ہو گئے اس نے اسی طرح گفتگو کی جس طرح پہلی بار کر چکا تھا۔ پھر وہ اپنے غار کی طرف آ گیا۔ میں بھی اس کے ہمراہ تھا۔ میں ان کے ہمراہ اتنی دیر ٹھہرا رہا، جتنی دیر رب تعالیٰ نے چاہا۔ وہ ہر اتوار کو باہر نکلتا، لوگ اس کی طرف آتے، اس کی تعظیم کرتے، وہ انہیں وصیت کرتا، وہ ایک اتوار باہر نکلا۔ اس نے کہا:

''اے قوم! میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں، میری ہڈیاں نرم ہو گئی ہیں۔ میرا وقت قریب آ گیا ہے۔ میں نے فلاں وقت سے اس گھر کی زیارت نہیں کی۔ میرا اس تک جانا ضروری ہے۔''

میں نے کہا:

''میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔''

میں اس کے ساتھ نکلا حتیٰ کہ ہم بیت المقدس آئے، وہ اندر داخل ہوا اور نماز پڑھنے لگا۔ وہ مجھے کہتا تھا:

''اے سلیمان! عنقریب رب تعالیٰ ایک نبی مبعوث کرے گا۔ ان کا نام نامی احمد ہو گا۔ وہ تہامہ کی زمین سے ظہور کریں گے۔ وہ ہدیہ کھا لیں گے، صدقہ نہیں کھائیں گے۔ ان کے کندھوں کے مابین مہر نبوت ہو گی۔ ان کے ظہور کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ میں عمر رسیدہ ہوں۔ میرا گمان نہیں کہ میں انہیں پا سکوں۔ اگر تم انہیں پا لو تو ان کی تصدیق کرنا۔ ان کی اتباع کرنا۔''

میں نے کہا:

''کیا تم مجھے وہ دین ترک کرنے کا حکم دے رہے ہو، جس پر خود ہو؟''

اس نے کہا:

''ہاں!''

Marfat.com

پھر وہ بیت المقدس سے نکلا۔ دروازہ پر ایک مفلوج شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا:

"مجھے اپنا ہاتھ پکڑا۔"

اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور کہا:

"اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کھڑا ہو جا۔"

وہ اس طرح اٹھا گویا کہ اسے رسی سے ابھی کھولا گیا ہو۔ اس نے ہاتھ چھڑایا اور چلا گیا۔ وہ کسی کی طرف توجہ نہیں کرتا تھا۔ اس مفلوج شخص نے کہا:

"اے بچے! مجھے میرے کپڑے پکڑاؤ۔ حتیٰ کہ میں روانہ ہو جاؤں۔"

میں نے اسے کپڑے دیے، راہب روانہ ہو گیا، جب بھی میں نے اس سے کسی کے متعلق پوچھا، لوگوں نے مجھے بتایا:

"تمہارے آگے ہے۔"

میں روانہ ہوا، حتیٰ کہ میں شام پہنچ گیا، میں نے ان سے پوچھا:

"اس دین کا افضل شخص کہاں ہے؟"

لوگوں نے بتایا:

"وہ کنیسہ کا پادری "الاسقف" میں ہے۔"

میں اس کے پاس آیا۔ میں نے اس سے کہا:

"میں پسند کرتا ہوں کہ تمہارے ساتھ رہوں۔ اس میں تمہارے ساتھ رب تعالیٰ کی عبادت کروں۔ تجھ سے بھلائی سیکھوں۔"

اس نے کہا:

"میرے ساتھ ہو جاؤ۔"

میں اس کے ساتھ رہنے لگا۔ وہ برا شخص تھا۔ لوگوں کو صدقہ کا حکم دیتا تھا، انہیں صدقہ کی ترغیب دیتا۔ جب وہ صدقہ کا مال جمع کرتے تھے تو وہ اسے مساکین میں تقسیم نہیں کرتا تھا۔ مجھے اس سے شدید بغض ہو گیا۔ وہ جلد ہی مر گیا، لوگ اسے

Marfat.com

دفنانے کے لیے آئے۔ میں نے انہیں کہا:

"یہ ایک برا شخص تھا، یہ صدقہ کا حکم دیتا تھا، پھر تمہیں اس کی ترغیب دیتا تھا۔ جب تم اس کے لیے مال جمع کرتے تھے تو وہ اسے جمع کر لیتا تھا، وہ مساکین میں تقسیم نہیں کرتا تھا۔"

لوگوں نے مجھ سے پوچھا:

"اس کی نشانی کیا ہے؟"

میں نے کہا:

"میں ابھی تمہیں اس کا خزانہ دکھاتا ہوں۔"

انہوں نے کہا:

"لے آؤ۔"

میں نے انہیں سات گھڑے دکھائے جو سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے یہ رقم دیکھی تو انہوں نے اسے پتھر مارے۔ انہوں نے کہا:

"ہم اسے کبھی بھی دفن نہیں کریں گے۔"

انہوں نے اسے لکڑی پر لٹکا دیا اور اس پر پتھر برسائے۔ وہ اس کی جگہ دوسرا شخص لے کر آئے۔ اسے اس کی جگہ متعین کر دیا۔ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو اس طرح پانچ نمازیں پڑھتا ہو۔ یا اس طرح کا زاہد ہو۔ وہ ہمہ وقت عبادت میں کوشاں رہتا تھا۔ میں جتنا پیار اس سے کرتا تھا کسی اور سے اتنی محبت نہیں کرتا تھا۔ میں اس کے ساتھ ہی رہا حتیٰ کہ اس کی وفات کا وقت قریب آ گیا۔ میں نے اسے کہا:

"اے فلاں! تمہارا وقت آخریں آ پہنچا ہے۔ بخدا! میں اتنا پیار کسی اور سے نہیں کرتا جتنا آپ سے کرتا ہوں۔ آپ اب مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟"

اس نے کہا:

Marfat.com

"میرے بچے! میں صرف ایک شخص کو جانتا ہوں وہ موصل میں رہتا ہے، تم اس کے پاس جاؤ تم اسے میری طرح ہی پاؤ گے۔"

جب وہ مر گیا تو میں موصل چلا گیا۔ وہ پادری بھی زہد اور کوشش میں اسی طرح تھا۔ میں نے اسے کہا:

"فلاں پادری نے مجھے تمہارے پاس آنے کی وصیت کی ہے، تا کہ تمہارے پاس رہوں۔"

اس نے کہا:

"میرے پاس ٹھہر جاؤ۔"

میں اس کے پاس ٹھہر گیا۔ وہ اپنے ساتھی کی طرح پاکباز تھا۔ حتیٰ کہ اس کی وفات کا وقت قریب آگیا۔ میں نے اسے کہا:

"فلاں نے مجھے تمہارے پاس آنے کی وصیت کی تھی۔ اب تمہاری موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ اب تم مجھے کس کے پاس جانے کی وصیت کرتے ہو۔"

اس نے کہا:

"میرے بچے! میں صرف ایک شخص کو جانتا ہوں جو نصیبین میں ہے۔ وہ ہماری طرح ہی ہے۔ اس کے ساتھ مل جاؤ۔"

اسے دفن کر کے میں اس شخص کے پاس چلا گیا۔ میں نے اسے کہا:

"فلاں نے مجھے فلاں کے پاس اور فلاں نے مجھے تمہارے پاس آنے کی وصیت کی ہے۔"

اس نے کہا:

"میرے پاس ٹھہر جاؤ۔"

وہ بھی اپنے دوسرے ساتھیوں کی مانند متقی تھا۔ حتیٰ کہ اس کی وفات کا وقت قریب آگیا۔ میں نے اسے کہا:

Marfat.com

"فلاں! تمہارے لیے اب اللہ کا امر آپہنچا ہے۔ فلاں نے مجھے فلاں کے پاس اور فلاں نے فلاں کے پاس جانے کی وصیت کی تھی۔ فلاں نے مجھے تمہارے پاس آنے کی وصیت کی تھی۔ اب تم مجھے کس کے پاس جانے کی وصیت کرتے ہو؟"

اس نے مجھے کہا:

"میرے نورِ نظر! بخدا! میں کسی شخص کو نہیں جانتا جو اس دین پر ہو جس پر ہم تھے البتہ سرزمین روم میں عموریہ میں ایک شخص ہے۔ اس کے پاس چلے جاؤ۔ تم اسے اسی طرح پاؤ گے جس طرح ہم تھے۔"

جب وہ مرگیا تو میں نے اسے دفنایا اور سفر کر کے عموریہ جا پہنچا۔ میں نے اسے بھی اسی طرح پاکباز پایا۔ جس طرح اس کے ساتھی تھے۔ میں نے اس کے پاس قیام کیا۔ کچھ روزگار بھی کرتا رہا۔ حتیٰ کہ میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع ہوگئیں۔ پھر اس کی وفات کا وقت قریب آگیا۔ میں نے اسے کہا:

"فلاں نے مجھے فلاں، فلاں نے مجھے فلاں اور فلاں نے مجھے فلاں اور فلاں نے مجھے تمہارے پاس آنے کی وصیت کی تھی۔ اب تمہارا وقت آگیا ہے تم مجھے کس کے پاس جانے کی وصیت کرتے ہو؟"

اس نے کہا:

"اے میرے بچے! اب ہم جیسا کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ جس کے پاس میں تمہیں جانے کے لیے کہتا۔ لیکن ایک نبی کریم کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔ حرم پاک سے وہ مبعوث ہوں گے۔ دو چٹانوں کے مابین سنگلاخ زمین ان کی ہجرت گاہ ہوگی۔ ان کی واضح علامات ہیں۔ ان کے کندھوں کے مابین مہر نبوت ہوگی۔ وہ ہدیہ کھالیں گے، صدقہ نہیں کھائیں گے۔ اگر تم ان شہروں کی طرف جانے کی طاقت رکھتے ہو تو چلے جاؤ۔ ان کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔"

میں نے اسے دفنایا، پھر ٹھہرا رہا حتیٰ کہ بنو کلب کے تاجروں میں سے گزرے۔ میں

Marfat.com

نے انہیں کہا:

"مجھے اپنے ساتھ سرزمین عرب میں لے چلو میں تمہیں اپنی یہ بکریاں اور گائیں دے دوں گا۔"

انہوں نے ہامی بھر لی۔ میں نے ساری بکریاں اور گائیں ان کے حوالے کیں جب وہ وادی القریٰ پہنچے تو انہوں نے مجھ پر ظلم کیا، اور مجھے وہاں ایک یہودی کے ہاتھوں غلام بنا کر فروخت کر دیا۔ بخدا! میں نے کھجوریں دیکھیں۔ میں نے سمجھا کہ شاید وہی جگہ ہو جو مجھے میرے ساتھی نے بتائی تھی۔ حتیٰ کہ بنو قریظہ کا ایک یہودی وادی القریٰ آیا اور مجھے اس یہودی سے خرید لیا۔ وہ مجھے لے کر نکلا اور مجھے مدینہ طیبہ لے آیا۔"

دوسرے الفاظ میں ہے:

"مجھے انصار کی ایک عورت نے خرید لیا۔ مجھے اپنے باغ میں کام پر لگا دیا۔ اس کا نام خطیبہ بنت فلاں تھا۔ وہ بنو نجار کی حلیف تھی۔ بخدا! جب میں نے وہ پاک زمین دیکھی تو میں نے اسے پہچان لیا۔ میں غلامی میں باغ میں کام کرتا رہا۔"

روایت ہے کہ "اسی طرح سولہ ماہ گزر گئے۔"

انہوں نے فرمایا:

"بخدا! میں اس باغ میں تھا کہ اس یہودی کا چچازاد آیا۔ اس نے کہا:

"رب تعالیٰ! بنو قیلۃ کو برباد کرے وہ اب قباء میں ہیں وہ اس شخص کے اردگرد جمع ہیں جو مکہ مکرمہ سے آیا ہے اور وہ گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ہے۔"

بخدا! جب میں نے یہ بات سنی تو مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ میں اپنے مالک پر گر پڑوں گا۔ میں نیچے اترا۔ میں نے پوچھا:

"یہ کیسی خبر ہے؟ یہ کیا ہے؟"

میرے مالک نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور مجھے زوردار تھپڑ رسید کیا۔ اس نے کہا:

Marfat.com

"تمہارا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ اپنے کام کی طرف توجہ دو۔"

میں نے کہا:

"کچھ بھی ہو۔ میں نے ایک خبر سنی تھی۔ میں اسے جاننا چاہتا تھا۔"

میں باہر نکلا۔ میں نے پوچھا۔ مجھے ایک عورت ملی۔ وہ میرے شہروں کی تھی۔ اس کے اہلِ خانہ اسلام قبول کر چکے تھے۔ اس نے مجھے حضور ﷺ کے متعلق بتایا۔ شام ہوگئی تھی۔ میرے پاس کچھ کھانا تھا۔ میں نے اسے اٹھایا اور بارگاہِ رسالت مآب میں لے گیا۔ آپ قباء میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کی:

"مجھے خبر ملی ہے کہ آپ ایک پاکباز شخص ہیں۔ آپ کے ساتھی غریب ہیں، میرے پاس یہ صدقہ کا مال ہے۔ میں نے سوچا کہ ان شہروں میں صدقہ کے صحیح مستحق یہی ہیں۔ آپ یہ لے لیں اور کھالیں۔"

حضور ﷺ نے اپنا دستِ اقدس روکا۔ اپنے صحابہ سے کھانے کے لیے فرمایا، خود نہ کھایا۔ میں نے دل میں سوچا:

"میرے اس ساتھی کی ایک علامت تو پوری ہوگئی ہے جس نے مجھے آپ کی علامات کے بارے بتایا تھا۔"

امام احمد نے روایت کیا ہے کہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ گوشت لے کر حاضرِ خدمت ہوئے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ اونٹ کے گوشت کی ثرید لے کر آئے تھے۔ ایک روایت کے مطابق وہ کھجوریں لے کر حاضرِ خدمت ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ حضور اکرم ﷺ کے سامنے رکھیں۔ آپ نے فرمایا:

"اے سلمان! یہ کیا ہے؟"

انہوں نے عرض کی:

"یہ آپ کے لیے اور آپ کے ساتھیوں کے لیے صدقہ ہے۔"

آپ نے فرمایا:

Marfat.com

"اسے اٹھالو۔ہم صدقہ نہیں کھاتے۔"

دوسرے روز بھی وہ اسی طرح کی چیز لے کر آئے۔آپ کے سامنے اسے رکھ دیا۔آپ نے پوچھا:

"اے سلمان! یہ کیا ہے؟"

انہوں نے عرض کی:

"یہ آپ کے لیے ہدیہ ہے۔"

حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا:

"دسترخوان اپنی طرف کھینچ لو۔"

ابن اسحاق کی روایت کے مطابق وہ کھجوریں لے کر آئے تھے اور عرض کی:

"یہ صدقہ ہے۔"

حضرت سلمان نے فرمایا:

"میں واپس آ گیا۔حضور ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لے آئے تھے۔میں نے کچھ جمع کیا۔آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔میں نے دیکھا کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے۔میں نے اپنی مالکہ سے کہا:

"مجھے ایک دن اور چھٹی دو۔"

میں نے اس دن کام کیا اور بارگاہ رسالت مآب میں کچھ ہدیہ پیش کیا۔آپ نے اسے قبول کیا اور اس میں سے کھایا۔

شمائل ترمذی میں ہے کہ آپ ایک دسترخوان لے کر آئے جس پر کھجوریں تھیں۔حضور ﷺ نے انہیں کھالیا۔میں نے کہا:

"دو علامات تو پوری ہو گئیں۔"

میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے تشریف لا رہے تھے۔آپ نے دو چادریں اوڑھ رکھی تھیں۔آپ اپنے صحابہ کرام میں جلوہ

Marfat.com

نما تھے۔ میں پیچھے سے گھوم کر آیا تاکہ پیچھے سے مہر نبوت کی زیارت کروں۔ حضور اکرم ﷺ نے مجھے اسی طرح دیکھا تو آپ کو علم ہو گیا کہ میں کچھ چھان بین کر رہا ہوں۔ آپ نے اپنی کمرانور سے چادر اٹھا دی۔ میں نے کندھوں کے مابین مہر نبوت کی زیارت کر لی۔ جس طرح کہ میرے ساتھی نے مجھے بتایا تھا۔ میں جھک کر اسے چومنے لگا۔ میں برابر روتا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا:

''سلمان! ادھر آجاؤ۔''

میں آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے پسند فرمایا کہ آپ کے صحابہ کرام بھی میری داستان سنیں۔ میں نے حضرت کلثوم بن ہدم رضی اللہ عنہ کے گھر اپنی حکایت غم بیان کر دی۔

پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ غلامی کی وجہ سے مصروف رہے۔ حتیٰ کہ آپ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شرکت نہ کر سکے۔

امام نووی نے لکھا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شرکت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے مجھے فرمایا:

''اے سلمان! مکاتبت کر لو۔''

میں نے پانچ سو کھجور کے پودوں کے عوض مکاتبت کر لی۔ دوسری روایت کے مطابق تین سو پودوں کے عوض مکاتبت کر لی تھی۔ جنہیں میں نے ''الفقیر'' میں لگانا تھا اور اس کی نگرانی کرنی تھی، حتیٰ کہ وہ پھل لے آتے۔ اس کے ساتھ ساتھ چالیس اوقیہ بھی ادا کرنے تھے۔ کھجوروں کے پودوں میں صحابہ کرام نے میری مدد کی۔ کسی نے تیس، کسی نے بیس اور کسی نے دس پودے دیے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ان کے لیے گڑھے کھود و۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا، حتیٰ کہ میں اپنے ہاتھ سے پودے لگا دوں۔''

Marfat.com

میں نے گڑھے کھودے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے میری مدد کی، حتیٰ کہ ہم فارغ ہو گئے۔ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ ہم وہ پودے اٹھا کر آپ کی خدمت میں لے گئے۔ آپ نے انہیں اپنے دست اقدس سے لگایا، ان کے ساتھ ساتھ مٹی برابر کی سارے پودے اُگ آئے، صرف ایک پودے کے سوا جسے میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا۔"

دوسری روایت کے مطابق اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لگایا تھا۔ اس پودے کے علاوہ دیگر سارے پودے اسی سال پھل لے آئے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"اسے کس نے لگایا ہے۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔"

آپ نے اسے اکھیڑا۔ اپنے دستِ اقدس سے لگایا وہ بھی اگلی سال پھل لے آیا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ ایک پودا بھی نہیں مرا تھا۔ اب دراہم مجھ پر باقی تھے۔ ایک شخص نے کبوتری کے انڈے کے برابر سونا آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور ﷺ نے مجھے فرمایا:

"سلمان! یہ لے لو اور اپنا قرض ادا کرلو۔"

میں نے عرض کی:

"یارسول اللہ! اس سے میرا قرض کیسے ادا ہوگا؟"

آپ نے اسے اپنی زبان اقدس سے لگایا پھر اسے میری طرف پھینک دیا۔ فرمایا:

"اسے لے جاؤ۔ عنقریب رب تعالیٰ اس کے ذریعے تمہارا قرض اتار دے گا۔"

مجھے اس ذات کی قسم جس کے دست تصرف میں میری جان ہے۔ میں نے اس انڈے سے چالیس اوقیہ وزن کیا۔ اپنا قرض اتارا اور جتنا آپ نے عطا کیا تھا۔ وہ ابھی میرے پاس باقی تھا۔"

Marfat.com

اس روایت کو امام احمد، ابن سعد، البزار، الطبرانی اور ابونعیم وغیرہم نے روایت کیا ہے۔ میں نے متفرق روایات کو ملا کر تفصیل بیان کر دی ہے۔

تنبیہات

1. ایک روایت میں ہے کہ حضرت سلمان ایران کے تھے۔ دوسری میں ہے کہ اہلِ اصبہان میں سے تھے۔ تیسری میں ہے کہ اہلِ جَیّ میں سے تھے۔ ایک میں ہے کہ وہ "رامہرمز" کے تھے۔ ان روایات کو اس طرح جمع کرنا ممکن ہے کہ جی اصبہان کا شہر ہے۔ وہ رامہرمز میں پیدا ہوئے اور آپ اصل میں ایران کے تھے۔ جس طرح کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے تاریخِ ابونعیم اور دلائل میں ہے۔

2. ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کھجوریں پیش کیں۔ دوسری میں ہے، وہ تر کھجوریں تھیں۔ تیسری روایت میں ہے کہ کچی کھجوریں پیش کیں۔ چوتھی روایت میں ہے کہ اونٹ کا گوشت پیش کیا۔ پانچویں روایت میں ہے کہ بطخ کا گوشت پیش کیا۔ ممکن ہے کہ حضرت سلمان نے یہ ساری چیزیں ایک ہی مجلس میں پیش کر دیں ہوں۔ کبھی ایک کا اور کبھی دوسری کا تذکرہ کیا ہو یا انہیں مختلف مجالس میں پیش کیا ہو اور احتیاط کرتے ہوئے ان میں سے ایک مجلس میں ایک کا ذکر کیا ہو۔

ابن اسحاق نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

"مجھے حضرت سلمان سے یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ عموریہ کے پادری نے وقت وفات حضرت سلمان سے کہا تھا:

"وہ شام کے دو گھنے درختوں کے پاس جائیں۔ ایک شخص ہر سال بعد ایک رات میں ایک درخت سے نکل کر دوسرے درخت کی طرف جاتا ہے۔ مریض اس سے دعا کراتے ہیں وہ جس مریض کے لیے بھی دعا کرتا ہے۔ شفایاب کر دیتا ہے۔ اس سے یہ سوال پوچھنا جو مجھ سے پوچھ رہے ہو۔"

Marfat.com

انہوں نے کہا:

"میں اس جگہ آیا۔ ایک سال ٹھہرا رہا۔ وہ ایک رات باہر نکلا میں نے اسے کندھے سے پکڑ لیا۔ میں نے کہا:

"رب تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، مجھے دین ابراہیمی حنیفیہ کے بارے میں بتائیں۔"

انہوں نے کہا:

"ایک نبی کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے، وہ حرم کعبہ میں بیت اللہ میں مبعوث ہوں گے وہ دین حنیف کے ساتھ مبعوث ہوں گے۔"

جب حضرت سلمان نے اس بات کا تذکرہ حضور ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا:

"سلمان! اگر تم سچ کہہ رہے ہو تو تم نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زیارت کی ہے۔"

امام سہیلی نے لکھا ہے:

"اس روایت کی سند مقطوع ہے۔ اس میں ایک مجہول شخص ہے، جسے حسن بن عمارہ کہا جاتا ہے۔ وہ ضعیف ہے۔"

اگر یہ روایت صحیح ہو تو پھر اس کے متن میں کوئی اجنبیت نہیں۔

الطبرانی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اٹھائے جانے کے بعد نازل ہوئے جبکہ ان کی والدہ ماجدہ اور ایک عورت اس درخت کے پاس بیٹھ کر رو رہی تھیں جس پر صلیب لٹکی ہوئی تھی۔ انہوں نے ان کے ساتھ کلام کیا اور انہیں بتایا کہ وہ قتل نہیں ہوئے۔ رب تعالیٰ نے انہیں اٹھا لیا ہے انہوں نے حواریین کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں مختلف شہروں میں بھیج دیا۔ جب ایک مرتبہ نازل ہونا جائز ہے تو پھر بار بار نازل ہونا بھی جائز ہے۔ لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ نازل ہونے والے وہیں ہیں حتیٰ کہ وہ ظاہری طور پر نزول فرمالیں۔ وہ صلیب کو توڑ دیں اور خنزیر کو قتل کر دیں جیسا کہ صحیح روایات میں ہے۔

حافظ ابوخیر سخاوی نے اپنی کتاب "التحصیل والبیان فی سیاق قصۃ السید سلمان" میں لکھا ہے کہ ابن جریر نے جو کچھ لکھا ہے وہ دلیل کا محتاج ہے۔ جو کچھ ابن جریر نے لکھا ہے اسے

Marfat.com

عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں اور ابن منذر نے ایک اور سند سے حضرت وھب بن منبہ سے روایت کیا ہے۔

امام بخاری اور امام بیہقی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ ایک سے زائد مالکوں میں سے ہوتے ہوئے آئے۔

امام سہیلی نے نقل کیا ہے کہ حماد بن سلمہ کی تصنیف میں ہے کہ وہ پادری جنہوں نے حضرت سلمان کے ساتھ ملاقات کی وہ حق پر تھے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر تھے۔ وہ تیس افراد تھے جو یکے بعد دیگرے سردار بنتے رہے۔

امام ذہبی نے لکھا ہے: میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی عمر کے بارے مختلف اقوال دیکھے ہیں سب میں یہی ہے کہ انہوں نے ایک سو پچاس سال سے زیادہ عمر پائی۔ زائد میں اضافہ ہے پھر میں نے رجوع کر لیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ان کی عمر اسی سال سے زائد نہ تھی۔

''الحافظ'' نے لکھا ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں مستند بات ذکر نہیں کی۔ شاید انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے بتانے کے بعد حضرت سلمان کی جنگوں میں شرکت سے اندازہ لگایا ہو۔ انہوں نے کندہ کی عورت سے شادی بھی کی تھی۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سرگرم زندگی بسر کی۔ اگر وہ ثابت ہو جائے جو انہوں نے ذکر کیا ہے تو یہ ان کے حق میں کرامت ہوگی۔ اس سے کوئی مانع بھی نہیں۔

ابو الشیخ نے طبقات الاصبہانیین میں روایت لکھی ہے کہ عباس بن یزید نے کہا ہے کہ اہلِ علم کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ۳۵۰ سال زندگی بسر کی۔ ۲۵۰ سال میں اہلِ علم کو کوئی شک نہیں۔

یہودیوں کا آپ ﷺ کے وسیلے سے فتح کی دعائیں مانگنا

ابن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت لکھی ہے۔ انہوں نے کہا:

''ہمیں بہت سے بزرگوں نے بتایا ہے کہ اہلِ عرب میں سے کوئی بھی ہم سے

Marfat.com

زیادہ حضور ﷺ کے بارے نہیں جانتا تھا۔ہمارے ساتھ یہود تھے۔وہ اہلِ کتاب تھے جبکہ ہم بت پرست تھے۔جب ہم انہیں شکست سے دوچار کرتے۔تو وہ کہتے:

”ایک نبی کریم کی بعثت کا وقت قریب آ گیا ہے۔ہم ان کی اتباع کر کے تمہیں عاد اور ارم کی طرح قتل کریں گے۔“

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ کو مبعوث کیا تو ہم نے ان کی اتباع کی جبکہ یہودیوں نے انکار کر دیا۔ان کے بارے رب تعالیٰ نے فرمایا:

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ (البقرہ:۸۹)

ترجمہ:”اور وہ اس سے پہلے فتح مانگتے تھے کافروں پر (اس نبی کے وسیلے سے) تو جب تشریف فرما ہوا ان کے پاس وہ نبی جسے وہ جانتے تھے تو انکار کر دیا سو پھٹکار ہو اللہ کی کفر کرنے والوں پر۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر کے یہودی عطفان کے یہودیوں کے ساتھ لڑتے تھے۔وہ جب بھی جنگ کرتے خیبر کے یہودیوں کو شکست ہو جاتی۔ان یہودیوں نے یہ دعا مانگی:

”مولا! ہم تجھ سے محمد النبی الامی ﷺ کے طفیل دعا مانگتے ہیں۔جن کے بارے تو نے وعدہ کیا ہے کہ تو انہیں آخری زمانہ میں مبعوث کرے گا۔“

جب بھی وہ معرکہ آزما ہوتے تو وہ یہ دعا مانگتے۔عطفان کو شکست ہو جاتی۔جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے تو انہوں نے آپ کا انکار کر دیا۔ان کے بارے مذکورہ بالا آیت طیبہ نازل ہوئی۔اس روایت کو امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

ایک یہودی کا آپ ﷺ کی بعثت کے متعلق خبر دینا

حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ ہمارے سامنے ایک

Marfat.com

یہودی رہتا تھا۔ایک دن وہ اپنی قوم بنو عبدالاشہل کی محفل میں آیا۔اس نے بعثت، قیامت، جنت، آگ، حساب اور میزان کے بارے گفتگو کی۔وہ لوگ بت پرست تھے۔وہ مرکر جی اٹھنے پر یقین نہیں رکھتے تھے۔یہ حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ان لوگوں نے کہا:

''اے فلاں! تیرے لیے ہلاکت! کیا یہ ممکن ہے کہ لوگوں کو ان کی موت کے بعد اٹھایا جائے۔انہیں جنت یا دوزخ بھیج کر ان کے اعمال کی جزاو سزا دی جائے۔''

اس نے کہا:

''ہاں! مجھے اس ذات کی قسم جس کی قسمیں اٹھائی جاتی ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اس آگ میں سے میرا حصہ یہ ہو کہ تم اپنے گھر میں بہت بڑا تنور جلاؤ۔پھر اسے گرم کرو۔پھر مجھے اس میں پھینک دو۔پھر مجھ پر مٹی کا لیپ کر دو۔اور میں کل اس آگ سے بچ جاؤں۔''

ان لوگوں نے پوچھا:

''اس کی علامت کیا ہے؟''

اس نے کہا:

''ان شہروں کی طرف ایک نبی مبعوث ہوں گے۔''

اس نے اپنے دست اقدس سے مکہ مکرمہ اور یمن کی طرف اشارہ کیا۔انہوں نے پوچھا:

''ان کا زمانہ کیسے نصیب ہوگا۔''

اس نے میری طرف دیکھا۔میں سب سے کم عمر تھا۔اس نے کہا:

''اگر اس بچے کو عمر نصیب ہوئی تو یہ انہیں پالے گا۔''

شب و روز گزرتے رہے۔حضور ﷺ مبعوث ہو گئے۔وہ شخص ہمارے سامنے زندہ تھا ہم آپ پر ایمان لے آئے اور آپ کی تصدیق کر دی، مگر اس نے کفر و سرکشی کرتے ہوئے انکار کر دیا۔ہم نے اسے کہا:

Marfat.com

"اے فلاں! کیا تو اس ضمن میں ہمیں وہ کچھ نہیں بتاتا تھا جو بتایا کرتا تھا۔"

اس نے کہا:

"یہ وہ نہیں ہیں۔"

اس روایت کو ابن اسحاق اور امام بخاری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح کیا ہے۔

لوگوں کا نبوت میں طمع کرتے ہوئے اپنے فرزندان کا نام "محمد" رکھنا

محمد بن عدی نے اپنے والد گرامی سے پوچھا کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں ان کا نام "محمد" کیسے رکھا۔ انہوں نے کہا:

"میں بنو تمیم کی جماعت کے ساتھ عازم سفر ہوا۔ جب ہم شام پہنچے تو ہم ایک کنوئیں کے پاس ٹھہرے جس پر درخت تھے۔ وہاں ایک راہب کا بسیرا تھا۔

اس نے پوچھا:

"تمہارا تعلق کن لوگوں کے ساتھ ہے؟"

ہم نے کہا:

"مضر کے ساتھ۔"

اس نے کہا:

"عنقریب تمہارے ہاں ایک نبی مبعوث ہوں گے جلدی ان کے پاس جاؤ۔ ان سے اپنا حصہ لے لو تم ہدایت پا جاؤ گے۔ وہ خاتم النبیین ہوں گے۔"

ہم نے پوچھا:

"ان کا نام کیا ہوگا؟"

اس نے کہا:

"محمد"

Marfat.com

جب ہم اپنے اہلِ خانہ کے پاس آئے تو ہم میں سے ہر ایک کو رب تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا اس نے اس کا نام "محمد" رکھا۔ (الطبرانی، البیہقی ابونعیم)

ابن سعد نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اہلِ عرب نے کاہنوں اور اہلِ کتاب سے سنا تھا کہ عنقریب اہلِ عرب میں سے ایک نبی مبعوث ہوں گے۔ جن کا نام نامی "محمد" ہوگا۔ کئی لوگوں نے نبوت میں طمع کرتے ہوئے اپنے بیٹوں کے نام "محمد" رکھ لیا تھا۔

نصرانی عالم کا آپ ﷺ کی بعثت کی خبر دینا

الطبرانی اور امام بیہقی نے حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اور امیہ بن ابی صلت شام کی طرف گئے۔ ہم ایک بستی کے پاس سے گزرے اس میں عیسائی رہتے تھے۔ جب انہوں نے امیہ کو دیکھا تو اس کی بڑی تعظیم کی اور چاہا کہ وہ ان کے ساتھ چلا جائے۔ امیہ نے مجھے کہا:

"ابوسفیان! میرے ساتھ چلو تم ایک ایسے شخص کے پاس چلو گے جس پر عیسائیت کے علم کی انتہاء ہوتی ہے۔"

میں نے کہا:

"میں تیرے ساتھ نہیں جاؤں گا۔"

وہ چلا گیا۔ پھر واپس آیا۔ اس نے مجھے کہا:

"کیا تم وہ کچھ چھپاؤ گے جو میں تمہیں بیان کروں گا؟"

اس نے کہا:

"ہاں!"

اس شخص نے مجھے بتایا ہے جس پر نصرانیت کے علم کی انتہا ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ مبعوث ہو چکے ہیں۔ میں نے گمان کیا کہ شاید وہ میں ہوں۔ اس نے کہا:

Marfat.com

"وہ تم میں سے نہیں ہوں گے۔ وہ اہلِ مکہ میں سے ہوں گے۔"

میں نے پوچھا:

"ان کا نسب کیا ہوگا؟"

انہوں نے کہا:

"وہ اپنی قوم کے بہترین نسب میں سے ہوں گے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد شام اسی دفعہ لرزہ ہے صرف ایک لرزہ باقی رہ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اہلِ شام کو مصیبت اور شر کا سامنا کرنا پڑا ہے۔"

ورقہ بن نوفل کا آپ کی بعثت کی خبر دینا

ابن عساکر نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا:

"میں خانہ کعبہ کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں زید بن عمرو بھی تھا۔ اس کے پاس سے امیہ بن صامت گزرا۔ اس نے کہا:

"جس نبی کریم کا انتظار ہو رہا ہے۔ وہ ہم میں سے یا تم میں سے یا اہلِ فلسطین میں سے ہوگا۔"

اس نے کہا:

"میں نے اس سے قبل تو سنا نہیں تھا کہ ایسے نبی کا انتظار ہو جسے ابھی تک مبعوث نہ کیا گیا ہو۔"

میں ورقہ بن نوفل کے پاس گیا۔ اسے یہ واقعہ سنایا۔ اس نے کہا:

"ہاں! میرے بھتیجے! ہمیں اہلِ کتاب اور علماء نے بتایا ہے کہ جس نبی کا انتظار ہو رہا ہے وہ عرب کے بہترین نسب میں سے ہوں گے۔ مجھے نسب کا علم ہے۔ تمہاری قوم عرب کے نسب میں سے بہترین ہے۔"

انہوں نے کہا:

Marfat.com

"چچا! نبی کسے کہتے ہیں؟"

اس نے کہا:

"وہ وہی کچھ کہتے ہیں جو ان سے کہا جائے مگر وہ ظلم نہیں کرتے نہ ہی زیادتی کرتے ہیں۔"

ایک بزرگ کا زید بن عمرو کو آپ ﷺ کی بعثت کی خبر دینا

جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے تو میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی۔"

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ زید بن عمرو سے ملے۔ آپ نے اسے فرمایا:

"میں کیوں دیکھتا ہوں کہ میری قوم تجھ سے عداوت رکھتی ہے۔"

اس نے کہا:

"بخدا! میں نے ان کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی لیکن میں انہیں گمراہ دیکھتا ہوں۔ میں اس دین کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ حتیٰ کہ میں جزیرہ میں ایک بزرگ کے پاس گیا۔ میں نے اسے اپنے سفر کا مقصد بتایا۔"

اس نے پوچھا:

"تمہارا تعلق کن لوگوں کے ساتھ ہے؟"

میں نے کہا:

"میں بیت اللہ الحرام کے مکینوں میں سے ہوں۔"

اس نے کہا:

"تمہارے شہر میں ایک نبی کریم کا ظہور ہو چکا ہے یا ان کا ظہور ہونے ہی والا ہے۔ ان کا ستارہ طلوع ہو چکا ہے۔ واپس لوٹ جاؤ۔ ان کی تصدیق کرو اور ان پر ایمان لے آؤ۔"

Marfat.com

میں واپس آیا تو مجھے کچھ محسوس نہ ہوا۔" زید بن عمرو حضور ﷺ کی بعثت سے قبل مر چکا تھا۔"

حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ زید بن عمرو نے کہا:

"میں نے اپنی قوم کی مخالفت کی۔ ملت ابراہیمی کی اتباع کی۔ مجھے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک نبی کے ظہور کا انتظار تھا۔ جن کا اسمِ گرامی "احمد" ہوگا۔ لیکن یوں لگتا ہے کہ میں انہیں نہ پاسکوں گا۔ میں ان پر ایمان لاتا ہوں۔ ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں۔ اگر تمہیں ان کا عہد نصیب ہو جائے میرا اسلام پیش کرنا۔ میں تمہیں ان کی ایسی علامات بتاتا ہوں کہ وہ تمہارے لیے مخفی نہیں رہیں گے۔ وہ نہ طویل قد والے نہ ہی چھوٹے قد والے ہوں گے۔ ان کے بال نہ کثیر ہوں گے نہ قلیل۔ ان کی آنکھوں میں سرخی ہر وقت رہے گی۔ ان کے کندھوں کے مابین مہر نبوت ہوگی۔ ان کا نام نامی احمد ہوگا۔ یہ شہر مکہ ان کی جائے ولادت اور بعثت کی جگہ ہوگا۔ پھر ان کی قوم انہیں یہاں سے نکال دے گی۔ وہ ان کے پیغام کو ناپسند کرے گی، پھر وہ یثرب کی طرف ہجرت کریں گے۔ پھر ان کا امر غالب آ جائے گا۔ ان کی وجہ سے دھوکہ میں نہ پڑنا میں نے دین ابراہیمی کی تلاش میں سارے شہر چھان مارے ہیں۔ میں نے یہودیوں، عیسائیوں اور آتش پرستوں سب سے پوچھا ہے۔"

انہوں نے بتایا:

"یہ دین تمہارے پیچھے ہے۔"

انہوں نے مجھے وہی علامات بتائیں، جو میں نے تمہیں بتائی ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے اب ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

حضرت عامر نے کہا:

Marfat.com

''جب حضور اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تو میں نے آپ کو زید کے بارے بتایا۔
آپ نے فرمایا:
''میں نے اسے جنت میں دیکھا، وہ اپنا دامن گھسیٹ رہا تھا۔'' (ابن سعد، ابونعیم)

ربیعہ بن نصر اللخمی کا خواب

ابن عساکر نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ ربیعہ بن نصر اللخمی نے ایک خواب دیکھا جس نے اسے ڈرا دیا، اس نے کسی کاہن، جادوگر، قیافہ شناس اور نجومی کو نہ چھوڑا۔ مگر انہیں اپنے پاس جمع کیا۔ انہیں کہا:

''میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے۔ مجھے اس کی تعبیر بتاؤ۔''

انہوں نے کہا:

''ہمیں خواب بتائیں ہم اس کی تعبیر بیان کر دیں گے۔''

بادشاہ نے کہا:

''اگر میں نے تمہیں خواب بھی بتا دی تو میں تمہاری تعبیر سے مطمئن نہیں ہو سکوں گا۔ اس کی تعبیر وہی جانتا ہے، جو خواب کو میرے بتانے سے پہلے جانتا ہو۔''

اسے کہا گیا:

''اگر یہ ارادہ ہے تو پھر سطیح اور شق کی طرف پیغام بھیجو۔ ان سے بڑھ کر عالم کوئی نہیں۔ وہ تمہیں ہر اس سوال کا جواب دیں گے جو تم ان سے پوچھو گے۔''

بادشاہ نے ان کی طرف پیغام بھیج دیا۔ سطیح شق سے قبل آ گیا۔ اس نے اسے کہا:

''میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے۔ مجھے اس کے بارے بتاؤ۔ اگر تم نے خواب بیان کر دی تو تم اس کی تعبیر بیان کر دو گے۔''

سطیح نے کہا:

Marfat.com

"آپ نے آگ دیکھی ہے، جو ظلمتوں سے ظاہر ہوئی ہے وہ تہامہ کی زمین پر گر پڑی ہے۔ اور ہر سر والی چیز کو کھا گئی ہے۔"

بادشاہ نے کہا:

"سطیح! تو نے خواب بیان کرنے میں ذرا بھی خطا نہیں کی۔ اب اس کی تعبیر بتا۔"

اس نے کہا:

"میں حبش کی دو سنگلاخ چٹانوں کی قسم کھاتا ہوں کہ حبشہ کے لوگ تمہارے پاس ضرور آئیں گے۔ وہ جرش اور ابین کے درمیانی علاقے پر قابض ہو جائیں گے۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"تیرے باپ کی قسم! سطیح! یہ بات تو ہمارے لیے اذیت ناک ہے۔ یہ سب کچھ کب ہوگا؟ کیا میرے عہد میں یا اس کے بعد۔"

سطیح نے کہا:

"بعد میں! تمہارے عہد حکومت کے ساٹھ یا ستر سال بعد۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"کیا اہلِ حبشہ کا ملک ہمیشہ رہے گا یا زوال پذیر ہو جائے گا۔"

سطیح نے جواب دیا:

"ان کی حکومت زوال کا شکار بن جائے گی۔ ان کی حکومت ستر سال سے کچھ زائد عرصہ رہے گی۔ پھر انہیں قتل کیا جائے گا، وہ دوڑتے ہوئے بھاگ جائیں گے۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"انہیں کون قتل کرے گا؟ کون بھگائے گا؟"

سطیح نے جواب دیا:

"انہیں ارم ذی یزن بھاگنے پر مجبور کرے گا۔ عدن سے وہ نکلے گا۔ وہ ان میں سے کسی کو یمن میں نہیں چھوڑے گا۔"

Marfat.com

بادشاہ نے پوچھا:

"کیا اس کی سلطنت ہمیشہ رہے گی یا ختم ہو جائے گی۔"

سطیح نے جواب دیا:

"ختم ہو جائے گی۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"اسے کون ختم کرے گا؟"

سطیح نے کہا:

"ایک پاکباز نبی، جس پر رب تعالیٰ کی طرف سے وحی آئے گی۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"یہ نبی کریم کس قبیلہ سے تعلق رکھیں گے؟"

سطیح نے کہا:

"ان کا تعلق بنو غالب بن فہر بن مالک بن نضر سے ہوگا۔ ان کا غلبہ آخری زمانہ تک رہے گا۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"کیا زمانہ کا آخر بھی ہے؟"

سطیح بولا:

"ہاں! اس روز اگلوں اور پچھلوں کو جمع کیا جائے گا۔ احسان کرنے والے سعادت مند ہوں گے، برائی کرنے والے بد بخت ہوں گے۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"کیا یہ حق ہے جس کی تو خبر دے رہا ہے؟"

سطیح نے کہا:

"ہاں! شفق کی سرخی، رات کی سیاہی کی قسم! دن کی سفیدی کی قسم جب وہ پھیل

Marfat.com

جائے۔ میں نے جو کچھ تمہیں بتایا ہے وہ حق ہے۔"

پھر اس کے پاس شق آ گیا، بادشاہ نے اسے اسی طرح کہا، جس طرح سطیح سے کہا تھا۔ اس سے وہ کچھ چھپایا جو سطیح نے کہا تھا۔ تاکہ دیکھ لے کہ کیا یہ دونوں اتفاق کرتے ہیں یا اختلاف! شق نے کہا:

"آپ نے ایک انگارہ دیکھا ہے۔ جو تاریکیوں سے نکلا وہ باغ اور ٹیلے کے مابین گرا۔ اور ہر جاندار چیز کو کھا گیا۔"

بادشاہ سمجھ گیا کہ ان دونوں نے خواب بیان کرنے میں اتفاق کیا ہے۔ اس نے کہا:

"شق! تو نے خواب بیان کرنے میں ذرا بھر خطاء نہیں کی۔ اب اس کی تعبیر بھی بیان کرو۔"

اس نے کہا:

"دو پہاڑوں کے مابین بسنے والے انسانوں کی قسم! تمہاری سرزمین پر سوڈانی آئیں گے، وہ ہر چیز پر غلبہ پالیں گے۔ ابین سے نجرات تک ان کی حکومت ہوگی۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"یہ سب کچھ کب ہوگا؟ کیا میرے زمانہ میں یا اس کے بعد؟"

شق نے کہا:

"اس کے بعد۔ پھر ایک عظیم جوان تمہیں ان سے نجات دلائے گا۔ انہیں ذلیل ورسوا کر دے گا۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"وہ عظیم جوان کون ہوگا؟"

شق نے جواب دیا:

"وہ جوان ہوگا۔ نہ اس کا جسم موٹا ہوگا۔ نہ ہی وہ ناز میں پلا ہوگا، وہ ذی یزن کے

Marfat.com

گھر سے نکلے گا۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"کیا اس کی سلطنت دائمی ہوگی یا منقطع ہو جائے گی۔"

شق نے کہا:

"ایک رسول مرسل اس کی سلطنت کو منقطع کر دیں گے۔ وہ حق اور عدل کے ساتھ آئیں گے۔ وہ اہلِ دین وفضل کے مابین آئیں گے۔ ان کی سلطنت روزِ حشر تک رہے گی۔"

بادشاہ نے کہا:

"یہ روزِ حشر کیا ہے؟"

شق نے جواباً کہا:

"اس میں والیان کو جزا دی جائے گی۔ آسمان سے صدا آئے گی، جسے زندہ اور مردہ سن لیں گے۔ اس میں لوگوں کو وعدہ کے لیے جمع کیا جائے گا۔ متقی کامیاب ہوں گے۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"کیا یہ حق ہے، جو تو کہہ رہا ہے؟"

شق نے کہا:

"ہاں! آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے مابین ہے، کے رب کی قسم! نشیب وفراز کے رب کی قسم! جو کچھ میں نے تمہیں بتایا ہے، وہ حق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔"

امام سہیلی نے فرمایا ہے:

"سطیح ایک پھینکا گیا جسم تھا۔ اس کے اعضاء نہ تھے۔ اس طرح شق کا صرف ایک ہاتھ ایک ٹانگ اور ایک آنکھ تھی۔"

Marfat.com

حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سطیح سے کہا گیا:

"تمہیں یہ علم کیسے ملا؟"

اس نے کہا:

"ایک جن میرا ساتھی ہے۔ اس نے اس وقت باتیں سن لیں تھیں، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وادی سیناء میں رب تعالیٰ سے کلام کیا تھا۔ وہ اس میں سے کچھ باتیں مجھے بتا دیتا ہے۔"

سطیح اور شق اس روز پیدا ہوئے تھے جس روز طریقہ کاہنہ مری تھی۔ مرنے سے قبل اس نے سطیح کو بلایا۔ سطیح کو اس کے پاس لایا گیا۔ اس نے اس کے منہ میں تھوکا۔ اس نے بتایا:

"وہ اس کا جانشین ہوگا۔ اب علم اور کہانت اس کے پاس ہوگی۔"

اس کا چہرہ اس کے سینے میں تھا۔ اس کا نہ سر تھا نہ گردن۔ اس کاہنہ نے شق کو بلایا۔ اس کے ساتھ اسی طرح کیا جس طرح سطیح کے ساتھ کیا تھا، پھر وہ مرگئی سطیح نے طویل عمر پائی۔ حتیٰ کہ حضور اکرم ﷺ کا میلاد پایا اور کسریٰ اور شیروان کو دیکھا۔

ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سطیح کو اس طرح پیدا کیا کہ وہ گوشت تھا۔ جسے چٹائی پر رکھا جاتا تھا۔ اسے چٹائی پر رکھ کر جہاں چاہتے لے جاتے تھے۔ اس میں نہ ہڈی تھی نہ پٹھے۔ بلکہ اس کی گردن، کھوپڑی اور ہتھیلیاں تھیں۔ اسے اس کی گدی تک اس طرح لپیٹ دیا جاتا تھا۔ جس طرح کپڑا لپیٹا جاتا ہے۔ اس کی زبان کے علاوہ اور کچھ حرکت نہ کرتا تھا۔

ابن عساکر نے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا ہے:

"مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ سطیح عرم کے سیلاب کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا۔ اس دن مرا جب حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے اس نے پانچ سو سال یا تین سو سال زندگی پائی۔"

ابن سعد، ابونعیم اور ابن عساکر نے ابونملہ رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ بنو قریظہ

Marfat.com

کے یہودی اپنی کتابوں میں اپنے بچوں کو حضور ﷺ کا ذکر پڑھاتے تھے۔ انہیں آپ کی صفات بتاتے تھے۔ انہیں آپ کے نام اور ہجرت گاہ کے بارے بتاتے تھے۔ جب حضور ﷺ کا ظہور ہوا تو انہوں نے حسد اور سرکشی کی اور آپ کا انکار کر دیا۔

ابن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ یہ روایت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ جب تبع مدینہ طیبہ آیا۔ وہ "قناۃ" میں اترا۔ اس نے یہود کے علماء کی طرف پیغام بھیجا۔ اس نے کہا:

"میں اس شہر کو برباد کرنے لگا ہوں۔"

سامول جو سب سے بڑا عالم تھا۔ اس نے کہا:

"بادشاہ! یہ شہر اس نبی کریم ﷺ کی ہجرت گاہ ہوگا جو اولاد اسماعیل میں سے ہوں گے، ان کا نام نامی احمد ہوگا۔ یہ ان کی ہجرت گاہ بنے گا۔ جس جگہ تمہارا بسیرا ہے، اس جگہ ان کے اور ان کے دشمنوں کے مابین جنگ ہوگی۔"

تبع نے پوچھا:

"ان کے ساتھ جنگ کون کرے گا؟"

سامول نے کہا:

"ان کی قوم ان کی طرف بڑھے گی۔ اس جگہ باہم جنگ ہوگی۔"

تبع نے پوچھا:

"ان کی قبر انور کہاں ہوگی؟"

سامول نے جواب دیا:

"اسی شہر میں۔"

بادشاہ نے کہا:

"جنگ میں نتائج کیا ہوں گے؟"

سامول نے جواباً کہا:

Marfat.com

"کبھی ان کے حق میں اور کبھی ان کے خلاف۔ اس جگہ جہاں تم کھڑے ہو ان کے صحابہ کرام شہید ہوں گے۔ بالآخر ان کو فتح نصیب ہوگی۔ پھر ان کا غلبہ ہو جائے گا۔ پھر اس معاملہ میں کوئی ان کی مخالفت نہ کرے گا۔"

تبع نے پوچھا:

"ان کا مبارک حلیہ کیا ہوگا؟"

ساموں نے کہا:

"وہ نہ طویل قد کے اور نہ ہی کوتاہ قد ہوں گے۔ ان کی آنکھوں میں سرخی ہوگی۔ وہ اونٹ پر سوار ہوں گے۔ وہ عمامہ باندھیں گے۔ ان کی تلوار ان کے کندھے پر ہوگی، وہ پرواہ نہیں کریں گے کہ وہ اپنے بھائی یا چچا یا چچازاد سے جہاد کریں۔ حتیٰ کہ انہیں غلبہ نصیب ہو جائے گا۔"

ابن ظفر نے حضرت سفیان بن مجاشع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے تمیم کے افراد دیکھے، وہ ایک کاہنہ کے پاس جمع تھے۔ میں نے سنا وہ کہہ رہی تھی:

"جو ان سے پیار کرے گا وہ معزز ہوگا۔ جس نے انہیں ترک کر دیا وہ ذلیل ہو جائے گا۔ جو ان کی طرف میلان رکھے گا، وہ تندرست رہے گا جو ان سے عداوت رکھے گا وہ برباد ہو جائے گا۔"

حضرت سفیان نے پوچھا:

"کاہنہ! تو کس کا ذکر کر رہی ہے؟"

اس نے کہا:

"حرام اور حلال کے مالک علم اور ہدایت کے صاحب، گرفت اور حلم، جنگ اور صلح والے، سرداروں کے سردار، سفید رنگت والے، نحوست مٹانے والے اور دشمن کو ہلاک کرنے والے ہوں گے۔"

حضرت سفیان نے پوچھا:

Marfat.com

''وہ کون ہیں؟''

کاہنہ نے کہا:

''وہ نبی ہیں۔ان کی تائید کی جائے گی۔ان کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے۔ ان کی ولادت کی گھڑی قریب آ گئی ہے۔وہ ہر سرخ اور سیاہ کی طرف مبعوث ہوں گے۔وہ ایسی کتاب لے کر آئیں گے جس میں لغزش کا گمان نہیں ہو گا۔ ان کا اسم گرامی ''محمد'' ہو گا۔''

سفیان نے پوچھا:

''کیا وہ عرب میں سے ہوں گے یا عجم میں سے؟''

کاہنہ نے جواب دیا:

''بادل والے آسمان کی قسم! شاخوں والے درختوں کی قسم! وہ معد بن عدنان کی نسل میں سے ہوں گے۔سفیان! تمہارے لیے یہی کافی ہے۔جب ان کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو انہوں نے اس کا نام ''محمد'' رکھا کہ شاید ان کا بچہ ہی وہ شخص ہے جو مذکورہ بالا صفات کا حامل ہو۔''

حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا:

''زمانہ جاہلیت میں مَیں اپنی قوم کے بتوں سے تنگ تھا۔میں نے بتوں کی پوجا کو باطل گمان کیا۔میں اہلِ کتاب میں سے ایک شخص سے ملا اور اس سے افضل دین کے بارے پوچھا۔اس نے کہا:

''مکہ مکرمہ سے ایک شخص کا ظہور ہو گا۔وہ اپنی قوم کے بتوں سے نفرت کرے گا۔وہ افضل دین کے ساتھ تشریف لائے گا۔جب ان کے متعلق سن لو تو ان کی اتباع کر لینا۔''

اب اس کے علاوہ میرا اور کوئی مقصدِ حیات نہ تھا۔میں مکہ مکرمہ آیا اور پوچھا:

''کیا کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہے؟''

Marfat.com

وہ کہتے:

"نہیں۔"

ایک دفعہ میں ایک راستے میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے پاس سے ایک سوار گزرا۔

میں نے اس سے پوچھا:

"کہاں سے آئے ہو؟"

اس نے کہا:

"مکہ مکرمہ سے۔"

میں نے پوچھا:

"کیا کوئی نیا واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے؟"

اس نے کہا:

"ہاں! ایک شخص نے اپنی قوم کے بتوں سے نفرت کا اظہار کیا ہے اور معبودِ برحق کی طرف دعوت دی۔"

میں نے کہا:

"مجھے اسی ذات کی جستجو تھی۔"

میں آپ کے پاس آیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ لوگوں سے چھپے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی:

"آپ کون ہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں نبی ہوں۔"

میں نے پوچھا:

"نبی کیا ہوتا ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

"اسے بھیجا جاتا ہے۔"

میں نے پوچھا:

"اسے کون بھیجتا ہے؟"

آپ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ۔"

میں نے پوچھا:

"اس نے آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟"

آپ نے فرمایا:

"صلہ رحمی کی جائے، خون نہ بہایا جائے۔ راستوں کو پرامن بنایا جائے، بتوں کو توڑ دیا جائے۔ ایک رب تعالیٰ کی عبادت کی جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔"

میں نے عرض کی:

"آپ کتنے عمدہ پیغام کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں آپ پر ایمان لے آیا ہوں۔ میں نے آپ کی تصدیق کر دی ہے۔ کیا میں آپ کے پاس ٹھہر سکتا ہوں؟"

آپ نے فرمایا:

"تم لوگوں کی اس پیغام کے ساتھ نفرت دیکھ رہے ہو، جسے میں لے کر آیا ہوں۔ تم چلے جاؤ۔ جب سنو کہ میں ہجرت کر کے چلا گیا ہوں تو وہیں آجانا۔"

جب میں نے سنا کہ آپ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ چلے گئے ہیں تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔" (ابوسعد، ابونعیم، ابن عساکر)

ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت لکھی ہے۔ انہوں نے فرمایا:

"مجھے خبر ملی ہے کہ جب بنو اسرائیل کو بخت نصر کی وجہ سے تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔

Marfat.com

جب وہ ذلیل و رسواء اور منتشر ہو گئے۔ وہ اپنی کتب میں پاتے تھے کہ محمد عربی ﷺ رب تعالیٰ کے رسول بن کر تشریف لائیں گے۔ ان کا ظہور عرب کی ایسی بستی سے ہوگا جہاں کھجوریں ہوں گی۔ جب وہ شام کی زمین سے نکلے، تو وہ شام اور یمن کے مابین سارے شہروں کی چھان بین کرنے لگے کہ ان میں سے کس میں یثرب جیسی صفات پائی جاتی ہیں۔ وہاں ایک گروہ اتر جاتا۔ انہیں امید تھی کہ وہ محمد عربی ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل کرلیں گے اور آپ کی اتباع کرلیں گے حتیٰ کہ بنو ہارون کا ایک گروہ یثرب آیا ان کے آباء اس حال میں مرے کہ وہ حضور ﷺ پر ایمان رکھتے تھے کہ آپ تشریف لائیں گے۔ وہ اپنے بیٹوں کو آپ کی اتباع پر ابھارتے تھے۔ جب ان کی اولاد نے آپ کو پالیا تو انہوں نے آپ کا انکار کر دیا حالانکہ وہ آپ کو جانتے تھے۔"

ابونعیم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا:

"میں اپنے گھر میں تھا۔ میری عمر سات سال تھی۔ میں جو دیکھتا یا سنتا اسے یاد رکھتا تھا۔ میں اپنے باپ کے ساتھ تھا کہ ایک جوان ہمارے پاس آیا جسے ثابت بن ضحاک کہتے تھے۔ اس نے کہا:

"بنو قریظہ کا ایک یہودی مجھ سے مباحثہ کرتا ہوا کہہ رہا تھا:

"ایک کریم نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ وہ ہماری کتاب کی طرح کی کتاب لے کر آئیں گے اور تمہیں عاد و ارم کی طرح قتل کریں گے۔"

حضرت حسان نے فرمایا:

"بخدا! میں بلند ٹیلے پر تھا۔ میں نے وقت سحر ایک بلند آواز سنی۔ اتنی بلند آواز میں نے نہیں سنی تھی۔ مدینہ طیبہ کے ٹیلے پر ایک یہودی کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں مشعل تھی، اس کے پاس لوگ جمع ہو گئے۔ لوگوں نے پوچھا:

"تمہیں کیا ہوا ہے؟"

Marfat.com

اس نے کہا:

"احمد مجتبیٰ ﷺ کا ستارہ طلوع ہو گیا ہے۔ یہ ستارہ صرف نبوت کے لیے طلوع ہوتا ہے۔ احمد مجتبیٰ ﷺ کے علاوہ کوئی نبی باقی نہیں رہ گیا۔"

لوگ اس کی خبر پر ہنسنے لگے اور تعجب کا اظہار کرنے لگے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ایک سو بیس سال زندگی گزاری۔ ساٹھ سال زمانہ جاہلیت اور ساٹھ سال زمانہ اسلام میں بسر کیے۔

امام واقدی اور ابونعیم نے حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا:

"ہمارے مابین یہودی بھی رہتے تھے۔ یہودی ایک نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے تھے۔ جو مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوں گے، ان کا نام احمد ہوگا۔ ان کے علاوہ کوئی نبی باقی نہیں رہا۔ ہماری کتب میں ان کا حلیہ یہ یہ ہے۔ حتیٰ کہ وہ آپ کا سارا حلیہ بیان کر دیتے۔ میں اس وقت بچہ تھا۔ جو دیکھتا اسے یاد رکھتا جو سنتا وہ ذہن نشین رہتا تھا۔ میں نے بنو عبد الاشہل کی طرف ایک چیخ سنی۔ قوم خوفزدہ ہوگئی کہ کوئی معاملہ رونما ہوا ہو۔ پھر آواز مخفی ہوگئی پھر آواز آئی۔ ہم نے وہ آواز سمجھ لی۔ کوئی کہہ رہا تھا:

"اے اہلِ یثرب! یہ احمدِ مجتبیٰ ﷺ کا ستارہ ہے، جو دنیا میں جلوہ گر ہو گئے ہیں۔"

ہم اس پر تعجب کرنے لگے۔ پھر ہم طویل عرصہ ٹھہرے رہے۔ ہم یہ سب کچھ بھول گئے۔ ایک قوم مر گئی، دوسری پیدا ہو گئی۔ میں عمر رسیدہ ہو گیا۔ پھر اسی طرح کی آواز آئی:

"اہلِ یثرب! محمد عربی ﷺ کا ظہور ہو چکا ہے۔ نبوت کا تاج ان کے سر پر سجا دیا گیا ہے۔ ان پر وہی ناموسِ اکبر آیا ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر آتا تھا۔"

پھر میں نے سنا کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخص کا ظہور ہوا ہے۔ جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ میری قوم سے کچھ لوگ نکل آئے۔ کچھ ٹھہرے رہے۔ بعض نوجوانوں

Marfat.com

نے اسلام قبول کر لیا۔ میں نے بھی اسلام قبول کر لیا، حتیٰ کہ حضور ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لے آئے۔"

ابونعیم نے ابوسعید مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

"میں نے اپنے باپ کو سنا وہ کہہ رہے تھے:

"ایک دن میں بنوعبدالاشہل کے پاس آیا تھا، تاکہ ان سے بات چیت کروں۔ میں نے یوشع یہودی کو سنا وہ کہہ رہا تھا:

"ایک نبی کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے، جن کا نام نامی احمد ہوگا، ان کا ظہور حرم پاک سے ہوگا۔"

اس سے پوچھا گیا:

"ان کا حلیہ کیا ہوگا؟"

اس نے کہا:

"ان کا قد نہ لمبا نہ ہی چھوٹا ہوگا۔ ان کی آنکھوں میں سرخی ہوگی۔ وہ چادر اوڑھیں گے۔ دراز گوش پر سواری کریں گے۔ ان کی تلوار ان کے کندھے پر ہوگی۔ یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہوگا۔"

میں اپنی قوم میں واپس آ گیا۔ میں اس کی بات پر تعجب کر رہا تھا۔ ایک آدمی کہہ رہا تھا:

"یہ صرف یوشع ہی نہیں کہتا۔ سارے یہودی اسی طرح کہتے ہیں۔"

میں بنوقریظہ کے پاس آیا۔ میں نے انہیں دیکھا وہ ایک جگہ جمع تھے۔ وہ حضور ﷺ کا ذکرِ خیر کر رہے تھے۔ زبیر بن باطا نے کہا:

"وہ سرخ ستارہ طلوع ہو چکا ہے جو کسی نبی کے ظہور کے وقت طلوع ہوتا ہے۔ انبیاء میں سے صرف احمد مجتبیٰ ﷺ ہی باقی رہ گئے ہیں۔ یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے۔"

ابن عساکر نے حضرت کعب سے روایت لکھی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

اسلام لانے کا سبب آسمانی وحی تھی۔ وہ تجارت کی غرض سے شام گئے، انہوں نے ایک خواب دیکھا، اسے بحیری راہب سے بیان کیا۔ اس نے ان سے پوچھا:

"آپ کہاں رہتے ہیں؟"

انہوں نے کہا:

"مکہ مکرمہ میں۔"

بحیری نے پوچھا:

کس قبیلہ سے تعلق ہے؟"

حضرت ابوبکر صدیق نے کہا:

"قریش سے۔"

بحیری نے پوچھا:

"کیا کرتے ہیں؟"

سیدنا صدیق اکبر نے کہا:

"تجارت۔"

بحیری نے کہا:

"رب تعالیٰ نے تمہاری خواب سچ کر دکھائی ہے۔ تمہاری قوم میں ایک نبی مبعوث ہوں گے۔ تم ان کے وزیر ہو گے۔ ان کے وصال کے بعد ان کے خلیفہ ہو گے۔"

حضرت ابوبکر صدیق نے یہ واقعہ مخفی رکھا، حتیٰ کہ حضور ﷺ مبعوث ہو گئے، انہوں نے پوچھا:

"محمد عربی ﷺ! آپ کے دعویٰ کی دلیل کیا ہے؟"

آپ نے فرمایا:

"وہ خواب جسے تم نے شام میں دیکھا تھا۔"

انہوں نے عرض کی:

Marfat.com

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔''

ابونعیم اور امام بیہقی نے عفیر بن زرعہ بن سیف بن ذی یزن سے روایت کیا ہے کہ جب سیف ذی یزن حبشہ پر غالب آیا۔ اس وقت حضور ﷺ کی عمر مبارک دو سال تھی۔ اس وقت سیف کے پاس عرب کے وفود، سردار اور شعراء آئے تاکہ اسے مبارک باد دیں، اسے بتائیں کہ اس نے اپنی قوم کا بدلہ لینے کے لیے کتنی مشکلات جھیلی ہیں۔ وفد قریش بھی اس کے پاس آیا۔ اس وفد میں عبدالمطلب بن ہاشم، امیہ بن عبدالشمس، عبداللہ بن جدعان، اسد بن عبدالعزیٰ، وہب بن عبدمناف، قصی بن عبدالدار شامل تھے۔ اذن حاصل کرنے والے سیف کے پاس آئے۔ اس وقت وہ غمدان محل میں تھا۔ اسی محل کے بارے امیہ بن ابی صلت الثقفی نے کہا ہے:

وَ اَشْرِبْ هَنِيْئًا عَلَيْكَ التَّاجُ مُرْتَفِقًا

فِيْ رَاْسِ غُمْدَانَ دَارٌ مِنْكَ مِهْلَالًا

ترجمہ: ''تو مزے سے شراب پی۔ تیرے سر پر وہ تاج ہے جو جواہرات سے مزین ہے۔ اور غمدان محل میں تیرے لیے عمدہ گھر ہے۔''

وَ اَشْرِبْ هَنِيًّا فَقَدْ شَالَتْ نَعَامَتُهُمْ

وَ اَسْبَلِ الْيَوْمَ فِيْ بُرْدَيْكَ اِسْبَالًا

ترجمہ: ''تو مزے سے شراب پی، دشمنوں کو برباد کر دیا گیا ہے۔ آج اپنی دو چادروں کو خوب لٹکا کر چل۔''

تِلْكَ الْمَكَارِمُ لَا قَعْبَانَ مِنْ لَبَنٍ

شِيْبًا بِمَاءٍ فَعَادَا بُرْدَيْكَ بَعْدَ اَبْوَالًا

ترجمہ: ''یہ عمدہ صفات ہیں۔ یہ ایسے دودھ کے پیالے نہیں ہیں جن میں پانی ملایا گیا ہو۔ جو کچھ دیر بعد پیشاب بن جائیں۔''

بادشاہ نے مرکب خوشبو لگا رکھی تھی۔ وہ چمک رہا تھا۔ اس نے اپنی مانگ میں سفید

Marfat.com

مشک لگا رکھی تھی۔ اس نے دو چادریں پہن رکھی تھیں۔ ایک اوپر تھی دوسری کو بطور ازار بند باندھ رکھا تھا۔ تلوار اس کے سامنے تھی۔ اس کے دائیں بائیں بادشاہ اور سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں سردارانِ قریش کے مقام ومنصب سے آگاہ کیا گیا۔ اس نے انہیں اذن دے دیا وہ اس کے پاس آئے۔ حضرت عبدالمطلب قریب ہوئے اور کلام کرنے کی اجازت چاہی۔ بادشاہ نے کہا:

"اگر تمہیں بادشاہ کے سامنے گفتگو کرنے کا طریقہ آتا ہے تو میں تمہیں اجازت دیتا ہوں۔"

حضرت عبدالمطلب نے فرمایا:

"اے شاہِ والا! ربِ تعالیٰ نے آپ کو بلند منصب عطا فرمایا ہے۔ تمہیں ایسی نبات بنایا ہے جس سے اس کی اصل خوشگوار ہے۔ اس کی اصل کو اس سے عمدگی نصیب ہوتی ہے۔ شاخوں کو رفعت نصیب ہوتی ہے وہ عمدہ اور بہترین جگہ پر ہو۔ اے بادشاہ! تو ایسے امور سے دور رہے جو لعنت کا مستحق بناتے ہیں، تو عرب کا ایسا بادشاہ ہے، عرب جس کا فرمانبردار ہے۔ اس کا وہ ستون ہے جس پر اس کا بھروسہ ہے۔ تو ان کا وہ قلعہ ہے جس کی طرف لوگ آتے ہیں۔ تیرے سلف بہترین سلف ہیں۔ تو ہمارے لیے ان کا بہترین جانشین ہے۔ جس کا جانشین تم جیسا ہو، اس کا ذکر نہیں مٹتا۔ جس کا تو سلف ہو وہ گمنام نہیں رہتا۔ ہم اہلِ حرم ہیں۔ اس کے گھر کے محافظ ہیں۔ ہمیں تمہارا وہ کرب اور مصیبت لے کر آیا ہے جو اب دور ہو چکا ہے۔ اس نے ہمیں بوجھل بنا دیا تھا۔ ہم مبارکباد دینے آئے ہیں۔ ازار بند لینے نہیں آئے۔"

بادشاہ نے ان سے کہا:

"اے گفتگو کرنے والے! تم کون ہو؟"

انہوں نے کہا:

"میں عبدالمطلب بن ہاشم ہوں۔"

Marfat.com

بادشاہ نے کہا:

''ہمارا بھانجا!''

عبدالمطلب نے کہا:

''ہاں!''

بادشاہ نے کہا:

''قریب ہو جاؤ۔''

پھر بادشاہ نے ان پر اور ان کی قوم پر توجہ کی۔ انہیں خوش آمدید کہا۔ اس نے کہا:

''تمہارے لیے یہاں اونٹنی بھی ہے اور رکجاوہ بھی، کشادہ میدان بھی ہے اور ایسا بادشاہ بھی ہے جس کی سخاوت کی کوئی حد نہیں۔ جو بڑے بڑے عطیات عطا کرتا ہے۔ بادشاہ نے تمہاری گفتگو سن لی ہے۔ تمہاری رشتہ داری پہچان لی ہے، تمہارا وسیلہ قبول کر لیا ہے۔ شب و روز تمہیں چھپا نہیں سکتے۔ جب تک تم ٹھہرے رہے تمہیں عزت ملے گی۔ جب جانے لگے تو تمہیں انعام دیا جائے گا۔''

پھر یہ وفد مہمان خانے میں چلا گیا۔ بادشاہ نے ان کی ضیافت کی۔ ایک ماہ گزر گیا، بادشاہ نہ انہیں جانے کی اجازت دیتا اور نہ ہی ان سے ملاقات کرتا۔ ایک دن اس نے حضرت عبدالمطلب کی طرف پیغام بھیجا۔ انہیں اپنے قریب کیا۔ اس نے کہا:

''عبدالمطلب! میں اپنے علم کا راز تمہیں بتانے لگا ہوں۔ اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا تو میں اسے یہ راز نہ بتاتا۔ میں تمہیں اس کا راز دان سمجھتا ہوں، میں راز تمہیں بتانے لگا ہوں تم اسے مخفی رکھنا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس راز کو بتانے کا حکم دے دے۔ میں نے اپنے علم اور اس کتاب میں پایا ہے جو ہمارے لیے مختص ہے جسے ہم دوسروں سے چھپاتے ہیں۔ اس علم میں ہم ایک عظیم خبر پاتے ہیں جس میں زندگی کا شرف ہے، وفاء کی فضیلت ہے، یہ فضیلت لوگوں کے لیے عام اور تمہارے اور تمہارے قبیلے کے لیے خاص ہے۔''

Marfat.com

حضرت عبدالمطلب نے کہا:

"بادشاہ! رب تعالیٰ تمہیں خوش رکھے نیکی کی توفیق دے۔ وہ راز کیا ہے؟ لوگ گروہ در گروہ آپ پر فدا! ذرا بتاؤ۔"

بادشاہ نے کہا:

"جب تہامہ میں ایک خوبصورت بچہ پیدا ہوگا، جس کے کندھوں کے مابین نشانی ہوگی۔ اسے سیادت نصیب ہوگی، تمہیں روزِ حشر تک سرداری ملے گی۔"

عبدالمطلب نے کہا:

"اے بادشاہ! تمہیں اتنی بھلائی ملے کہ اتنی بھلائی کسی کو نصیب نہ ہوئی ہو، اگر بادشاہ کی ہیبت، جلال اور تعظیم رکاوٹ نہ بنے تو میں کہتا ہوں کہ مجھے یہ راز کھول کر بیان کر دو تاکہ میرا لطف دوبالا ہو جائے۔"

بادشاہ نے کہا:

"اب وقت آگیا ہے کہ وہ بچہ پیدا ہو یا وہ بچہ پیدا ہو چکا ہے۔ اس کا نام نامی "محمد" ہے۔ اس کے والدین کریمین وفات پا چکے ہوں گے۔ اس کا دادا اور چچا اس کی کفالت کریں گے۔ رب تعالیٰ اسے واضح طور پر مبعوث کرے گا۔ ہم میں سے اس کے انصار پیدا کرے گا۔ ان کے ساتھ اس کے دوستوں کو عزت نصیب ہوگی۔ اس کے دشمن رسوا ہوں گے۔ وہ تلوار کے ساتھ جہاد کرے گا۔ وہ ان کے ذریعے لوگوں کا قیمتی مال فتح کرے گا۔ وہ رحمٰن کی عبادت کرے گا۔ شیطان کو رسوا کرے گا۔ آگ بجھا دے گا۔ بتوں کو توڑ دے گا۔ اس کی بات فیصلہ کن ہوگی۔ اس کا حکم سراپا عدل ہوگا۔ وہ نیکی کا حکم دے گا، خود بھی نیکی کرے گا۔ برائی سے روکے گا خود بھی اس سے رُکے گا۔"

حضرت عبدالمطلب نے کہا:

"تمہاری کوشش کو عزت نصیب ہو۔ تمہاری مملکت دائمی رہے۔ تمہیں رفعت

Marfat.com

نصیب ہو۔کیا تم مزید وضاحت کرو گے۔اب میرے لیے بعض امور واضح ہو چکے ہیں۔"

سیف نے کہا:

"پردوں والے گھر کی قسم! تم اس مبارک بچے کے دادا ہو۔اس میں ذرا شک نہیں۔"

یہ سن کر حضرت عبدالمطلب سجدہ میں گر پڑے۔سیف نے کہا:

"تمہارا سینہ ٹھنڈا ہو۔تمہارا ذکر بلند ہو۔اپنا سر اٹھاؤ۔جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے کیا تمہیں کچھ محسوس ہوا ہے؟"

عبدالمطلب نے کہا:

"اے بادشاہ! ہاں! میرا ایک فرزند تھا۔میں اس سے بہت زیادہ پیار کرتا تھا۔اس سے نرمی برتتا تھا۔اس کی زوجہ آمنہ بنت وہب تھیں ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے "محمد" رکھا ہے۔اس کے والدین کریمین وصال کر چکے ہیں،میں اور اس کا چچا اس کی کفالت کرتے ہیں۔"

سیف نے کہا:

"میں نے جو کچھ کہنا تھا،اسے کہہ دیا ہے تم اپنے بیٹے کی حفاظت کرو،انہیں یہود سے بچاؤ،وہ ان کے دشمن ہیں،لیکن رب تعالیٰ یہود کو کامیاب نہیں کرے گا،جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے،اسے مخفی رکھنا۔اس وفد سے یہ سب کچھ چھپانا جو تمہارے ساتھ ہے۔میں ان سے امن میں نہیں ہوں کہ وہ حسد کرنے لگیں گے۔وہ ان کے لیے رکاوٹیں کھڑی کریں گے۔ان کے لیے مشکلات تلاش کریں گے۔وہ یا ان کی اولاد اس طرح ضرور کرے گی۔اگر مجھے یہ علم نہ ہوتا کہ میں ان کی بعثت سے قبل مر جاؤں گا۔تو میں اپنے پیادہ اور گھڑ سوار دستے کے ساتھ جاتا حتیٰ کہ یثرب پہنچ جاتا،میں کتاب ناطق اور علم سابق میں پاتا ہوں کہ یثرب میں ان کے امر کو استحکام نصیب ہوگا۔وہیں انہیں انصار ملیں گے اور

Marfat.com

ان کی قبر انور وہیں ہوگی۔ اگر مجھے آفات کا اندیشہ نہ ہوتا اور ان پر مشکلات کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ان کی کم عمری میں ہی ان کے امر کا اعلان کر دیتا۔"

پھر بادشاہ نے وفد کے دیگر ارکان کو بلایا ہر ایک کو دس دس سیاہ فام غلام اور دس دس سیاہ فام لونڈیاں دینے کا حکم دیا۔ ہر ایک کو دو دو حلے دس دس رطل سونا اور دس دس رطل چاندی اور سو سو اونٹ دینے کا حکم دیا اور ہر ایک کو ایک ایک برتن عنبر سے بھر کر دیا اور حضرت عبدالمطلب کو ہر چیز دس گنا زیادہ دی۔ پھر فرمایا:

"ایک سال بعد آنا مجھے اس مبارک بچے کے بارے بتانا اس کے معاملات سے آگاہ کرنا۔"

لیکن سال گزرنے سے پہلے ہی وہ سیف مر گیا تھا۔ حضرت عبدالمطلب یہ بات کثرت سے کرتے تھے:

"اے گروہِ قریش! بادشاہ نے جو کچھ مجھے عطا کیا ہے اس پر تم میں سے کوئی رشک نہ کرے خواہ وہ کثیر ہے لیکن وہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن مجھ پر اس امر پر رشک کرو، جو میرے لیے باقی رہے گا۔ میری نسل میں اس کا ذکر اور فخر باقی رہے گا۔"

جب پوچھا جاتا کہ وہ کیا ہے؟ تو وہ کہتے:

"جو کچھ میں کہتا ہوں کچھ مدت بعد اسے جان لیا جائے گا۔"

امام بیہقی نے کہا ہے کہ یہ روایت کلبی سے، ابو صالح سے اور حضرت ابن عباس سے بھی مروی ہے۔ ابو نعیم نے محمد بن عمر کی سند سے ان کے شیوخ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: "ایک دن حضرت عبدالمطلب حجر میں تھے ان کے پاس نجران کا پادری بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ان کا دوست تھا۔ ان سے باتیں کرتا تھا۔ اس نے کہا:

"ہم پاتے ہیں کہ اولاد اسماعیل میں سے ایک نبی پیدا ہوں گے۔ یہ شہر ان کی جائے پیدائش ہے۔ ان کا حلیہ یہ ہوگا۔"

حضور اکرم ﷺ کو اس کے پاس لایا گیا۔ پادری نے آپ کو دیکھا آنکھوں کی سرخی

Marfat.com

دیکھی۔کمر مبارک اور قدمین دیکھے تو کہنے لگا:

"یہ نبی آخر الزماں ہیں۔یہ آپ کے کیا لگتے ہیں؟"

حضرت عبدالمطلب نے کہا:

"یہ میرے بیٹے ہیں۔"

پادری نے کہا:

"نہیں۔ان کے والد کو زندہ نہیں ہونا چاہیے۔"

حضرت عبدالمطلب نے کہا:

"یہ میرے بیٹے کے بیٹے ہیں۔ان کے والد گرامی اس وقت وفات پا گئے تھے جب یہ اپنی امی کے بطن میں تھے۔"

پادری نے کہا:

"آپ نے سچ کہا ہے۔"

حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹوں سے کہا:

"اپنے اس بھتیجے کی حفاظت کرو۔کیا تم سن نہیں رہے کہ ان کے بارے کیا کہا جا رہا ہے؟"

اس باب میں اور بھی بہت سی روایات مروی ہیں لیکن اتنا تذکرہ ہی کافی ہے۔

Marfat.com

بعض خواب جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت پر دلالت کرتے ہیں

ابو نعیم نے لکھا ہے کہ جناب ابو طالب جناب عبد المطلب سے بیان کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ''اسی اثناء میں کہ میں حجر میں سویا ہوا تھا۔ میں نے ایک خواب دیکھا، جس نے مجھے ڈرایا۔ میں گھبرا کر اٹھا۔ میں قریش کی کاہنہ کے پاس گیا۔ مجھ پر ریشمی دھاری دار چادر تھی۔ میری زلفیں میرے کندھوں تک لٹکی ہوئی تھیں۔ میں نے کاہنہ سے کہا:

''میں نے آج رات خواب دیکھا ہے کہ گویا کہ ایک درخت اُگا ہے، جس کی چوٹی آسمان تک پہنچی ہوئی ہے۔ اس کی شاخیں مشرق تا مغرب پھیلی ہوئی تھیں۔ میں نے کوئی نور اس کے نور سے زیادہ روشن نہ دیکھا۔ وہ سورج سے ستر گنا زیادہ ضو فشاں تھا۔ میں نے عرب و عجم کو اس کے سامنے سجدہ ریز دیکھا اور وہ ہر لحہ بڑھتا جا رہا تھا۔ اس کی عظمت، نور اور بلندی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ ایک لمحہ وہ غائب اور دوسرے لمحہ میں وہ ظاہر ہو جاتا۔ میں نے قریش کے ایک گروہ کو دیکھا، وہ اس کی شاخوں کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے۔ میں نے دوسرے گروہ کو دیکھا، وہ اسے کاٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ اس کے قریب ہوئے، تو انہیں ایک جوان نے پکڑ لیا۔ میں نے اتنا حسین جوان آج تک نہیں دیکھا تھا، نہ ہی اتنی عمدہ خوشبو سونگھی تھی۔ اس جوان نے اس گروہ کی کمریں توڑ دیں۔ ان کی آنکھیں اکھیڑ پھینکیں۔ میں نے اپنا ہاتھ بلند کیا۔ تا کہ اس درخت کو پکڑ لوں، لیکن میں یوں نہ کر سکا۔''

Marfat.com

میں نے پوچھا:

"یہ کس کے حصہ میں ہے؟"

انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ ان لوگوں کے نصیب میں ہے جو اس درخت کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں۔ وہ تم سے سبقت لے گئے ہیں۔ میں گھبرا کر جاگ گیا۔ میں نے دیکھا کہ کاہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اس نے کہا:

"اگر تمہارا خواب سچا ہے تو پھر تمہاری صلب سے ایک ایسا شخص پیدا ہو گا جو مشرق و مغرب کا مالک بنے گا، لوگ اس کا دین اختیار کریں گے۔"

حضرت عبدالمطلب نے جناب ابوطالب سے فرمایا:

"شاید تم اس بچے کے چچا ہو۔"

جناب ابوطالب یہ خواب بیان کرتے تھے تو حضور ﷺ مبعوث ہو چکے تھے، وہ فرماتے تھے:

"وہ درخت ابوالقاسم الامین ﷺ ہیں۔"

جب ان سے کہا جاتا:

"کیا آپ ایمان نہیں لائیں گے؟"

تو وہ کہتے:

"گالی اور عار کی وجہ سے۔"

ابن ظفر نے ذکر کیا ہے کہ مرثد بن کلال نے ایک خواب دیکھا جس نے اسے خوفزدہ کر دیا۔ جب وہ بیدار ہوا تو وہ خواب بھول چکا تھا۔ حتیٰ کہ اسے اس میں سے کچھ بھی یاد نہ رہا۔ پھر اس نے کاہن حاضر کیے اور ہر ہر کاہن سے خلوت میں ملاقات کرنے لگا۔ اس نے ان سے کہا:

"مجھے اس امر کے بارے بتاؤ، جو میں تم سے پوچھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔"

ایک کاہن نے اسے بتایا کہ اس کے پاس اس کا علم نہیں ہے نہ کسی ایک کاہن کے پاس اس کا جواب ہے۔ پھر مرثد شکار کے لیے نکلا۔ اس نے شکار کی تلاش میں مبالغہ سے کام

Marfat.com

لیا۔ اپنے دوستوں سے جدا ہو گیا۔ پہاڑ کی چوٹی پر اسے چند گھر نظر آئے، وہ ایک گھر میں چلا گیا، ایک بڑھیا اس کے سامنے آگئی۔ اس نے بادشاہ کو پیالے میں کھانا پیش کیا۔ بادشاہ نیچے اترا جب سورج غروب ہو گیا تو وہ وہیں سو گیا۔ جب وہ جاگا تو سورج کافی بلند ہو چکا تھا۔ اس نے اپنے سامنے ایک نوجوان لڑکی دیکھی آج تک اتنی حسین دوشیزہ اس نے نہیں دیکھی تھی۔ اس نے بادشاہ سے کہا:

''آپ ایسے امور سے دور رہیں جو لعنت کا سبب بنیں۔ اے شاہ والا! کیا آپ کھانا کھائیں گے؟''

جب بادشاہ کو علم ہوا کہ یہ دوشیزہ اسے جانتی ہے۔ تو اسے اپنے بارے میں خطرہ لاحق ہوا۔ اس دوشیزہ نے کہا:

''آپ پر بشر فدا!''

اس نے بادشاہ کے سامنے ثرید پیش کی۔ خود اس سے دور کھڑی ہو گئی حتیٰ کہ اس نے کھانا کھا لیا۔ پھر اسے خالص اور ٹھنڈا دودھ پیش کیا۔ بادشاہ نے اتنا دودھ پیا جتنی اس کو ضرورت تھی۔ وہ اس دوشیزہ کو آتے جاتے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اس کے دل کو حسن و جمال سے بھر دیا تھا۔ دل کو محبت سے لبریز کر دیا تھا۔ اس نے دوشیزہ کا نام پوچھا۔ اس نے بتایا کہ اس کا نام عفیراء ہے۔ بادشاہ نے پوچھا:

''عفیراء! جس کو تو نے شاہ والا کہا ہے وہ کون ہے؟''

عفیراء نے کہا:

''وہ عظیم بادشاہ مرثد ہے جس نے سارے کاہن اور کاہنہ جمع کیے تھے۔ وہ اس خواب کے متعلق جاننا چاہتا تھا جس نے اسے پریشان کر دیا تھا۔''

بادشاہ نے پوچھا:

''اے عفیراء! کیا تو جانتی ہے کہ وہ خواب کیا تھا؟''

عفیراء نے کہا:

Marfat.com

"ہاں! وہ ایک سچا خواب تھا۔ وہ پریشان کن خواب تھا۔ آپ نے دیکھا ہے کہ بگولوں پر بگولے اٹھ رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے کے پیچھے تھے۔ ان میں روشن شعلے بھی تھے۔ ان کا پھیلنے والا دھواں تھا۔ اس کے بعد آپ نے ایک نہر دیکھی جو اس سے پیتا تھا وہ سیراب ہو جاتا تھا۔ جو غوطہ لگاتا تھا وہ غرق ہو جاتا تھا۔ پھر آپ نے گھنٹی بجانے والے کی آواز کو سنا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ نہر کے ساحل پر چلو۔"

بادشاہ نے کہا:

"خواب تو یہی ہے۔ اس کی تعبیر کیا ہے؟"

عفیراء نے کہا:

"وہ آگ کے بگولے تبع بادشاہ تھے۔ نہر سے مراد وسیع علم ہے۔ پلانے والے نبی کریم ﷺ ہیں۔ جس نے پانی پی لیا وہ ان کا تابعدار دوست بن گیا، جس نے انکار کیا، وہ ان کا دشمن بن گیا۔"

بادشاہ نے کہا:

"کیا یہ نبی امن کے ساتھ آئیں گے یا جنگ کے ساتھ۔"

عفیراء نے کہا:

"مجھے اس ذات کی قسم جس نے آسمان کو بلند کیا۔ جس نے بادل سے پانی نازل کیا۔ وہ خونریزی کو باطل کریں گے۔ وہ بادشاہوں کی اولادوں کو کنیزیں اور غلام بنالیں گے۔"

بادشاہ نے کہا:

"وہ کس کی طرف دعوت دیں گے؟"

عفیراء نے کہا:

"وہ روزوں، نماز، صلہ رحمی، بت توڑنے، جوئے کے تیر توڑنے اور گناہوں سے بچنے کا حکم دیں گے۔"

Marfat.com

بادشاہ نے پوچھا:

''وہ کس قوم سے ہوں گے؟''

عفیراء نے کہا:

''وہ مضر بن نزار کی نسل سے ہوں گے۔ ان کے لیے بہت سا گرد وغبار اٹھے گا وہ اپنے دشمن کو قتل کریں گے یا انہیں قیدی بنالیں گے۔''

بادشاہ نے کہا:

''عفیراء! جب ان کی قوم قتل ہو جائے گی تو پھر ان کی مدد کون کرے گا؟''

عفیراء نے کہا:

''مختلف سمتوں کے معزز لوگ ان کی مدد کریں گے، ان کی نگاہیں نور بصیرت سے روشن ہو جائیں گی۔ ان پر غم سہنے آسان ہوں گے۔''

بادشاہ نے سر جھکایا۔ وہ اس دوشیزہ کو شادی کا پیغام دینا چاہتا تھا۔ دوشیزہ نے کہا:

''بادشاہ! آپ لعنت سے دور رہیں۔ میرا منگیتر ایک غیور انسان ہے۔ وہ میری طرف بہت رجحان رکھتا ہے۔ مجھ سے تعرض کرنے والا برباد ہو جاتا ہے۔''

بادشاہ اسی وقت اٹھا۔ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا، اور اپنے محل میں چلا گیا۔ اس دوشیزہ کے لیے ایک سو اونٹ بھیج دیے۔

ابن سعد اور ابن جوزی نے حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

''حضور ﷺ کی بعثت سے قبل خالد بن سعید سوئے ہوئے تھے۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ گویا کہ مکہ مکرمہ میں اتنی تاریکی چھا گئی ہے کہ انسان اپنی ہتھیلی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ وہ اسی حالت میں تھے کہ چشمہ زمزم سے ایک نور نکلا پھر وہ آسمان کی طرف بلند ہوا۔ اس نے بیت اللہ کو روشن کر دیا۔ پھر اس نے سارا مکہ مکرمہ روشن کر دیا۔ پھر وہ مدینہ طیبہ کے نخلستانوں کی طرف چلا گیا انہیں بھی

Marfat.com

روشن کر دیا۔ حتیٰ کہ میں نخلستان میں کھجوریں بھی دیکھ سکتا تھا۔ میں بیدار ہوا۔ میں نے اپنے بھائی عمرو بن سعید کو اپنا خواب بیان کیا۔ وہ رائے میں مجھ سے زیادہ پختہ تھے۔ انہوں نے کہا:

"میرے بھائی! یہ معاملہ حضرت عبدالمطلب کے خاندان میں ہی رونما ہوگا۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ یہ ان کے باپ کے چشمہ سے نکلا ہے۔"

خالد نے کہا:

"یہ خواب ان امور میں سے تھا جن کے سبب رب تعالیٰ نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت دی۔"

حضرت ام خالد نے فرمایا:

"سب سے پہلے میرا بیٹا اسلام لایا۔ کیونکہ اس نے حضور اکرم ﷺ کے بارے خواب دیکھا تھا۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے خالد! میں وہی نور ہوں۔ میں رب تعالیٰ کا رسول ہوں۔"

آپ نے ان امور کا ذکر کیا، جن کے ساتھ آپ کو مبعوث کیا گیا تھا۔ حضرت خالد اسلام لے آئے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد اسلام قبول کیا۔

ابن سعد نے سعد بن حرام انصاری سے روایت کیا ہے کہ حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ چالیس افراد کے ساتھ ایک تاجر کی حیثیت سے شام گئے۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ ان کے پاس ایک آنے والا آیا۔ اس نے کہا:

"مکہ مکرمہ میں نبیِ دو جہاں ﷺ کا ظہور ہو چکا ہے۔ ابوامامۃ! ان کی اتباع کرلو۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ تم ایک جگہ اترو گے۔ تمہارے ساتھیوں کو مرض آلے گا۔ تم نجات پاجاؤ گے۔ فلاں کی آنکھ میں نیزہ لگے گا۔"

وہ ایک جگہ اترے۔ وہاں کے لوگ طاعون میں مبتلا تھے۔ حضرت ابوامامۃ کے علاوہ

Marfat.com

سارے اس مرض میں مبتلا ہو گئے ان کے ایک ساتھی کی آنکھ میں نیزہ لگا۔

ابن سعد اور ابن جوزی نے حضرت عمرو بن مرہ الجہنی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں مَیں ایک قوم کے ہمراہ حج کی نیت سے عازم سفر ہوا۔ میں نے مکہ مکرمہ میں خواب دیکھا کہ ایک نور پھیل رہا تھا۔ جو کعبہ سے نکلا تھا۔ حتیٰ کہ میرے لیے کعبہ سے لے کر یثرب کے پہاڑوں تک سب کچھ روشن ہو گیا۔ میں نے جہینہ کو دیکھ لیا۔ میں نے اس نور میں آواز سنی وہ کہہ رہی تھی:

''ظلمت چھٹ گئی ہے۔ روشنی پھیل گئی ہے۔ خاتم الانبیاء مبعوث ہو چکے ہیں۔''

پھر میرے قریب ایک دفعہ پھر اجالا ہوا۔ حتیٰ کہ میں نے حیرہ کے محلات دیکھے۔ مدائن کا سفید محل دیکھا۔ میں نے اس نور میں ایک آواز سنی وہ کہہ رہا تھا:

''اسلام کا ظہور ہو چکا ہے۔ بت ٹوٹ چکے ہیں۔ صلہ رحمی ہو گئی ہے۔''

میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ میں نے اپنی قوم سے کہا:

''بخدا! قبیلہ قریش میں کوئی واقعہ رونما ہوا ہے۔''

میں نے انہیں اپنا خواب سنایا۔ جب ہم اپنے شہر پہنچے تو یہ خبر ملی کہ احمد (ﷺ) نامی ذاتِ والا مبعوث ہو چکے ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں آیا اور جو کچھ دیکھا تھا آپ کو عرض کیا۔ آپ نے فرمایا:

''عمرو بن مرہ! میں نبی ہوں۔ مجھے سارے لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ میں انہیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں۔ انہیں خونریزی سے روکتا ہوں۔ انہیں صلہ رحمی کرنے، رب تعالیٰ کی عبادت کرنے، بت توڑنے، بیت اللہ کا حج کرنے اور رمضان المبارک کے روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ جس نے لبیک کہا اس کے لیے جنت ہے۔ جس نے نافرمانی کی اس کے لیے آگ ہے۔ عمرو! رب تعالیٰ پر ایمان لے آؤ۔ رب تعالیٰ تمہیں جہنم کے خطرات سے نجات عطا کرے گا۔''

Marfat.com

میں نے عرض کی:

"یارسول اللہ! میں اس حلال اور حرام پر ایمان لایا جس کے ساتھ آپ کو مبعوث کیا گیا۔"

پھر میں نے یہ اشعار کہے:

شهدتُ بان الله حقٌّ و انّنی
لاٰلهة الاصنام اول تارك
لاَصْحَبَ خَيْرَ النَّاسِ نَفْسًا وَ وَالِدًا
رَسُوْلُ مَلِيْكِ النَّاسِ فَوْقَ الجبائِكِ

ترجمہ: "میں نے گواہی دی کہ رب تعالیٰ حق ہے۔ میں ان بتوں کو سب سے پہلے چھوڑنے والا ہوں۔ تاکہ میں اس ذات والا کی رفاقت اختیار کروں جو نفس اور والد کے اعتبار سے سب سے بہترین ہیں۔ جو اس کائنات میں رب تعالیٰ کے رسول ہیں۔"

ابونعیم نے حضرت کعب اور وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بخت نصر نے ایک خواب دیکھا جس نے اسے خوفزدہ کر دیا۔ جب وہ بیدار ہوا تو وہ خواب اسے بھول چکا تھا۔ اس نے اپنے کاہن اور جادوگر بلائے۔ اپنی وہ پریشانی بتائی جو اسے اس خواب کی وجہ سے لاحق ہوئی تھی۔ اس نے انہیں کہا کہ وہ اس خواب کی تعبیر بیان کریں۔ انہوں نے کہا:

"بادشاہ سلامت! خواب بھی بیان کرو۔"

بخت نصر نے کہا:

"میں خواب تو بھول چکا ہوں۔"

کاہنوں اور جادوگروں نے کہا:

"ہم اس کی تعبیر پر قادر نہیں ہیں حتیٰ کہ آپ وہ خواب بیان کر دیں۔"

Marfat.com

بادشاہ نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بلایا اور ان سے خواب اور اس کی تعبیر پوچھی۔ انہوں نے کہا:

"بادشاہ! تم نے ایک بہت بڑا بت دیکھا ہے جس کی ٹانگیں زمین میں تھیں سر آسمان پر تھا۔ اس کا اوپر کا حصہ سونے کا، اس کا وسط چاندی کا اور نچلا حصہ تانبے کا بنا ہوا تھا۔ اس کی پنڈلیاں لوہے کی بنی ہوئی تھیں۔ اس کی ٹانگیں پختہ مٹی کی بنی ہوئی تھیں۔ اسی اثناء میں کہ تم اس کی طرف دیکھ رہے تھے تمہیں اس کے حسن نے متعجب کر دیا۔ رب تعالیٰ نے آسمان سے ایک پتھر بھیجا جو اس کے سر کی چوٹی پر لگا اور اسے توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اس کا سونا، چاندی، تانبا، لوہا اور مٹی باہم مل گئے۔ حتیٰ کہ یوں گمان ہونے لگا کہ اگر سارے جن و انس بھی اکٹھے ہو جائیں وہ پھر بھی انہیں جدا کرنے پر قادر نہیں ہیں۔ اگر ہوا چلے تو ان کے ذرات کو بکھیر دے تم نے وہ پتھر دیکھا جس کے ساتھ اس بت کو توڑا گیا تھا وہ بڑھتا اور پھیلتا گیا حتیٰ کہ اس نے ساری زمین کو بھر دیا تمہیں آسمان اور پتھر ہی نظر آ رہے تھے۔"

بخت نصر نے کہا:

"تم نے سچ کہا ہے، میں نے یہی خواب دیکھا ہے۔ اس کی تعبیر کیا ہے؟"

حضرت دانیال نے فرمایا:

"بت مختلف اقوام تھیں جو ابتدائی، وسطی اور آخری زمانہ میں ہوں گی۔ وہ پتھر جس سے رب تعالیٰ نے بت کو پاش پاش کیا وہ رب تعالیٰ کا دین تھا۔ جس کے ساتھ رب تعالیٰ آخری زمانہ میں ضرب لگائے گا اور سارے ادیان پر غالب کر دے گا۔ رب تعالیٰ عرب میں امی نبی ﷺ مبعوث کرے گا۔ رب تعالیٰ ان کے ذریعے امم اور ادیان کو اس طرح پیس دے گا جس طرح اس پتھر نے اس بت کو ریزہ ریزہ کر دیا تھا۔ وہ اس دین کو سارے ادیان پر غالب کر دے گا جس طرح آپ نے دیکھا کہ وہ پتھر ساری روئے زمین پر پھیل گیا تھا۔"

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر، دیگر انبیائے کرام کی تصاویر کے ساتھ

امام بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مجھے اور ایک شخص کو ہرقل صاحب روم کی طرف بھیجا گیا، تا کہ ہم اسے اسلام کی طرف بلائیں، ہم عازم سفر ہو کر دمشق پہنچے۔ ہم جبلہ بن الایہم غسانی کے پاس ٹھہرے۔ ہم اس کے پاس گئے تو وہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ہماری طرف قاصد بھیجا تا کہ ہم اس کے ساتھ بات چیت کریں۔ ہم نے کہا:

"ہم قاصد سے بات چیت نہیں کریں گے۔ ہمیں بادشاہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اگر وہ اجازت دیتا ہے تو ہم اس کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں، ورنہ ہم اس کے قاصد کے ساتھ بات چیت نہیں کریں گے۔"

اس کا قاصد اس کے پاس گیا، اس نے یہ معاملہ بتایا تو اس نے ہمیں اجازت دے دی۔ حضرت ہشام نے اس کے ساتھ بات چیت کی اور اس کو اسلام کی طرف دعوت دی۔ اس نے سیاہ لباس پہن رکھا تھا۔ حضرت ہشام نے پوچھا:

"تم نے یہ کون سا لباس پہن رکھا ہے؟"

اس نے کہا:

"میں نے یہ لباس اس قسم کے ساتھ پہنے ہیں کہ میں انہیں اس وقت تک نہ اتاروں گا جب تک میں تمہیں شام سے نہ نکال دوں۔"

ہم نے اسے کہا:

Marfat.com

''اسی جگہ ٹھہرو۔ بخدا! ہم تم سے یہ سلطنت اور اقتدار چھین لیں گے۔ان شاءاللہ!
ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس کے بارے بتا دیا تھا۔''

اس نے کہا:

''کیا تم سمراء ہو؟''

ہم نے کہا:

''ہاں!''

اس نے کہا:

''تم وہ نہیں ہو۔وہ تو دن کو روزہ رکھتے ہیں، رات کو افطار کرتے ہیں۔تمہارا روزہ کیسے ہوتا ہے؟''

جب ہم نے اسے بتایا تو اس کا چہرہ تاریک ہو گیا۔اس نے کہا:

''اٹھو!اس نے ہمارے ہمراہ ایک قاصد بھیجا۔''

جب ہم اس شہر کے قریب پہنچے تو اس قاصد نے کہا:

''تمہارے یہ جانور اس شہر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ہم تمہیں براذین (غیر عربی گھوڑے) یا خچروں پر سوار کریں گے۔''

ہم نے کہا:

''نہیں! بخدا! ہم ان جانوروں پر ہی طے کریں گے۔''

اس نے بادشاہ کی طرف پیغام بھیجا کہ انہوں نے ہمارے جانوروں پر آنے سے انکار کر دیا ہے۔ہم اپنے جانوروں پر داخل ہوئے۔ہم اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے تھے۔حتیٰ کہ ہم اس کے کمرہ تک پہنچ گئے۔وہ ہمیں دیکھ رہا تھا۔ہم نے کہا:

''لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر!''

اس نعرہ کے بعد کمرہ لرز گیا۔گویا کہ وہ کھجور کا گچھا ہو۔پھر ہم اس کے پاس گئے۔اس نے کہا:

Marfat.com

"اگر تم مجھے وہ سلام کرتے ہو جو تم باہم ایک دوسرے کو کرتے ہو تو تمہیں کیا تھا؟"

ہم نے کہا:

"جو سلام ہم باہم کرتے ہیں وہ تمہارے لیے روا نہیں اور جو سلام تم باہم کرتے ہو وہ ہمارے لیے روا نہیں۔"

اس نے پوچھا:

"تم کیسے سلام کرتے ہو؟"

ہم نے کہا:

"السلام علیکم"

اس نے کہا:

"تم اپنے بادشاہ کو کیسے سلام کرتے ہو؟"

ہم نے کہا:

"اسی طرح۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"وہ تمہیں جواب کیسے دیتا ہے؟"

ہم نے کہا:

"اسی طرح۔"

بادشاہ نے پوچھا:

"تمہارا سب سے بڑا کلام کیا ہے؟"

ہم نے کہا:

"لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر"

جب ہم نے یہ کہا تو وہ کمرہ لرزنے لگا۔ حتیٰ کہ بادشاہ نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور کہا:

"جب تم نے یہ کلمہ کہا تو یہ کمرہ لرزنے لگا ہے، کیا اپنے شہر میں جب بھی تم یہ کلمہ

Marfat.com

کہتے ہو تمہارے گھر اسی طرح لرزتے ہیں؟"

ہم نے کہا:

"نہیں! یہ لرزہ تو صرف اسی جگہ آیا ہے۔"

اس نے کہا:

"میری تمنا ہے کہ تم جب بھی یہ کلمہ کہو تو ہر ہر چیز گر پڑے اور میں نصف مملکت سے دست بردار ہو جاؤں۔"

ہم نے کہا:

"کیوں؟"

اس نے کہا:

"کیونکہ اس کے مناسب یہی ہے اور یہ اس امر کے زیادہ مستحق ہے کہ یہ نبوت کا امر نہ ہو اور یہ لوگوں کے حیلوں میں سے ہو۔"

پھر اس نے ہمارے ارادہ کے بارے مختلف سوالات کیے۔ ہم نے اسے جوابات دیے۔ اس نے کہا:

"اٹھو۔"

ہم اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس نے ہمارے لیے اچھے بستر اور عمدہ ضیافت کا اہتمام کیا۔ ہم تین دن تک وہیں ٹھہرے رہے۔ پھر اس نے رات کے وقت پیغام بھیجا۔ ہم اس کے پاس گئے۔ اس نے اپنی بات دہرائی۔ ہم نے اس کو پہلے کی طرح کے جوابات دیے۔ پھر اس نے بہت بڑا صندوق منگوایا۔ جس میں چھوٹے چھوٹے خانے بنے ہوئے تھے۔ جن پر دروازے لگے ہوئے تھے۔ اس نے ایک دروازہ کھولا۔ اس میں سے سیاہ ریشم کا ٹکڑا نکالا۔ اس کو پھیلایا۔ اس میں سرخ تصویر بنی ہوئی تھی۔ وہ اس شخص کی تصویر تھی جس کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ اس کی گردن طویل تھی۔ اس وقت اس کی داڑھی نہ تھی اس کے بالوں کی دو خوبصورت مینڈھیاں تھیں۔ اس نے پوچھا:

Marfat.com

"کیا انہیں پہچانتے ہو؟"

ہم نے کہا:

"نہیں۔"

اس نے کہا:

"یہ آدم علیہ السلام ہیں۔"

ان کے بال سارے لوگوں سے زیادہ تھے۔ پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا۔ اس سے سیاہ ریشم کا ٹکڑا نکالا۔ اس میں سفید تصویر تھی۔ اس میں اس شخص کی تصویر تھی جس کے جسم پر بہت سے بال تھے۔ یہ بال گھنگریالے تھے۔ آنکھیں سرخ تھیں، قامت بڑی تھی، داڑھی خوبصورت تھی، اس نے پوچھا:

"کیا انہیں جانتے ہو؟"

ہم نے کہا:

"نہیں!"

اس نے کہا:

"یہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔"

پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا اس سے سیاہ ریشم نکالا۔ اس میں اس ذات کی تصویر تھی۔ جو بہت سفید تھی، آنکھیں خوبصورت تھیں، ان کی پیشانی کشادہ تھی، رخسار چوڑے تھے، داڑھی سفید تھی، گویا کہ وہ تبسم فرما رہے تھے۔ اس نے پوچھا:

"انہیں جانتے ہو؟"

ہم نے کہا:

"نہیں۔"

اس نے کہا:

"یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔"

Marfat.com

پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا اس سے سیاہ ریشم کا ٹکڑا نکالا۔اس میں سفید تصویر تھی۔وہ حضور پاک ﷺ کی تصویر تھی۔اس نے کہا:

"کیا انہیں جانتے ہو؟"

ہم نے کہا:

"ہاں! یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔"

پھر ہم رونے لگے۔بخدا! وہ کھڑا رہا پھر وہ بیٹھ گیا۔اس نے کہا:

"بخدا! یہ وہی ہیں۔"

ہم نے کہا:

"ہاں! وہی ہیں۔"

وہ کچھ دیر خاموش رہا۔پھر اس نے کہا:

"یہ آخری خانہ میں تھی لیکن میں نے اسے جلدی اس لیے نکال لیا تاکہ دیکھوں کہ تم انہیں پہچانتے ہو یا کہ نہیں۔"

پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا۔اس میں سے سیاہ ریشم کا ٹکڑا نکالا۔اس میں گندم گو تصویر تھی۔وہ ایسے شخص کی تصویر تھی،جن کے بال بہت زیادہ گھنگریالے تھے۔نظر تیز تھی۔آنکھیں ذرا دھنسی ہوئی تھیں۔وہ چیں بہ جبیں تھے۔ان کے لب سکڑے ہوئے تھے،ان کے دانت تہ بہ تہ تھے،گویا کہ وہ غصے میں تھے۔اس نے کہا:

"تم انہیں جانتے ہو؟"

ہم نے کہا:

"نہیں۔"

اس نے کہا:

"یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔"

ان کے پہلو میں ایک تصویر تھی،جو انہی کے مشابہ تھی،ان کے بالوں کو تیل لگا ہوا تھا۔

Marfat.com

ان کی پیشانی چوڑی تھی، ان کی آنکھوں میں سیاہی زیادہ تھی۔ اس نے پوچھا:

"انہیں جانتے ہو؟"

ہم نے کہا:

"نہیں۔"

اس نے کہا:

"یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں۔"

پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا۔ اس سے سفید ریشم کا ٹکڑا نکالا۔ اس پر ایک درمیانہ قد کی تصویر تھی۔ جس کے بال سیدھے تھے۔ اس نے پوچھا:

"کیا انہیں جانتے ہو؟"

ہم نے کہا:

"نہیں۔"

اس نے کہا:

"یہ حضرت لوط علیہ السلام ہیں۔"

پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا۔ اس میں سے ریشم کا ٹکڑا نکالا۔ اس میں ایک شخص کی تصویر تھی۔ جو سرخی کی طرف میلان رکھتی تھی۔ ناک مبارک سرخ اور رخسار خفیف تھے۔ چہرہ خوبصورت تھا۔ اس نے پوچھا:

"کیا انہیں جانتے ہو؟"

ہم نے کہا:

"نہیں۔"

اس نے کہا:

"یہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔"

پھر اس نے ایک اور تصویر نکالی جو سفید ریشم پر تھی، یہ تصویر حضرت اسحاق علیہ السلام کی تصویر

Marfat.com

کے مشابہ تھی مگر ان کے لبوں پر تل تھا، اس نے کہا:

"کیا انہیں جانتے ہو؟"

ہم نے کہا:

"نہیں۔"

اس نے کہا:

"یہ حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں۔"

پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا۔ اس میں سے سیاہ ریشم کا ٹکڑا نکالا۔ وہاں سفید شخص کی تصویر تھی، جن کا چہرہ بہت خوبصورت تھا۔ ناک بلند تھی، قد بلند تھا، چہرے پر نور تھا۔ چہرے سے خشوع وخضوع عیاں تھا۔ وہ مائل بہ سرخی تھا۔ اس نے کہا:

"کیا انہیں جانتے ہو؟"

ہم نے کہا:

"نہیں۔"

اس نے کہا:

"یہ تمہارے نبی کریم ﷺ کے جدامجد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔"

پھر اس نے ایک اور تصویر نکالی، جو سیاہ ریشم پر بنی ہوئی تھی۔ وہاں اس طرح کی تصویر تھی، گویا کہ وہ حضرت آدم کی تصویر ہو۔ ان کا چہرہ سورج کی طرح تھا۔ اس نے کہا:

"کیا انہیں جانتے ہو؟"

ہم نے کہا:

"نہیں۔"

اس نے کہا:

"یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔"

پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا وہاں سے سفید ریشم کا ٹکڑا نکالا وہاں ایک ایسے

Marfat.com

شخص کی تصویر تھی جن کی رنگت سرخ تھی، جن کی پنڈلیاں موٹی تھیں، مگر آنکھیں ذرا چھوٹی تھیں، پیٹ بڑا تھا، قد درمیانہ تھا، وہ تلوار سونتے ہوئے تھے۔ اس نے پوچھا:

"انہیں جانتے ہو۔"

ہم نے کہا: "نہیں۔"

انہوں نے کہا:

"یہ حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔"

پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا۔ اس میں سے سفید ریشم کا ٹکڑا نکالا۔ وہ ایسے شخص کی تصویر تھی، جن کی پنڈلیاں موٹی اور ٹانگیں طویل تھیں، وہ گھوڑے پر سوار تھے۔ اس نے پوچھا:

"کیا انہیں جانتے ہو؟"

ہم نے کہا: "نہیں۔"

انہوں نے کہا:

"یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تصویر ہے۔"

پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا۔ اس سے سفید ریشم کا ٹکڑا نکالا۔ اس میں سفید تصویر تھی۔ وہ ایک جوان شخص کی تصویر تھی۔ ان کی داڑھی کے بال سفید تھے۔ جسم پر بہت سے بال تھے، چہرہ خوبصورت تھا۔ اس نے پوچھا:

"کیا انہیں جانتے ہو؟"

ہم نے کہا: "نہیں۔"

اس نے کہا: "یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔"

ہم نے اس سے پوچھا:

"یہ تصاویر تم نے کہاں سے لی ہیں؟ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ تصاویر بالکل صحیح ہیں۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے ہمارے نبی کریم ﷺ کی تصویر بالکل صحیح ہے۔"

Marfat.com

اس نے کہا:

”حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے التجا کی کہ وہ ان کی اولاد میں سے انبیاء دکھائے۔ رب تعالیٰ نے ان کی تصاویر نازل کیں۔ یہ مغرب الشمس کے پاس حضرت آدم علیہ السلام کے خزانہ (الماری) میں تھیں۔ ذوالقرنین نے انہیں وہاں سے نکالا اور حضرت دانیال علیہ السلام کو دے دیں۔“

پھر اس نے کہا:

”بخدا! میں چاہتا ہوں کہ اپنے ملک سے نکل جاؤں۔ اور تم میں سے ادنیٰ شخص کا غلام بن جاؤں، حتیٰ کہ مر جاؤں۔“

پھر اس نے ہمیں عمدہ انعامات دیے اور ہمیں الوداع کیا۔

جب ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بادشاہ نے جو دکھایا تھا یا سنایا تھا وہ انہیں بتایا تو وہ رونے لگے۔ اور انہوں نے کہا:

”مسکین! اگر رب تعالیٰ نے اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہوتا تو وہ یہ کر گزرتا۔ حضور ﷺ ہمیں بتاتے تھے کہ یہود حضور ﷺ کے اوصاف اپنے ہاں پاتے تھے۔“

اس روایت کو ابن عساکر نے حضرت دحیہ سے اور ابن ظفر نے ”خیر البشر“ میں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور امام بیہقی نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب رب تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو مبعوث کیا۔ ان کے امر کا مکہ مکرمہ میں اظہار کر دیا۔ میں شام کی طرف گیا۔ جب میں بصریٰ میں تھا تو میرے پاس عیسائیوں کی ایک جماعت آئی۔ انہوں نے پوچھا:

”کیا تمہارا تعلق حرم پاک سے ہے؟“

میں نے کہا: ”ہاں!“

Marfat.com

انہوں نے کہا: "کیا تم اس ذات کو جانتے ہو جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟"

میں نے کہا: "ہاں!"

انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس کنیسہ میں داخل کر دیا جس میں تصاویر تھیں۔

انہوں نے کہا:

"ذرا دیکھو کیا تمہیں ان کی تصویر نظر آ رہی ہے۔"

میں نے دیکھا تو مجھے حضور ﷺ کی تصویر نظر آ گئی۔ پھر مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تصویر بھی نظر آئی۔ انہوں نے حضور ﷺ کی ایڑی کو پکڑ رکھا تھا۔ انہوں نے پوچھا:

"کیا ان کے حلیے سے آگاہ ہو؟"

میں نے کہا: "ہاں!"

انہوں نے اشارہ کیا اور کہا: "کیا یہ وہی ہیں؟"

میں نے کہا:

"بخدا! یہ ان کی تصویر ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ وہی ہیں۔"

انہوں نے کہا:

"کیا اس ذات کو جانتے ہو جنہوں نے ان کی ایڑھی پکڑ رکھی ہے؟"

انہوں نے کہا: "ہاں!"

ان عیسائیوں نے کہا:

"ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ تمہارے صاحب ہیں اور یہ ان کے بعد خلیفہ ہوں گے۔"

❀❀❀

نوٹ: صفحہ ۵ تا ۱۲۱ تک کا متن "سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد" کی جلد اول صفحہ ۷۳ تا ۹۸ سے اخذ کیا گیا ہے۔

Marfat.com

میلادِ پاک

بنو زہرہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ کا نکاح کرنے کا سبب

ابن سعد، ابن البرقی، الطبرانی، حاکم اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ حضرت عبدالمطلب نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں یمن گئے۔ میں یہود کے ایک عالم کے پاس ٹھہرا۔ مجھے اہلِ کتاب میں سے ایک شخص نے کہا:

''آپ کا تعلق کس قبیلہ کے ساتھ ہے؟''

میں نے کہا:

''قریش کے ساتھ۔''

اس نے پوچھا:

''کس خاندان سے ہو؟''

میں نے کہا: ''بنو ہاشم سے۔''

اس نے کہا: ''کیا میں آپ کے بعض اعضاء کو دیکھ لوں۔''

میں نے کہا: ''ہاں! شرم گاہ کے علاوہ۔''

اس نے میری ناک کی ایک طرف پھر دوسری طرف دیکھا۔ اس نے کہا:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی ناک کے ایک طرف سلطنت دوسری طرف نبوت ہے۔ ہم یہ سب بنو زہرہ میں پاتے ہیں۔ کیا جانتے ہو کیسے؟''

میں نے کہا: ''نہیں۔''

Marfat.com

اس نے کہا: "کیا بنو زہرہ میں سے تمہاری بیوی ہے؟"

میں نے کہا: "نہیں۔"

اس نے کہا: "واپس جا کر بنو زہرہ میں نکاح کرلو۔"

حضرت عبدالمطلب مکہ لوٹے تو ہالہ بنت اھیب سے خود نکاح کرلیا اور اپنے نورِ نظر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت آمنہ بنت وھب سے کر دیا۔ ان کے ہاں حضور اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی۔ قریش نے کہا:

"حضرت عبداللہ اپنے والد پر فتح پا گئے ہیں۔"

امام بیہقی اور ابونعیم نے امام زہری سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بہت حسین اور خوبصورت تھے۔ ایک دن وہ قریش کی عورتوں کی طرف گئے ان میں سے ایک عورت نے کہا:

"کون ہے جو اس نوجوان سے نکاح کرلے اور اس نورِ مبارک کی امین بن جائے جو اس کی آنکھوں کے مابین ہے۔ میں اس کی آنکھوں کے مابین نور دیکھ رہی ہوں۔"

حضرت آمنہ بنت وھب نے ان سے نکاح کرلیا۔ زبیر بن بکار نے روایت کیا ہے کہ سودہ بنت زہرہ کاہنہ تھی۔ اس نے ایک دن بنو زہرہ سے کہا:

"تم میں سے یا تو کوئی نذیرہ ہے یا نذیر کو جنم دے گی۔ اپنی اپنی بیٹیاں مجھے پیش کرو۔"

لوگوں نے اپنی اپنی بیٹیاں پیش کیں۔ اس نے ہر ایک کے بارے وہ بات کی جو بعد میں سچ ثابت ہوئی۔ جب حضرت آمنہ بنت وھب کو اسے پیش کیا گیا تو اس نے کہا:

"یہ نذیرہ ہے یا نذیر کو جنم دے گی۔ ان کی شان و شوکت عظیم ہوگی۔"

جب اس سے جہنم کے متعلق پوچھا جاتا تو وہ کہتی:

"عنقریب نذیر تمہیں اس کے متعلق بتائے گا۔"

Marfat.com

حمل مبارک اور اس کی برکات

ابن اسحاق نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جناب عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے نورِ نظر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا۔ انہیں لے کر بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس سے گزرے۔ جب اس عورت نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ کی طرف دیکھا تو اس نے کہا:

"عبداللہ! کہاں جارہے ہو۔"

انہوں نے کہا:

"اپنے والدِ گرامی کے ساتھ۔"

اس عورت نے کہا:

"اگر تم اسی وقت مجھ سے مباشرت کرلو تو میں وہ سو اونٹ دینے کے لیے تیار ہوں جو تمہاری طرف سے ذبح کیے گئے ہیں۔"

انہوں نے فرمایا:

"میں اپنے والد گرامی کے ساتھ ہوں میں نہ ان سے مخالفت کرنے کی استطاعت رکھتا ہوں اور نہ ہی فراق کی۔ میں ذرا بھر بھی ان کی نافرمانی نہیں کرنا چاہتا۔"

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو وھب بن مناف کے پاس لے گئے۔ وہ بنو زھرہ کے سردار تھے۔ نسب اور شرف میں سب سے بلند تھے۔ حضرت عبداللہ کا نکاح حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے کردیا۔ وہ اس وقت نسب اور قدر میں قریش کی ساری عورتوں سے افضل تھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے وظیفۂ زوجیت ادا کیا۔ حضور اکرم ﷺ کا نورِ مبارک حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے صدف شکم میں چلا گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے اس

Marfat.com

عورت کے پاس سے گزرے جس نے اس وقت بات کی تھی مگر اب اس نے کچھ نہ کہا۔
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

"آج تجھے کیا ہو گیا ہے کہ آج تو مجھے اپنا آپ اس طرح پیش نہیں کر رہی جس طرح کل پیش کیا تھا۔"

اس نے کہا:

"وہ مبارک نور جو کل آپ کے پاس تھا آج آپ سے جدا ہو گیا ہے۔ آج مجھے آپ کی ضرورت نہیں۔"

یہ عورت اپنے بھائی ورقہ بن نوفل سے سنتی تھی۔ ورقہ نے جاہلیت میں عیسائیت اختیار کر لی تھی اور کتب کی اتباع کر لی تھی۔ وہ کہتے تھے:

"اولاد اسماعیل میں سے اس امت میں ایک نبی تشریف لائیں گے۔"

اس عورت کا نام ام قتال تھا۔ اس نے یہ اشعار بھی کہے:

الآن و قد ضيعت ما كنت قادرا
عليه قد فارقك النور الذى جاءنى بك

ترجمہ: "اب میرے پاس آئے ہیں جبکہ آپ سے وہ چیز جا چکی ہے، جس پر آپ قادر تھے۔ آپ سے وہ نور جدا ہو چکا ہے جسے اس وقت آپ میرے پاس لے کر آئے تھے۔"

غدوت علينا حافلا فلا قد بذلته
هناك لغير فالحقن بشانك

ترجمہ: "کل آپ ہمارے پاس آئے تو آپ کے پاس وہ نور تھا۔ اب آپ وہ نور مبارک میرے علاوہ کسی اور کو دے چکے ہیں اب آپ اپنا کام کریں۔"

ولا تحبنى اليوم خِلّوا وليتنى
اصبتُ جنيئا منك يا عبدد ارك

Marfat.com

ترجمہ: "مجھے آج فارغ البال نہ سمجھو۔ اے عبداللہ! کاش میں آپ کے نور مبارک کی امین بن سکتی۔"

ولكن ذاكم صار فی ال زهرة
به يدعم الله البرية ناسك

ترجمہ: "لیکن اس نورِ مبارک کی امین تو حضرت آمنہ بن چکی ہیں۔ اس نورِ مبارک کے ذریعے رب تعالیٰ مخلوق کے اخلاق درست فرمائے گا۔"

اس نے یہ اشعار بھی کہے:

عليك بآل زهرة حيث كانوا
و آمِنةً الّتى حملت غلاما

ترجمہ: "آپ کی آل زہرہ کے پاس چلے جائیں جہاں پہلے تھے۔ اور حضرت آمنہ کے پاس تشریف لے چلیں جو اس من موہنے بچے سے حاملہ ہیں۔"

ترى المهدى حين ترى عليها
و نورا قد تقدمه اماماً

ترجمہ: "آپ نے انہیں دیکھا تو آپ نے ان سے وظیفہ زوجیت ادا کر لیا۔ آپ نے نور دیکھا جو فوقیت لے گیا تھا۔"

فكل الخلق يرجوه جميعًا
يسود الناس مهتد يا امامًا

ترجمہ: "ساری مخلوق اس کی امید رکھتی تھی۔ وہ ہدایت یافتہ اور امام بن کر لوگوں کے سردار بنیں گے۔"

براة الله من نور صفاءً
فاذهب نوره عنا ظلاما

ترجمہ: "رب تعالیٰ نے انہیں اس نور سے پاکیزگی عطا فرمائی۔ ان کے نور مبارک

Marfat.com

نے ہم سے تاریکیاں ختم کر دیں۔"

فیھدی اھل مکة بعد کفر
و یفرض بعد ذالکم الصیاما

ترجمہ: "اہلِ مکہ کو کفر کے بعد ہدایت نصیب ہوگی۔اس کے بعد وہ تم پر روزے فرض کرے گا۔"

ابونعیم، خرائطی اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے نورِ نظر کو لے کر نکلے تاکہ ان کا نکاح کریں۔تو وہ اہلِ قبالہ کی ایک کاہنہ عورت کے پاس سے گزرے۔اس نے کتب پڑھ رکھی تھیں۔اس کا نام فاطمہ بنت مر خشعمیہ تھا۔اس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر نورِ نبوت دیکھ لیا۔اس نے کہا:

"اے نوجوان! کیا اسی وقت مجھ سے مباشرت کرتے ہو؟ میں تمہیں سو اونٹ دوں گی۔"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اما حرام فالحمام دونه والحل لاحل فاستبینه
فکیف بالامر الذی تبغینه یحمی الکریم عرضه و دینه

ترجمہ: "رہا حرام تو موت حرام سے بہتر ہے۔حلال تو مجھے اس میں واضح نظر نہیں آرہا۔ جو کچھ تم چاہتی ہو میں اسے کیسے پورا کر سکتا ہوں۔کریم شخص اپنی عزت اور دین کی حفاظت کرتا ہے۔"

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد کے ساتھ چلے گئے۔حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرما لیا۔تین روز تک وہیں قیام کیا پھر اس عورت کے پاس سے گزرے تو اس نے انہیں کچھ نہ کہا۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا:

"تو آج مجھے اپنا آپ اس طرح پیش کیوں نہیں کر رہی جس طرح کل پیش کیا تھا۔"

عورت نے پوچھا:

Marfat.com

"تم کون ہو؟"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

"میں فلاں ہوں۔"

عورت نے کہا:

"تم وہ نہیں ہو۔ اگر تم وہی ہوتے تو میں تمہاری آنکھوں کے مابین نور دیکھتی۔ مجھے اب وہ نور نظر نہیں آ رہا۔ میرے بعد تم نے کیا کیا ہے؟"

حضرت عبداللہ نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ عورت نے کہا:

"میں مشکوک کردار والی عورت نہیں ہوں۔ میں نے تمہارے چہرے میں نور دیکھا۔ میں اسے حاصل کرنا چاہتی تھی۔ مگر رب تعالیٰ نے انکار کر دیا۔ مگر اسی جگہ جہاں اس کی منشاء تھی۔ تم چلے جاؤ۔ اپنی زوجہ محترمہ کو بتا دو کہ ان کے شکمِ اطہر میں روئے زمین کی بہترین ذات جلوہ گر ہو چکی ہے۔"

پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

انی رائیت مخیلة لمعت فتلألأت بحناتم القطر
ملمائها نور یضئ له ما حوله کاضاءة البدر
و رجوتها فخرا ابؤبه ما کل قادح زنده یوری
انه ما زهریه سلبت ثوبیك ما ستلبت وما تدری

ترجمہ: "میں نے پانی سے لبریز بادل دیکھا وہ چمکا اور بارش سے بھرپور ہونے کی وجہ سے روشن ہوا۔ میں نے ایسا نور دیکھا جس نے اپنے اردگرد کو منور کر دیا۔ جس طرح چودھویں کا چاند روشن کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس شرف و قدر کو لوٹا دیا گیا ہے۔ ہر چقماق مارنے والے کی آگ روشن نہیں ہوتی۔ بخدا! تمہارے پاس جو امانت تھی وہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے لے لی ہے اور تمہیں علم تک نہیں۔"

Marfat.com

اس نے یہ اشعار بھی کہے تھے:

بنی ھاشمٍ قد غادرت من اخیکم — امینة از للباه یعتلجان

کما غادرا المصباح بعد خبوہٖ — فتائل قد میثت له بدھانٖ

وما کل ما یحوی الفتی من تلادہ — بحزم ولا ما فاته بتوانی

فاجمل اذا طالبت امرا فانه — سیکفیکهٗ جدان یصطرعانٖ

سیکفیکهٗ اما ید مقفعلة — اما ید مسبوطة ببنانٖ

ولما قضت منه امینة ما قضت — بنا بصری عنه و کل لسانی

ابن سعد نے یزید بن عبداللہ سے اور امام بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم سنا کرتے تھے کہ جب حضرت آمنہ کے شکم اقدس میں حضور اکرم ﷺ کا نور مبارک جلوہ گر ہوا تو وہ فرماتی تھیں کہ مجھے احساس بھی نہ ہوا کہ میں آپ سے حاملہ ہوں۔ نہ ہی مجھے اس طرح کا بوجھ محسوس ہوا جس طرح کا بوجھ خواتین محسوس کرتی ہیں۔ سوائے اس کے کہ میری ماہواری رک گئی تھی۔ میں نیند اور بیداری کے مابین تھی۔ ایک آنے والا میرے پاس آیا۔ اس نے مجھے بتایا:

"کیا آپ کو علم ہے کہ آپ حاملہ ہیں؟"

میں نے کہا:

"میں نہیں جانتی۔"

اس نے کہا:

"آپ اس امت کے سردار سے حاملہ ہیں۔ وہ اس امت کے نبی ہیں۔ وہ جب دنیا میں جلوہ گر ہوں گے تو پیر کا دن ہوگا۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ ان کے ساتھ ایک نور نکلے گا جو سرزمین شام میں بصریٰ کے محلات کو بھر دے گا۔ جب وہ اس دنیا میں تشریف لے آئیں تو ان کا نام نامی محمد ﷺ رکھنا۔"

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ میں حاملہ ہوں پھر کچھ مدت

Marfat.com

وہ میرے پاس نہ آیا۔ جب ولادت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے کہا:
''یوں کہو:

اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد

ترجمہ: ''میں اسے خدائے یکتا کی پناہ میں دیتی ہوں۔ ہر حسد کرنے والے کے شر سے۔''
میں یہ پڑھتی تھی۔ میں نے یہ واقعہ اپنی عورتوں سے کہا تو انہوں نے کہا:
''اپنی کلائیوں اور گردن میں لوہا پہن لو۔''
میں نے اسی طرح کیا۔ میں نے کچھ دن بعد دیکھا کہ وہ لوہا کٹ کر گر چکا تھا۔ پھر میں نے اسے نہیں لٹکایا۔
ایک شاعر نے لکھا ہے:

حملته آمنة و قد شرفت به
و تباشرت کل الانام بقربه

ترجمہ: ''حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا آپ سے حاملہ ہوئیں۔ وہ اس شرف سے مشرف ہوئیں۔ سارے لوگوں نے آپ کے قرب کی بشارت دی۔''

حملا خفیفا لم تجد الما به
و تباشرت و حش الفلا فرحًا به

ترجمہ: ''یہ ہلکا سا حمل تھا انہوں نے اس کا درد محسوس نہ کیا۔ جنگل کے جانوروں نے اس سے خوش ہوتے ہوئے ایک دوسرے کو بشارات دیں۔''

واستبشرت من نور منّ و کیف لا
وھو الغیاث و رحمة من ربه

ترجمہ: ''وہ اپنے نور سے خوش ہو گئے۔ یہ کیسے نہ ہوتا آپ غیاث ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رحمت ہیں۔''
حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان:

Marfat.com

"میں نے حمل کا بوجھ محسوس نہ کیا۔"

الزہر میں شداد کی روایت اس کے برعکس ہے۔ان دونوں روایات کو اس طرح جمع کیا گیا ہے کہ ابتدائے حمل میں ثقل تھا۔لیکن بعد میں ہلکا پن محسوس ہونے لگا۔تاکہ معمول سے خارج ہو جائے۔الحافظ ابونعیم نے یہ بات وضاحت سے لکھی ہے۔

حضرت بریدہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا:

"حضرت آمنہ نے اس وقت خواب دیکھا جب حضور اکرم ﷺ ان کے صدفِ شکم میں تھے۔انہیں کہا گیا:

"آپ کے پیٹ مبارک میں سیدالمرسلین ہیں، سارے جہانوں سے بہترین ہیں۔جب ان کی ولادت ہو تو ان کا نام نامی احمد (ﷺ) یا محمد (ﷺ) رکھنا اور ان کی گردن مبارک میں یہ لٹکا دینا۔"

جب میں بیدار ہوئی تو میرے پاس ایک کاغذ پڑا تھا جس پر یہ لکھا ہوا تھا:

اعیذہ بالواحد   من شر کل حاسد

ترجمہ: "میں اسے خدائے یکتا کی پناہ میں دیتی ہوں۔ہر حاسد کے شر سے۔"

کل خلق زائد   من قائم او قاصد

ترجمہ: "میں کھڑے ہونے والے اور پیغام لانے والے مخلوق میں سے زائد کے شر سے۔"

عن السبیل حائد   علی الفساد جاھد

ترجمہ: "راہِ راست سے ہٹنے والے کے شر سے۔فساد کے لیے کوشش کرنے والے کے شر سے۔"

من نافث او عاقد   و کل خلق مارد

ترجمہ: "پھونک مارنے والے اور گرہ لگانے والے اور ہر سرکش مخلوق کے شر سے۔"

یا خذہ بالمراصد   فی طرق الموارد

ترجمہ: "وہ انہیں کمین گاہوں سے پکڑ لیتا ہے سارے گھاٹوں کے رستوں سے۔"

Marfat.com

برتر اور عظیم رب تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز سے محفوظ رکھا۔ اپنے ید علیا آپ کے اوپر رکھا۔ ایسی پناہ دی جسے دیکھا نہیں جا سکتا تھا۔ رب تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر تھا۔ وہ آپ کو نقصان نہیں دے سکتے تھے۔ نہ ہی آپ کو بیٹھنے میں، سونے میں، جاگنے یا اٹھنے میں نقصان پہنچا سکتے تھے۔ نہ رات کی ابتدا میں نہ دن کے آخر میں نقصان دے سکتے تھے۔

امام بیہقی نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا:

''جب حضور ﷺ اپنی امی جان کے بطن اقدس میں تھے تو انہیں خواب آیا کہ آپ اس کا نام ''احمد'' رکھیں۔''

امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی:

''یارسول اللہ! ہمیں اپنے بارے بتائیں۔''

آپ نے فرمایا:

''میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ جب میری والدہ ماجدہ مجھ سے حاملہ ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ گویا کہ ان سے ایک نور نکلا ہے۔ جس سے سرزمین شام میں ان کے لیے بصریٰ کے محلات روشن ہو گئے ہیں۔''

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''جب آپ میرے پیٹ مبارک میں جلوہ نما ہوئے تو میں نے کسی قسم کا بوجھ محسوس نہ کیا حتیٰ کہ دنیا میں تشریف لے آئے۔''

حمل مبارک کی ابتدا کب ہوئی؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے ایام تشریق لکھا ہے۔ بعض نے عاشوراء لکھا ہے۔ ابو زکریا یحییٰ بن عائد نے لکھا ہے:

''آپ پورے نو ماہ اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ مبارک میں رہے۔ آپ کو درد یا ہوا وغیرہ کی کوئی تکلیف نہ ہوئی تھی۔ جیسا کہ حاملہ خواتین محسوس کرتی ہیں۔''

Marfat.com

تنبیہہ

الحافظ ابوالفضل عراقی نے لکھا ہے کہ عنقریب تذکرہ آئے گا کہ حضرت آمنہ نے اس وقت بھی نور دیکھا تھا جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ یہ روایت بہتر ہے کیونکہ اس کے طرق متصل ہیں ممکن ہے کہ آپ سے نور دو بار نکلا ہو۔ایک دفعہ حمل کے وقت دوسری بار ولادت کے وقت۔اس میں کوئی ممانعت بھی نہیں۔اسی طرح دونوں احادیث میں تعارض بھی ختم ہو جائے گا۔

الشیخ علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے:

"حمل کے وقت نور خواب میں جبکہ ولادت کے وقت عالم بیداری میں دیکھا تھا۔"

Marfat.com

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال

ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ ابھی تک حضور ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے بطن اقدس میں ہی تھے کہ آپ کے والد ماجد کا وصال ہو گیا۔ ابن اسحاق، واقدی، ابن سعد، بلاذری نے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ امام ذھبی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ مشہور یہی ہے۔ ابن جوزی نے لکھا ہے۔ بڑے بڑے سیرت نگاروں کا یہی قول ہے۔ امام حاکم نے یہ روایت لکھی ہے۔ اسے صحیح کہا ہے۔ ابن اسحاق کے علاوہ دیگر سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ مدت حمل دو ماہ ہو چکی تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ حضور ﷺ پنگھوڑے میں تھے کہ آپ کے والد ماجد کا وصال ہو گیا۔ ایک قول کے مطابق آپ کی عمر اس وقت دو ماہ یا ۹ ماہ یا اٹھارہ ماہ تھی۔ امام سہیلی نے لکھا ہے کہ اکثر علماء کا قول یہی ہے۔" میں کہتا ہوں کہ یہ کثیر کا قول تو ہے لیکن اکثر کا قول یہ نہیں۔

ابن سعد نے محمد بن کعب سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ شام کی طرف قریش کے ایک قافلہ کے ساتھ گئے۔ جب وہ اپنی تجارت سے فارغ ہوئے اور واپس لوٹے۔ مدینہ طیبہ سے گزرے تو حضرت عبداللہ علیل ہو گئے۔ انہوں نے کہا:

"میں اپنے ننھیال بنو عدی بن نجار کے ہاں ٹھہر جاتا ہوں۔"

وہ وہاں ایک ماہ تک بیمار رہے۔ ان کے ساتھی مکہ مکرمہ آگئے۔ حضرت عبدالمطلب نے اپنے لختِ جگر کے بارے پوچھا۔ انہوں نے کہا:

"وہ بیمار ہیں اور اپنے ننھیال بنو عدی کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔"

حضرت عبدالمطلب نے اپنے بڑے لختِ جگر حارث کو بھیجا۔ انہوں نے پایا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو چکا ہے۔ انہیں دار النابغہ میں دفن کیا جا چکا ہے۔ حارث نے حضرت

Marfat.com

عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو بتایا جسے سن کر انہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے چچاؤں، بھائیوں اور بہنوں کو بہت صدمہ ہوا۔ اس وقت حضور ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے بطن اقدس میں تھے۔ اس وقت حضرت عبداللہ کی عمر ۲۵ برس تھی۔

امام واقدی نے لکھا ہے۔ حضرت عبداللہ کے وصال اور عمر کے بارے یہ روایت سب سے صحیح ہے۔ علامہ علائی اور ابن حجر نے لکھا ہے کہ اس وقت عمر مبارک ۱۸ سال تھی۔ امام واقدی نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ نے حضرت آمنہ کے علاوہ اور انہوں نے حضرت عبداللہ کے علاوہ کسی سے نکاح نہ کیا۔

اخذ الاله ابا الرسول و لم یزل　　　برسوله الفرد الیتیم رحیما

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے والد ماجد پر وفات طاری فرمادی۔ وہ اپنے یکتا اور منفرد رسول مکرم ﷺ پر رحیم رہا۔“

نفسی الفداءُ بفردٍ فی یتمه　　　والدر احسن ما یکون یتیما

ترجمہ: ”میرا نفس اس ذات والا پر فدا جو اپنے یتیم ہونے میں منفرد تھے۔ در اگر در یتیم ہو تو وہ بہت خوبصورت ہوتا ہے۔“

ابو حیان نے بحر میں حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ اس لیے یتیم ہو گئے تھے تا کہ مخلوق میں سے کسی کا حق آپ پر نہ ہو۔

ابن معاد نے کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ آپ اس لیے یتیم ہو گئے کیونکہ ہر کبیر کی بنیاد صغیر ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ جب آپ اپنی عمر کی ابتدا میں بلند درجات پر فائز ہوں تو آپ کو علم ہو جائے کہ معزز وہ ہوتا ہے جسے رب تعالیٰ عزت عطا فرمائے۔ آپ کی قوت رب تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ نیز آپ غریبوں اور یتیموں پر رحم کریں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند محترم کا مرثیہ لکھا۔ اسے ابن اسحاق نے المبداء میں اور ابن سعد نے الطبقات میں لکھا ہے:

Marfat.com

عفا جانب البطحاء من ابن هاشم
و جاور لحدا خارجا فی الغمائم

ترجمہ: "بطحاء کی ایک طرف حضرت ہاشم کے فرزند کو موت نے سلا دیا ہے۔ وہ مختلف پردوں میں لپٹا ہوا ہے مکہ مکرمہ سے باہر قبر کا پڑوسی بن گیا ہے۔

دعته المنایا بغتةً فاجابها
وما ترکت فی الناس مثل ابن هاشم

ترجمہ: "موت نے انہیں اچانک دعوت دی تو انہوں نے وہ دعوت قبول کر لی اور اس نے لوگوں میں ہاشم کے بیٹے کی مانند کسی کو نہیں چھوڑا۔"

عشیة راحو یحملون سریرهٗ
یعاور اصحابه فی التزاحمُ

ترجمہ: عشاء کے وقت لوگ اس کی چارپائی کو اٹھا کر لے جا رہے تھے۔ اور بھیڑ کی وجہ سے اس کے دوست باری باری کندھا تبدیل کر رہے تھے۔"

فان یك غالته المنایا و ریبها
فقد کان معطاء کثیر التراحم

ترجمہ: اگرچہ موت اور اس کی مشکلات نے اسے چھین لیا ہے۔ مگر وہ حقیقت میں بہت زیادہ عطا کرنے والا اور بہت زیادہ رحم کرنے والا تھا۔"

قاسم الوزیری المغربی نے لکھا ہے کہ حضرت آمنہ نے حضرت عبداللہ کا مرثیہ کہتے ہوئے لکھا:

اضحی ابن هاشم فی مهماء مظلمة
فی حفرةً بین احجار لدی الحصر
سقی جوانب قبر انت ساکنه
غیث احمّ الذری ملآن ذو درر

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ہاشم کا فرزند تاریک جنگل میں اس قبر میں چلے گئے جو الحصر کے پاس پتھروں کے مابین ہے۔ جس قبر میں آپ جلوہ فرما ہیں اسے ایسا بادل سیراب کرے جو بہتے ہوئے آنسوؤں کے قریب ہو اور موتیوں سے بھرا ہوا ہو۔''

محمد بن عمر اسلمی نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ نے ترکہ میں حضرت ام ایمن، پانچ اونٹ اور کچھ بکریاں چھوڑیں۔

❁❁❁

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی تاریخ اور جگہ

اس باب کی دو فصلیں ہیں پہلی فصل آپ کی ولادت کے دن، مہینہ اور سال کے بارے ہے۔

صحیح مؤقف یہ ہے کہ آپ پیر کے روز پیدا ہوئے۔ امام احمد، امام مسلم اور امام ابوداؤد نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوموار کے دن کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

''میں اس دن پیدا ہوا ہوں۔''

یا فرمایا:

''اس روز مجھ پر وحی کا نزول ہوا ہے۔''

یعقوب بن سفیان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن پیدا ہوئے۔ پیر کے روز آپ کے سر پر نبوت کا تاج سجایا گیا۔ پیر کے روز آپ کا وصال ہوا۔ اور پیر کے روز ہی آپ نے حجرِ اسود اٹھایا۔ ابن عساکر نے لکھا ہے کہ یہ آیت طیبہ:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔ (المائدہ: ۳)

ترجمہ: ''آج میں نے مکمل کر دیا ہے تمہارے لیے تمہارا دین۔''

بھی پیر کے روز نازل ہوئی۔ غزوۂ بدر بھی پیر کے روز ہوا۔ لیکن عمدہ مؤقف یہ ہے کہ غزوۂ بدر جمعہ کے روز ہوا۔ اور یہ آیتِ طیبہ جمعۃ المبارک کے دن اتری۔ زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے معروف بن خربوذ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروز پیر طلوعِ فجر کے وقت رونق افروز ہوئے۔''

الحافظ ابوالفضل عراقی نے لکھا ہے:

''صحیح مؤقف یہ ہے کہ آپ دن کے وقت پیدا ہوئے تھے۔ حضرت سعید بن

Marfat.com

میسب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ دو پہر کے وقت اس دنیا میں رونق افروز ہوئے۔"

علامہ زرکشی نے اس قول کو درست کہا ہے۔کسی شاعر نے کیا خوب لکھا ہے:

یا ساعة فتح الهدی ارفادها
لطفاً و قد منح الجزا سعادها
لاحت بشهر ربیع الزاکی الذی
فاق الشهور جلالة اذ سادها
حیث النبوة اشرقّت بمآثر
کالشهب لا یحصی الوزی تعدادها
حیث الامانة والرسالة قد بدت
یعلی لمکة غورها و نجادها

ترجمہ:"اے وہ ساعت! جس میں ہدایت نے اپنے عطیات کے دروازے کھول دیے جب ثواب نے اسے سعادت مندی عطا کی۔ یہ عطیات اس ربیع الاول میں چمکے جو سارے مہینوں سے اس وقت فضیلت پا گیا جب سیادت کا تاج اس کے سر پر سجا دیا گیا۔ نبوت اتنی علامات کے ساتھ واضح ہوئی جتنے آسمان پر ستارے ہوتے ہیں۔ لوگ جن کی تعداد گن نہیں سکتے۔ جب امانت اور رسالت کا اظہار ہوا تو آپ نے مکہ مکرمہ کے نشیب و فراز پر غلبہ پالیا۔"

ابن دحیہ نے لکھا ہے کہ ستاروں کے قریب ہو جانے کی روایت ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کا تقاضا ہے کہ آپ کی ولادت رات کے وقت ہو۔ علامہ زرکشی ان کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ مؤقف درست نہیں۔ کیونکہ نبوت کا زمانہ معجزات کا زمانہ ہوتا ہے۔ ممکن ہے دن کے وقت ستارے گرے ہوں۔ (قریب آئے ہوں)

یا ساعة! نلنا السعادة والهنا فیها بخیر العالمین محمد

Marfat.com

ترجمہ: ''وہ مبارک ساعت! جس میں ہم نے سعادت حاصل کی۔ جس میں خیر العالمین محمد عربی ﷺ کی دنیا میں جلوہ نما ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔''

تمت لنا افراحها بظهوره   تكملت فی شهر مولد احمد

ترجمہ: ''آپ کے ظہور سے اس کی خوشیاں ہمارے لیے مکمل ہوگئیں۔ حضور ﷺ کے میلاد کے مہینے میں یہ تکمیل پذیر ہوگئیں۔''

ایک اور شاعر نے لکھا ہے:

توالت امور السعادة فی خير ساعة

بمولد خيرلرسل فی ساعة السعد

فياطيب اوقاتٍ يا طيب مولدٍ

يا طيب مولود حدى سائر المجد

ترجمہ: ''جب حضور ﷺ سعادت کی ساعت میں جلوہ افروز ہوئے تو بہترین گھڑی میں سعادت کے سارے امور لگاتار تھے۔ اے پاکیزہ وقت! اے پاکیزہ شہر! اے وہ پاکیزہ مولود جس نے ساری فضیلتوں کو گھیر لیا تھا۔''

ابن کثیر اور الحافظ نے لکھا ہے کہ جمہور علماء نے لکھا ہے کہ آپ ربیع الاول کے مہینہ میں اس دنیا میں تشریف لائے۔ امام سہیلی نے لکھا ہے کہ یہی بات معروف ہے۔ بعض نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

يقول لنا لسان الحال منه   و قـول الحق يعذب للسميع

فوجهی والزمان و شهر وضعی   ربيع فی ربيع فی ربيع

ترجمہ: ''آپ کے بارے حال کی زبان یہی کہتی ہے۔ یہ حق کی بات ہے جو سننے والے کو شیریں لگتی ہے۔ میرا چہرہ انور، میرا زمانہ اور میری ولادت کا مہینہ بہار میں بہار میں بہار ہے۔''

بعض اہلِ معانی نے لکھا ہے:

Marfat.com

''آپ کی ولادت موسم بہار میں ہوئی۔اس کے دن اور رات معتدل ہوتے ہیں نہ زیادہ گرمی اور نہ زیادہ سردی ہوتی ہے۔اس کی ہوا پوست اور رطوبت کے مابین ہوتی ہے۔سورج ھبوط اور علو کے مابین ہوتا ہے چاند سفید راتوں کے پہلے درجہ میں ہوتا ہے۔رب تعالیٰ نے آپ کی والدہ کا نام آمنہ اور دایا کا نام شفاء رکھا آپ کی پرورش کرنے والی کا نام برکۃ اور نماء تھا آپ کو دودھ پلانے والیوں میں ثواب،حلم اور سعد پایا جاتا ہے۔''

ابن اسحاق نے لکھا ہے آپ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

اس روایت کو ابن شیبہ نے مصنف میں حضرت جابر اور حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

العرز میں ہے:''اس پر عمل ہے۔''

ایک قول یہ ہے کہ ربیع الاول کی دو راتیں گزر چکی تھیں۔

ایک قول کے مطابق آٹھ راتیں گزر چکی تھیں۔اسے ابو عمر نے روایت کیا ہے۔ابن دحیہ نے اسے ترجیح دی ہے۔الحافظ نے لکھا ہے کہ اکثر روایات کا تقاضا یہی ہے۔

ایک روایت میں دس ربیع الاول کا تذکرہ ہے۔حافظ دمیاتی نے حضرت جعفر صادق سے یہی روایت کیا ہے۔اور اسے صحیح کہا ہے۔

ایک قول سترہ تاریخ کا ہے۔

ایک قول اٹھارہ تاریخ کا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ آپ یکم ربیع الاول کو طلوع فجر کے وقت پیدا ہوئے۔

ابن اسحاق اور ابو نعیم نے مطلب بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ سے روایت کیا ہے وہ اپنے باپ اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔انہوں نے کہا:

''حضور اکرم ﷺ اور میں عام الفیل کو پیدا ہوئے۔''

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت قباث سے پوچھا:

Marfat.com

"قباث! تم بڑے ہو یا حضور ﷺ؟"

انہوں نے کہا:

"حضور ﷺ مجھ سے بڑے ہیں۔ مگر میری عمر آپ سے زیادہ ہے حضور ﷺ عام الفیل کو پیدا ہوئے تھے۔ میں اپنی امی کے ساتھ ہاتھی کے سبز ٹکڑے پر کھڑا تھا"

آپ اس واقعہ کے پچاس دن بعد اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

ابن کثیر نے لکھا ہے کہ یہ قول مشہور ہے۔ علامہ مسعودی اور امام سہیلی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ابو بکر محمد بن موسیٰ الخوارزمی نے لکھا ہے کہ جب اصحاب فیل مکہ مکرمہ میں آئے تو محرم کے تیرہ دن باقی تھے۔ بعض نے اس کے ساتھ یہ اضافہ کیا ہے کہ اس روز اتوار تھا۔ اس سال محرم کی یکم روز جمعہ کو تھی۔

ابن سعد، ابن عساکر نے حضرت امام ابوجعفر باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جب اصحاب فیل مکہ مکرمہ میں آئے تو محرم کا نصف مہینہ گزر چکا تھا۔ حضور ﷺ اس سے ۵۵ راتیں بعد میں پیدا ہوئے تھے۔

حافظ دمیاطی نے اسی قول کو صحیح لکھا ہے ایک قول چالیس روز بعد کا، ایک قول ایک ماہ چھ دن بعد کا، ایک قول دس سال بعد کا، ایک قول تیس سال بعد کا، ایک قول چالیس سال بعد کا اور ایک قول ستر سال بعد کا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ رمضان المبارک کے بارہ دن گزر چکے تھے۔ اصحاب فیل کو ۲۳ سال گزر چکے تھے۔

ایک قول ہے کہ آپ صفر میں، ایک قول ہے کہ آپ ربیع الآخر میں۔ ایک ہے کہ آپ محرم میں اور ایک قول ہے کہ آپ عاشوراء کے دن پیدا ہوئے۔

امام سہیلی نے لکھا ہے کہ اس وقت اپریل کے ۲۰ دن گزر چکے تھے۔

امام ذہبی نے لکھا ہے میں نے تاریخ اسلام میں غور و فکر کیا۔ میں نے غور و فکر کیا کہ

Marfat.com

آپ ربیع الاول میں پیدا ہوئے اور اس دن ۲۰/اپریل ہو لیکن میں نے یہ حساب درست نہ پایا۔بیس اپریل اس وقت بنتا ہے جبکہ آپ رمضان المبارک میں پیدا ہوئے ہوں۔

علامہ ابوالحسن الماوردی نے لکھا ہے کہ ربیع الاول کے مہینہ کے رومی مہینوں میں سے فروری (پانچواں سریانی مہینہ) کے بالمقابل تھا۔

علامہ دمیاطی نے لکھا ہے کہ آپ حمل برج میں پیدا ہوئے۔

ایک قول کے مطابق برج ثور میں پیدا ہوئے۔اس سے اس احتمال کو تقویت ملتی ہے کہ آپ اپریل کی ابتدا میں پیدا ہوئے ہوں۔یا آپ آزار میں پیدا ہوئے ہوں۔

امام سہیلی نے لکھا ہے کہ آپ منازل میں سے غفر میں پیدا ہوئے۔انبیاء کرام اسی منزل میں پیدا ہوتے ہیں اسی لیے کہا گیا ہے:

خير المنزلتين كانت فى الابد

هو ما بين الزبانى والاسد

ترجمہ:''ہمیشہ دو منزلوں میں سے بہترین منزل وہ ہے جو زبانی اور اسد کے مابین ہے۔''

غفر کے ساتھ عقرب (بچھو) کا منہ ملا ہوا ہے۔عقرب منہ کے ساتھ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا۔اس کے ساتھ شیر کی دم متصل ہے۔شیر اپنی دم کے ساتھ کسی کو نقصان نہیں دیتا۔وہ اپنے پنجوں اور جبڑوں سے نقصان دیتا ہے۔

ابن دحیہ نے لکھا ہے کہ میرا خیال ہے کہ امام سہیلی ''السنبلہ'' کو بھول گئے ہیں اور انہوں نے گمان کیا ہے کہ ''سماک'' الاسد میں سے ہے۔

حضرت ابوعبداللہ بن الحاج نے ''المدخل'' میں لکھا ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرنے والا یہ اعتراض کرے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ آپ کو ربیع الاول کے مہینہ اور پیر کے دن کے ساتھ مختص کیا گیا۔صحیح اور اکثر علماء کرام کے نزدیک مشہور روایت یہی ہے۔آپ رمضان المبارک میں پیدا نہ ہوئے جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا۔جس میں شب قدر ہے جو کئی فضائل کے ساتھ مختص ہے نہ ہی آپ اشہر حرم میں پیدا ہوئے۔جن کو رب تعالیٰ نے اس دن

Marfat.com

سے حرمت والا بنایا ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی تھی۔نہ ہی آپ شعبان کی ۱۵ تاریخ کو پیدا ہوئے نہ ہی جمعۃ المبارک کے روز یا دن کو پیدا ہوئے تو اس کے چار جواب ہیں:

١. حدیث پاک میں ہے کہ رب تعالیٰ نے درختوں کو پیر کے روز پیدا کیا۔یہ بہت بڑی تنبیہ ہے وہ یہ کہ قوتوں، رزقوں، پھلوں اور ان ساری بھلائیوں کی تخلیق جن سے بنو آدم فائدہ اٹھاتے ہیں۔حیاتِ نو پاتے ہیں ان سے دوا بناتے ہیں۔انہیں دیکھ کر ان کے سینے کھل اٹھتے ہیں۔نفوس خوش ہو جاتے ہیں۔انہیں دیکھ کر ان کے نفوس مطمئن ہوتے ہیں۔کیونکہ انہیں وہ چیز حاصل ہوتی ہے جس پر ان کی زندگی کا دارومدار ہے جس طرح کہ رب حکیم کی حکمت کا تقاضا ہے۔اس ماہِ مبارک اور مبارک دن میں آپ کا وجود آنکھوں کے لیے ٹھنڈک ہے کیونکہ اس طرح عظیم بھلائی نصیب ہوئی۔اور وہ برکت ملی جو ساری امت محمدیہ کو شامل ہے۔

٢. ربیع الاول میں آپ کا ظہور اس شخص کے لیے بہت بڑا اشارہ ہے جو ربیع کے لفظ کے مادۂ اشتقاق کو دیکھے گا۔اس میں عمدہ فال اور آپ کی امت کے لیے بشارت ہے۔

امام شیخ عبدالرحمٰن الصقلی نے لکھا ہے: ہر انسان کا اس کے نام میں حصہ ہوتا ہے یہ امر اشیاء اور انسانوں میں مشترک ہے۔اگر اس طرح ہے تو پھر موسم بہار میں زمین رب تعالیٰ کی نعمتوں کی وجہ سے شق ہو جاتی ہے اس سے وہ رزق نکلتے ہیں جو بندوں کا سہارا بنتے ہیں ان پر ان کی زندگی، معیشت اور احوال کی اصلاح کا دارومدار ہوتا ہے۔دانہ، گٹھلی، طرح طرح کی نباتات اور قوتیں شق ہو جاتی ہے۔دیکھنے والے کو یہ منظر دلکش دکھائی دیتا ہے۔وہ اشیاء زبان حال سے اپنے لگنے کی بشارت دیتی ہیں۔اس میں رب تعالیٰ کی نعمتوں کی ابتداء کی بہت بڑی بشارت ہے۔تم دیکھتے نہیں کہ اگر تم ان ایام میں باغ میں داخل ہو۔اسے دیکھو تو تمہیں یوں لگے گا گویا کہ وہ تمہارے لیے مسکرا رہا ہے۔اس کی زیب و زینت تجھے زبان حال سے بتا رہی ہوگی کہ اس میں

Marfat.com

کون کون سے پھل اور رزق مخفی ہیں۔اسی طرح زمین کی کیفیت ہوتی ہے۔جب اس کی کلیاں کھلتی ہیں۔آپ کی ولادت ربیع الاول میں ہونے میں یہ ساری بشارات ہیں۔ یہ رب تعالیٰ کا اس طرف بھی اشارہ ہے کہ یہ نبی کریم ﷺ بڑی شان کے مالک ہوں گے۔آپ عالمین کے لیے رحمت،مؤمنین کے لیے بشارت ہوں گے۔وہ دونوں جہانوں میں ان کی ہلاکتوں اور خوفوں کے لیے پناہ گاہ ہوں گے۔آپ کی وجہ سے کفار سے بھی عذاب دور ہو جائے گا۔ارشادِ پاک ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ (الانفال:۳۳)

ترجمہ:"اور نہیں اللہ تعالیٰ کہ عذاب دے انہیں حالانکہ آپ تشریف فرما ہیں۔"

اس طرح بہت زیادہ برکات،رزق اور قوتوں کا نزول ہوا۔سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے اپنے بندوں کو صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دی۔

◆ اس موسم کی آپ کی شریعت مطہرہ کے ساتھ مشابہت ہے۔کیا تم دیکھتے نہیں کہ موسم بہار سارے موسموں سے معتدل ہوتا ہے۔سب سے زیادہ حسین ہوتا ہے۔نہ اس میں سخت سردی اور نہ ہی سخت گرمی ہوتی ہے۔نہ ہی دن اور راتیں طویل ہوتی ہیں بلکہ سارے امور معتدل ہوتے ہیں۔یہ موسم بیماریوں اور امراض سے محفوظ ہوتا ہے۔جن میں انسان موسم خزاں میں مبتلا ہوتا ہے۔بلکہ اس میں انسانوں کے قویٰ کو نئی زندگی نصیب ہوتی ہے۔مزاج درست ہوتے ہیں۔سینے کھل اٹھتے ہیں کیونکہ جسم بھی اسی طرح قوت پاتے ہیں جس طرح نباتات باہر نکلتے وقت قوت پاتی ہیں۔کیونکہ انسان کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے۔موسم بہار کے دن روزہ کے لیے اور راتیں نماز کے لیے عمدہ ہوتی ہیں۔کیونکہ ان کی طوالت،گرمی اور سردی میں اعتدال پایا جاتا ہے۔یہ آپ کی شریعت مطہرہ کے ساتھ مشابہت ہے جس شریعت بیضاء کے ساتھ آپ تشریف لائے ہیں۔آپ نے وہ بوجھ اتار دیا ہے جو ہم سے پہلے لوگوں پر تھے۔

◆ رب حکیم نے چاہا کہ زمان و مکان کو آپ کی وجہ سے شرف ملے نہ کہ زمان و مکان کی

Marfat.com

وجہ سے آپ کو شرف ملے۔ جو زمان یا مکان آپ کے ساتھ مل جائے اسے بہت بڑی فضیلت اور رتبہ مل جائے۔ البتہ جو زمان و مکان زیادہ اعمال کی وجہ سے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اگر آپ ان اوقات میں پیدا ہوتے جن کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے تو یہ وہم ہو سکتا تھا کہ ان کی وجہ سے آپ کو شرف ملا ہے۔ رب تعالیٰ نے ان اوقات کے علاوہ میں آپ کی ولادت رکھی تاکہ آپ کی عظمت اور رفعت کا اظہار ہو سکے۔

مقامِ ولادت

دوسری فصل اس جگہ کے بارے ہے جہاں آپ کی ولادت ہوئی۔ کیا وہ جگہ مکہ مکرمہ میں ہے یا اس سے باہر۔ صحیح قول یہی ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ اس مکان کے بارے اختلاف ہے۔ اس کے بارے درج ذیل اقوال ہیں:

1. آپ اس گھر میں جلوہ افروز ہوئے جو زقاق المولد میں ہے جو گھاٹی میں ہے جو شعب بنی ہاشم کے نام سے معروف ہے۔ وہ حضرت عقیل کے پاس تھی۔ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ یہ گھر حضور ﷺ نے حضرت عقیل کو ھبہ کر دیا تھا۔ تادم وصال یہ ان کے پاس رہا۔ ان کے بعد ان کی اولاد نے اسے محمد بن یوسف کے ہاتھوں فروخت کر دیا تھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت عقیل نے اسے ہجرت کے بعد اس وقت خریدا تھا جب قریش نے مہاجرین کے گھر فروخت کیے تھے۔
2. آپ کی ولادت شعب بنی ہاشم میں ہوئی۔
3. آپ ردم میں پیدا ہوئے۔
4. آپ عسفان میں پیدا ہوئے۔

❀❀❀

Marfat.com

اہلِ کتاب کے علماء کا اس رات کے بارے بتا دینا

ابونعیم اور امام بیہقی نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں سات آٹھ سال کا بچہ تھا۔ جو دیکھتا اسے یاد رکھتا تھا۔ میں نے ایک صبح بلند قلعے پر ایک یہودی کو چیختے ہوئے سنا۔ اس نے کہا:

"اے گروہِ یہود!"

سارے یہودی اس کے پاس جمع ہو گئے۔ میں سن رہا تھا۔ انہوں نے کہا:

"تیرے لیے ہلاکت! تجھے کیا ہوا ہے؟"

اس نے کہا:

"احمدِ مجتبیٰ ﷺ کا ستارہ آج طلوع ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے آپ آج رات پیدا ہو گئے ہیں۔"

ابن سعد، حاکم، ابونعیم نے حسن سند کے ساتھ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک یہودی مکہ مکرمہ میں رہتا تھا۔ وہ وہاں تجارت کرتا تھا۔ جب وہ رات آئی جس میں حضور ﷺ پیدا ہوئے تھے تو اس نے قریش کی محفل میں کہا:

"اے قریش کے گروہ! کیا آج رات تمہارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟"

قوم نے کہا:

"بخدا! ہم نہیں جانتے۔"

اس یہودی نے کہا:

"جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے خوب یاد رکھو۔ اس رات آخری امت کے نبی پیدا ہو گئے ہیں ان کے کندھوں کے مابین علامت ہوگی۔ وہاں لگاتار بال ہوں

Marfat.com

گے۔گویا کہ وہ گھوڑے کی گردن کے بال ہوں۔وہ دوراتیں دودھ نہیں پی سکیں گے۔"

قریش اپنی اپنی محافل سے اٹھے وہ یہودی اس کی بات پر تعجب کر رہے تھے۔جب وہ اپنے اپنے گھر گئے تو ہر انسان نے یہ بات اپنے اہلِ خانہ کو بتائی۔انہوں نے بتایا:

"آج عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے ہاں ایک فرزند پیدا ہوئے ہیں جن کا نام نامی انہوں نے "محمد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا ہے۔"

وہ قوم اس یہودی کے پاس آئی۔اسے بتایا۔اس نے کہا:

"تم میرے ساتھ چلو حتیٰ کہ میں اسے دیکھ لوں۔"

وہ اسے لے کر آئے اور اسے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے گئے۔اس نے انہیں کہا:

"مجھے ذرا اپنا نورِ نظر دکھانا۔"

اس نے اپنا نورِ نظر اسے دکھایا۔اس نے آپ کی کمر انور سے کپڑا ہٹایا۔اس نے مہر نبوت دیکھی اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔جب اسے افاقہ ہوا تو قریش نے پوچھا:

"تیرے لیے ہلاکت! تجھے کیا ہوا ہے؟"

اس نے کہا:

"بخدا! آج بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی ہے۔اے گروہِ قریش! تم خوش ہو جاؤ۔اب تمہاری سطوت کا بول بالا ہوگا۔اس کی شہرت از مشرق تا مغرب پھیل جائے گی۔"

ابن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا کہ بنوقریظہ، بنونضیر، فدک اور خیبر کے یہودی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل آپ کی صفات جانتے تھے۔وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی تو یہود کے علماء نے کہا:

"آج رات احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔ان کا ستارہ طلوع ہو گیا ہے۔"

Marfat.com

جب آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو انہوں نے کہا:

"احمد مجتبیٰ ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔"

وہ یہ سب کچھ جانتے تھے۔ آپ کا اقرار کرتے تھے۔ آپ کا حلیہ بیان کرتے تھے مگر حسد اور سرکشی کی وجہ سے آپ پر ایمان نہیں لاتے تھے۔"

ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت شعیب بن شعیب سے روایت کیا ہے کہ مرالظہران کے مقام پر اہلِ شام کا ایک راہب رہتا تھا۔ جسے عیص کہا جاتا تھا۔ رب تعالیٰ نے اسے بہت سا علم عطا کر رکھا تھا۔ وہ اپنے کنیسہ میں رہتا تھا۔ وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوتا۔ لوگوں سے کہتا:

"عنقریب تمہارے ہاں ایک بچہ پیدا ہوگا۔ اہلِ عرب اس کا دین اختیار کریں گے۔ وہ عجم کا مالک ہوگا۔ اس کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔ جو انہیں پالے وہ ان کی اتباع کرے تو اس نے اپنی ضرورت پوری کر دی۔ جس نے انہیں پالیا اور ان کی مخالفت کی تو اس نے غلطی کی۔ بخدا! میں نے امن اور خوشحالی کی زمین کو نہیں چھوڑا اور اس خشک اور خوف کی زمین میں نہیں آیا مگر ان کی وجہ سے۔"

مکہ مکرمہ میں جو بچہ بھی پیدا ہوتا وہ اس کے متعلق پوچھتا۔ وہ کہتا:

"ابھی تک وہ بچہ پیدا نہیں ہوا۔"

جب اس رات کی صبح آئی جس میں آپ پیدا ہوئے تھے۔ تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ عیص کے پاس آئے اور اس کے کنیسہ کے نیچے کھڑے ہو کر اسے بلایا۔ اس نے پوچھا:

"کون ہو؟"

انہوں نے کہا:

"میں عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) ہوں۔"

اس نے نیچے دیکھا تو کہا:

"آپ اس مبارک بچے کے دادا ہیں آج پیر کے دن وہ بچہ پیدا ہو گیا ہے جس

Marfat.com

کے متعلق میں بتایا کرتا تھا۔ پیر کے دن ہی وہ مبعوث ہوں گے۔ آپ کا ستارہ آج رات طلوع ہو گیا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ اسے آج رات درد ہوگا۔ یہ شکایت اسے تین دن تک رہے گی۔ پھر اسے صحت مل جائے گی۔ اپنی زبان کی حفاظت کرنا، جتنا حسد ان پر ہوگا اتنا حسد کسی اور پر نہیں کیا گیا ہوگا۔ اتنی بغاوت کسی اور پر نہیں کی جائے گی، جتنی بغاوت ان پر ہوگی۔"

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا:

"ان کی عمر مبارک کتنی ہوگی۔"

عیص نے کہا:

"اگر ان کی عمر طویل بھی ہوئی تو وہ ستر سال تک نہیں پہنچیں گے۔ وہ ساٹھ کے عشرے میں کسی طاق سال میں وصال کر جائیں گے۔ وہ اکسٹھ سال یا تریسٹھ سال کی عمر میں وصال کر جائیں گے۔"

Marfat.com

وقتِ ولادت معجزات

حضورا کرم ﷺ نے فرمایا:

''میری والدہ ماجدہ نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا ہے جس سے ان کے لیے بصریٰ کے محلات روشن ہو گئے ہیں۔''

یہ روایت ابن سعد نے نقل کی ہے۔اس کے راوی ثقہ ہیں۔

''بصریٰ'' سے مراد شام کا ایک شہر ہے جو دمشق کے قریب ہے۔

''المسکۃ الفائحۃ'' میں ہے کہ بصریٰ کو مختص کرنے میں عجیب نکتہ ہے۔شام کا یہ پہلا شہر تھا جس میں نورِ محمدی ﷺ داخل ہوا۔شام کے شہروں میں سے سب سے پہلے یہی فتح ہوا۔بغداد کے ایک شہر کا نام بھی ''بصریٰ'' ہے۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا کہ مجھے میری والدہ ماجدہ نے بتایا ہے وہ حضرت آمنہ کے پاس اس وقت موجود تھیں جب حضورا کرم ﷺ کی ولادت ہوئی۔انہوں نے فرمایا:

''مجھے گھر کی ہر چیز میں نور نظر آیا۔میں نے ستارے دیکھے وہ قریب آ گئے تھے۔ مجھے یوں لگا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔جب آپ کی ولادت ہوئی تو آپ کے نور سے سارا گھر روشن ہو گیا مجھے ہر طرف نور ہی نور نظر آتا تھا۔''

حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''میں رب تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین تھا......میری والدہ ماجدہ نے وہ خواب دیکھا جو انہوں نے دیکھا۔انبیاء کرام کی مائیں اسی طرح دیکھتی ہیں۔''

ولادت کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک نور دیکھا جس سے ان کے لیے شام کے محلات روشن ہو گئے۔(امام احمد،بزار،حاکم،ابن حبان)

Marfat.com

(حاکم اور ابن حبان نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔)

ابن حبان نے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا:

''میرے اس نورِ نظر کی عجیب شان ہے۔ جب یہ میرے بطن اقدس میں تھے تو میں نے کسی قسم کا بوجھ محسوس نہیں کیا تھا۔ آپ بہت ہلکے تھے۔ آپ کی برکت بہت عظیم تھی۔ پھر میں نے ایک نور دیکھا گویا کہ مجھ سے شہاب نکلا ہے جس سے میرے لیے بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو گئی تھیں۔ جب آپ کی ولادت ہوئی تو آپ اس طرح تشریف نہ لائے جس طرح بچے پیدا ہوتے ہیں بلکہ آپ کے ہاتھ زمین پر تھے سر اقدس آسمان کی طرف اٹھایا ہوا تھا۔''

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''جب مجھ سے میرے نورِ نظر محمد عربی ﷺ جدا ہوئے تو ان سے نور نکلا جس سے مشرق و مغرب کا مابین روشن ہو گیا۔''

ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضور ﷺ کی ولادت ہوئی تو زمین نور سے جگمگا اٹھی۔

امام احمد اور ابن سعد نے حسن سند سے حضرت ابو امامۃ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا، میں نے عرض کی:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے اپنے معاملہ کی ابتداء کے بارے فرمائیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ میری امی جان نے دیکھا کہ ان سے نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں۔''

Marfat.com

ابن سعد نے محمد بن عمر الاسلمی سے متعدد اسانید سے روایت کیا ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

”جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا جس سے مشرق ومغرب کا مابین روشن ہوگیا۔آپ اپنے گھٹنوں کے بل زمین پر آئے دستِ اقدس زمین پر رکھے ہوئے تھے۔پھر آپ نے مٹھی بھر مٹی اٹھائی۔اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔آپ کے لیے شام کے محلات اور بازار روشن ہو گئے۔حتیٰ کہ انہوں نے بصریٰ کے مقام پر اونٹوں کی گردنیں دیکھ لیں۔“

اس نورِ مبارک سے بصریٰ کے محلات روشن ہو گئے۔اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ یہ ملک آپ کی فضیلت اور سلطنت کا گھر ہے۔جیسے کہ حضرت کعب نے ذکر کیا ہے کہ سابقہ کتب میں ہے:

”محمد رسول اللہ ﷺ! آپ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوں گے۔یثرب ہجرت فرمائیں گے۔آپ کا ملک شام ہوگا۔“

شام کی فضیلت میں بہت سی روایات ہیں۔

بعض علماء نے فرمایا ہے:

”بصریٰ کے محلات روشن ہونے میں ایک اشارہ یہ ہے کہ آپ بصیرت کو نور عطا فرمائیں گے۔اور مردہ دلوں کو حیاتِ نو بخشیں گے۔“

اس نور سے اس نور کی طرف اشارہ بھی ہے جو نورِ مبارک آپ لے کر آئے۔جس کے ساتھ اہلِ زمین کو ہدایت نصیب ہوئی۔شرک کی تاریکی دور ہوئی۔ارشادِ ربانی ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ (المائدہ:۱۶-۱۵)

ترجمہ:”بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا،اور روشن کتاب۔اللہ اس

Marfat.com

سے ہدایت دیتا ہے اسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے ساتھ اور انہیں اندھیریوں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔"

امام ابوشامۃ نے لکھا ہے کہ آپ کی ولادت کے وقت جو نور ظاہر ہوا تھا وہ قریش میں مشہور ہوگیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بھی ان اشعار میں اس کا ذکر کیا ہے جو پہلے گزر چکے ہیں۔

و انت لما ولدت...

رب تعالیٰ اس شاعر پر رحم فرمائے جس نے یہ اشعار کہے ہیں:

لما استهل المصطفیٰ طالعا　　اضاء الفضاء من نورہِ الساطع

ترجمہ: "جب حضور ﷺ وقتِ صبح رونق افروز ہوئے تو آپ کے وسیع نور سے فضاء روشن ہوگئی۔"

و عطر الكون شذی عطرہ　　الطیب من دان و من شالع

ترجمہ: "آپ کے عمدہ اور تیز عطر کی خوشبو نے قریب اور دور کو معطر کر دیا۔"

نادت　الاکوان　من　فرحۃ

یا　مرحبا　بالقمر　الطالع

ترجمہ: "کائنات نے خوشی سے صدا دی۔ طلوع ہونے والے چاند کو خوش آمدید۔"

ابن سعد نے موسیٰ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضور ﷺ پیدا ہوئے۔ آپ نے ہاتھ مبارک زمین پر رکھے۔ سر اقدس آسمان کی طرف بلند کیا، اور مٹھی مبارک کو مٹی سے بھر لیا۔ بنولہب کے ایک شخص تک یہ بات پہنچی تو اس نے کہا:

"اگر یہ بات سچ ہے، تو یہ بچہ سارے اہلِ زمین پر غالب آجائے گا۔"

ابن سعد، ابونعیم سے قوی سند سے حسان بن عطیۃ سے روایت کیا ہے کہ جب حضور ﷺ کی ولادت ہوئی تو آپ اپنی ہتھیلیوں اور گھٹنوں کے بل زمین پر تشریف لائے۔ آپ کی نظر مبارک آسمان کی طرف تھی۔

امام سہیلی نے یہ اضافہ کیا ہے:

Marfat.com

''آپ کے ہاتھ مبارک کی انگلیاں بند تھیں صرف سبابہ سے آپ یوں اشارہ فرما رہے تھے گویا کہ آپ تسبیح بیان فرما رہے ہوں۔''

علامہ امام شمس الدین جوجری نے لکھا ہے: اس حالت میں نگاہ ناز کو اوپر اٹھانے میں یہ اشارہ ہے کہ آپ کی شان و قدر بہت بلند ہوگی۔ آپ ساری مخلوق کے سردار ہیں۔ یہ آپ کے معجزات میں سے ہے۔ یہ آپ کی ولادت کے وقت آپ کا پہلا فعل تھا۔ اس میں اس شخص کے لیے اشارہ ہے جو غور وفکر کرتا ہے کہ آپ نے ولادت سے لے کر مٹی پر قبضہ جمانے تک جو کچھ بھی کیا تو عقل کا اشارہ اسی طرف ہے کہ ہر لحہ اور ہر آن آپ کی رفعت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ مخلوق پر آپ کی شان بلند ہوتی رہے گی۔ آسمان کی طرف سر اٹھانے میں آپ کی سرداری کی طرف اشارہ ہے۔ آپ نے رفعت کے علاوہ کسی اور امر کا قصد نہ کیا۔

ابن الجوزی نے ''الوفاء'' میں حضرت ابوالحسین بن براء سے روایت کیا ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''میں نے آپ کو دیکھا آپ گھٹنوں کے بل تھے۔ آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پھر آپ نے مٹھی بھر مٹی پر قبضہ کیا پھر سجدہ میں گر گئے۔''

بعض اہلِ اشارات نے کہا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو انہوں نے فرمایا:

اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ (مریم: ۳۰)

ترجمہ: ''بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔''

انہوں نے اپنے بارے عبودیت اور رسالت کی خبر دی جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر سجدہ میں رکھ دیا۔ آپ سے ایک نور نکلا۔ جس سے مشرق و مغرب جگمگا اٹھا۔ آپ نے مٹی اٹھائی اور سر اقدس آسمان کی طرف بلند کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبودیت زبانی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبودیت فعلی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت خبر دینے کے ساتھ تعلق رکھتی تھی جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت انوار کے ظہور کے ساتھ تھی۔ سجدہ میں یہ اشارہ بھی تھا کہ آپ کے امر کی ابتداء قرب پر ہے۔ جیسا کہ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے:

Marfat.com

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ⑲ (العلق:۱۹)

ترجمہ: ”(اے حبیب) سجدہ کیجیے اور ہم سے اور قریب ہو جائیے۔“

حضور ﷺ نے فرمایا:

”بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب کا سب سے زیادہ قریبی ہوتا ہے۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حالت مقامِ عبودیت کی طرف اشارہ کرتی ہے جبکہ حضور ﷺ کی حالت مقامِ قرب کی طرف اشارہ کرتی ہے۔“

ایک شاعر نے کہا ہے:

لك القرب من مولاك يا اشرف الورىٰ
و انت لكل المرسلين ختام

ترجمہ: ”اے سارے لوگوں سے افضل! آپ کو اپنے رب تعالیٰ کا قرب حاصل ہے۔ آپ خاتم المرسلین ہیں۔“

انت لنا يوم القيامة شافع
و انت لكل الانبياء امام

ترجمہ: ”آپ ہمارے لیے روزِ حشر شفیع ہوں گے۔ آپ سارے انبیاء کے امام ہیں۔“

عليك من الله الكريم تحية
مباركة مقبولة و سلام

ترجمہ: ”آپ پر رب تعالیٰ کی طرف سے ایسا سلام ہو جو مبارک اور مقبول ہو۔“

حضرت ابو نعیم نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت شفاء بنت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا:

”حضور اکرم ﷺ جب پیدا ہوئے تو میرے ہاتھ پر جلوہ گر ہوئے۔ آپ نے آواز نکالی میں نے سنا آپ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔“

Marfat.com

ازمشرق تا مغرب روشن ہو گیا۔ میں نے روم کے بعض محلات کو دیکھ لیا۔ پھر میں نے آپ کو لباس پہنایا۔ آپ کو لٹا دیا۔ جلد ہی مجھ پر تاریکی چھا گئی۔ مجھ کو رعب اور لرزہ نے آلیا۔ میں نے اپنی دائیں سمت سنا کوئی کہہ رہا تھا:

"تم انہیں کہاں لے گئے تھے۔"

اس نے جواب دیا:

"مغرب کی طرف۔"

پھر تاریکی چھٹ گئی۔ پھر مجھے رعب اور کپکپاہٹ نے آلیا۔ میں نے اپنے بائیں جانب کسی کو فرماتے سنا:

"تم انہیں کہاں لے گئے تھے۔"

اس نے کہا:

"مشرق کی طرف۔"

یہ بات ہمیشہ میرے ذہن میں رہی حتی کہ رب تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کر دیا۔"

تنبیہات

1. الشیخ نے اپنے فتاویٰ لکھا ہے: میں کسی ایسی حدیث سے آگاہ نہیں جس میں تذکرہ ہو کہ آپ نے ولادت کے وقت چھینک ماری ہو۔ میں نے ابن سعد، دلائل از بیہقی، ابونعیم، ابن عساکر کا مطالعہ کیا ہے۔ مستدرک اور حاکم کو پڑھا ہے۔ ان میں ایسا کوئی تذکرہ نہیں۔ وہ حدیث مبارک جو ابھی ابھی حضرت شفاء سے روایت گزری۔ اس میں لفظ "الاستہلال" سے چھینک کی مشابہت نظر آتی ہے۔ مگر اس میں چھینک کا صراحۃ تذکرہ نہیں۔ لغت میں "الاستہلال" وقت ولادت بچے کا رونا ہے۔ شاید اس سے مراد چھینک ہی ہو۔

علامہ شمس الدین جوجری نے لکھا ہے کہ استہلال اگرچہ لغت میں وقتِ ولادت آواز

Marfat.com

نکالنا ہوتا ہے مگر اسے چھینک پر محمول کیا جا سکتا ہے۔

- عاشقانِ مصطفی ﷺ کی یہ عادت ہے کہ وہ آپ کا ذکر خیر سنتے وقت تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بعض علماء نے اس قیام کو بدعت لکھا ہے۔ مگر عاشق صادق، حسانِ وقت ابوزکریا یحییٰ بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

قلیل لمدح المصطفى الخط بالذهب
على فضة من خط احسن من كتب
و ان ينهض الاشرف عند سماعه
قياما صفوفا او جثيا على الركب
اما الله تعظيما سر كتب اسمه
على عرشه يا رتبه سمت الرتب

ترجمہ: "جو شخص عمدہ کتابت کرتا ہے اس کے ذریعے چاندی پر سونے کے ساتھ حضور ﷺ کی تعریف لکھنا بھی کم ہے۔ آپ کی تعریف سن کر سرداروں کی صفوں میں کھڑا ہونا چاہیے یا گھٹنوں کے بل جھک جانا چاہیے۔ رب تعالیٰ نے تعظیم کرتے ہوئے آپ کا اسم گرامی اپنے عرش پر لکھا ہے۔ اے وہ مرتبہ! جو سارے مراتب سے بڑھ گیا ہے۔"

اتفاق ہے کہ شیخ الاسلام تقی الدین السبکی کے درسِ ختم پر ایک شخص نے یہ اشعار پڑھے۔ قاضی اور اعیانِ مملکت ان کے سامنے تھے جب پڑھنے والا اس شعر تک پہنچا: ان ینھض الاشراف... تو امام صرصری کے ان اشعار کی اتباع کرتے ہوئے شیخ اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں کو ایک مبارک ساعت میسر آئی۔ اس کا تذکرہ ان کے بیٹے شیخ الاسلام ابونصر بن عبدالوھاب نے "الطبقات الکبریٰ" میں ان کے عنوان کے تحت کیا ہے۔

- بعض لوگوں نے آپ کی طرف سے یہ مشہور کر دیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "میں عادل

Marfat.com

بادشاہ کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں۔"

الحافظ نے لکھا ہے: "یہ جھوٹ اور باطل ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔"

شیخ امام زرکشی نے لکھا ہے کہ حافظ سمعانی نے ابو بکر الحیری سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا: "مجھے ایک صالح بزرگ نے کہا ہے کہ انہوں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی۔ وہ فرماتے ہیں" میں نے عرض کی:

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھ تک پہنچا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے: "میں عادل بادشاہ کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں۔" میں نے حاکم ابو عبداللہ نے اس روایت کے بارے پوچھا تو انہوں نے کہا: "یہ جھوٹ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے تو اس طرح نہیں فرمایا۔"

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"ابو عبداللہ نے سچ کہا ہے۔"

حلیمی علیہ الرحمۃ نے "الشعب" میں لکھا ہے: "یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ اگر صحیح بھی ہو تو پھر عادل سے مراد اس کا وہ معروف اسم ہو گا جس سے اسے یاد کیا جاتا تھا۔ وہ عدل کی وجہ سے عادل نہیں ہو گا۔ یا اہلِ فارس کے اعتقاد کی وجہ سے وہ عادل ہو گا۔ جیسے کہ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ۔ (ھود:۱۰۱)

ترجمہ: "پس نہ فائدہ پہنچایا انہیں ان کے جھوٹے خداؤں نے۔"

یعنی جو ان کے معبودانِ باطلہ تھے۔ کیونکہ حضور ﷺ رب تعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی پر کوئی حکم نہیں لگا سکتے۔

الشیخ نے الدرر میں لکھا ہے کہ امام بیہقی نے الشعب میں لکھا ہے کہ ہمارے شیخ ابو عبداللہ حاکم نے اس روایت کو باطل سمجھا ہے جو بعض جہلاء نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی ہے:

Marfat.com

''میں عادل بادشاہ کسریٰ انوشروان کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں۔''

پھر ایک پاکباز شخص نے حضور کریم ﷺ کو اپنے خواب میں دیکھا تو اس نے آپ سے ابوعبداللہ کی یہ بات عرض کی۔آپ نے فرمایا:

''میں نے ایسی بات نہیں فرمائی۔''

آپ نے ابوعبداللہ کی تصدیق کی۔

صاحب المقاصد نے تحریر کیا ہے کہ ابن رجب نے جو اپنے طبقات میں یہ تحریر کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''ولدت فی زمن الملك العادل''

یہ صحیح نہیں۔اس کی سند منقطع ہے۔

پتھر کی ہنڈیا ٹوٹ گئی

ابونعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جب لوگوں کے ہاں رات کے وقت بچہ پیدا ہوتا تو وہ اسے کسی برتن کے نیچے رکھ دیتے تھے اور صبح تک اسے نہیں دیکھتے تھے۔جب آپ کی ولادت ہوئی تو انہوں نے آپ کو ہنڈیا کے نیچے رکھا۔صبح کے وقت ہنڈیا کے پاس گئے تو وہ دو حصوں میں پھٹ چکی تھی۔آپ کی مبارک آنکھیں آسمان کی طرف تھیں۔قریش نے اس پر بہت تعجب کیا۔

ابن سعد نے ثقہ آدمیوں سے روایت کیا ہے کہ حضرت عکرمہ نے فرمایا ہے کہ جب حضور ﷺ کی ولادت ہوئی۔آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو ہنڈیا کے نیچے رکھ دیا۔ہنڈیا پھٹ گئی۔انہوں نے آپ کو دیکھا آپ کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی تھیں۔

امام بیہقی نے حضرت ابوالحسن التنوخی سے روایت کیا ہے کہ جب قریش کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ صبح تک اسے اپنی خواتین کو دے دیتے۔وہ اس پر ہنڈیا رکھ دیتیں۔حضور ﷺ کی ولادت ہوئی تو انہوں نے آپ پر بھی ہنڈیا رکھی۔وقتِ صبح وہ آپ کے پاس آئیں۔

Marfat.com

انہوں نے دیکھا کہ وہ ہنڈیا دو حصوں میں منقسم ہو چکی تھی۔ انہوں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کی نگاہِ ناز آسمانوں کی طرف بلند تھی۔ وہ خواتین حضرت عبدالمطلب کے پاس آئیں۔ انہوں نے کہا:

''ہم نے آج تک ایسا بچہ نہیں دیکھا۔ ہم نے دیکھا کہ اس پر ہنڈیا ٹوٹ چکی تھی اور اس کی نگاہیں آسمان کی طرف تھیں۔''

حضرت عبدالمطلب نے فرمایا:

''اس مبارک بچہ کی حفاظت کرو۔ مجھے یقین ہے کہ اسے بھلائی نصیب ہوگی۔''

ابن جوزی نے ابوالحسین بن براء سے مرسل روایت کیا ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''میں نے آپ پر برتن رکھا۔ میں نے اسے پایا کہ وہ ٹوٹ چکا تھا آپ اپنا انگوٹھا چوس رہے تھے۔ جس سے دودھ نکل رہا تھا۔''

بعض اہلِ اشارہ نے کہا ہے کہ ہنڈیا کے اس طرح پھٹ جانے میں یہ اشارہ ہے کہ آپ کا امر غالب ہوگا۔ آپ جہالت کی ظلمت کو ختم کر دیں گے۔

آپ ﷺ کا مختون پیدا ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''رب تعالیٰ کے دربار میں میری یہ عزت ہے کہ میں مختون پیدا ہوا۔ کسی نے میری شرم گاہ کو نہیں دیکھا۔''

اس روایت کو الطبرانی، ابونعیم، ابن عساکر، ابن سعد، ابن عدی، نے حضرت عباس، ابوہریرہ، حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

علماء کی ایک جماعت جن میں ہشام بن محمد نے ''کتاب الجامع'' میں، ابن حبیب نے ''المعجم'' میں، ابن درید نے ''الوشاح'' میں، ابن جوزی نے ''العلل اور تلقیح'' میں، شامل ہیں، کا یہ موقف ہے کہ آپ مختون پیدا ہوئے۔

حاکم نے مستدرک میں لکھا ہے کہ احادیث اس کے بارے متواتر ہیں کہ آپ مختون پیدا

Marfat.com

ہوئے۔لیکن امام ذھبی نے ان کی گرفت کی ہے۔انہوں نے لکھا ہے کہ میں تو اس کی صحت کے بارے بھی نہیں جانتا یہ متواتر کیسے ہو سکتی ہے۔

امام ذھبی کو یہ جواب دیا گیا ہے کہ ممکن ہے کہ تواتر سے مراد یہ ہو کہ یہ روایت مشہور ہو چکی ہے سیرت کی کتب میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔اس تواتر سے مراد وہ تواتر نہیں جو محدثین کی اصطلاح میں ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے آپ کا اس وقت ختنہ کیا جب انہوں نے آپ کا شق صدر کیا۔یہ روایت خطیب نے ابو بکرہ سے مرفوعاً لکھی ہے مگر اس کی سند درست نہیں ہے۔

امام ذھبی نے اسے منکر لکھا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

"آپ کے جد امجد حضرت عبدالمطلب نے عرب کے دستور کے مطابق آپ کا ختنہ کیا۔"

اس روایت کو ابو عمر نے لکھا ہے مگر حافظ ابوالفضل عراقی نے لکھا ہے کہ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔حافظ قطب الدین الخیضر می نے لکھا ہے:

"میرے نزدیک پہلا قول زیادہ راجح ہے۔اور اس کے دلائل دوسرے قول سے قوی ہیں۔"

میں کہتا ہوں:

"میں نے پہلے ایک سند کا تذکرہ کیا ہے جسے حافظ ضیاء الدین مقدسی نے صحیح قرار دیا ہے۔علامہ زرکشی نے لکھا ہے کہ حضرت ضیاء الدین کا کسی روایت کو صحیح قرار دینا امام حاکم کے صحیح قرار دینے سے بہتر ہے۔"

خیضر می نے لکھا ہے کہ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ مختون پیدا ہونے میں عیب بھی پایا جاتا ہے تو ہم اسے کہیں گے:

"آپ کے حق میں تو یہ انتہائی کمال ہے۔کیونکہ یہ کھال جو ختنہ کے وقت کاٹی جاتی

Marfat.com

ہے بعض اوقات یہ نظافت اور طہارت کی تکمیل میں رکاوٹ بن جاتی ہے یہ وظیفۂ زوجیت کے وقت رکاوٹ بن جاتی ہے۔ رب تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کو اس طرح پیدا فرمایا کہ مختون، مسرور اور سارے عیوب و نقائص سے بری تھے۔"

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ پھر آپ کا شق صدر کیوں ہوا۔ وہ سیاہ گوشت کا ٹکڑا کیوں نکالا گیا جو شیطان کا حصہ ہوتا ہے اگر اس طرح ہے جس طرح آپ نے کہا ہے تو پھر آپ کی تخلیق اس کے بغیر ہی ہونا چاہیے تھی۔

میں اس کا جواب یہ دیتا ہوں کہ ختنہ کرنا اور ناف کاٹنا یہ ظاہری امور ہیں جو آدمی کے عمل کے محتاج ہوتے ہیں۔ رب تعالیٰ یہ اشیاء آپ میں پیدا نہ فرمائیں تاکہ کسی کا آپ پر احسان نہ ہو۔ آپ کمالِ طہارت پر پیدا ہوں۔ لیکن اس گوشت کے ٹکڑے کو باہر نکالنا جو شیطان کا حصہ ہوتا ہے اس کا محل دل ہوتا ہے اس سے کوئی آگاہ نہیں ہوتا۔ اگر رب تعالیٰ آپ میں یہ بھی پیدا نہ فرماتا تو آدمیوں کو اس کی حقیقت پر آگاہی نہ ہو سکتی تھی۔ رب تعالیٰ نے یہ حقیقت حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کے ہاتھوں ظاہر کی تاکہ آپ کے باطن کا کمال بھی متحقق ہو سکے۔ جس طرح اس نے ظاہر کر دیا تھا کہ آپ کا ظاہر مکمل ہے۔ (امام سبکی)

ابن سعد نے ثقہ راویوں سے روایت لکھی ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "میں نے آپ کو جنم دیا تو آپ پاکباز تھے۔ جسم اطہر پر کوئی گندگی نہ تھی۔ آپ زمین پر جلوہ افروز ہوئے۔ ہاتھوں کے بل زمین پر بیٹھ گئے۔

فائدہ

بہت سے انبیاء کرام مختون پیدا ہوئے۔ ابن درید نے الوشاح اور ابن جوزی نے التلقیح میں ان کی تعداد تیرہ لکھی ہے۔ انہوں نے یہ روایت حضرت کعب الاحبار سے روایت کی ہے۔
ابن جوزی نے محمد بن حبیب سے یہ روایت ۱۴ لکھی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا ذکر کیا ہے جن کا ذکر دوسرے نے نہیں کیا۔ درج ذیل انبیائے کرام کے بارے ان کا اتفاق ہے:

Marfat.com

''حضرت آدم، حضرت شیث، حضرت نوح، حضرت لوط، حضرت یوسف، حضرت شعیب، حضرت موسیٰ، حضرت سلیمان، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔''

حضرت کعب الاحبار نے ان انبیاء کا اضافہ کیا ہے:

''حضرت ادریس، حضرت سام، حضرت یحییٰ علیہم السلام۔''

حضرت ابن حبیب نے ان انبیاء کا اضافہ کیا ہے:

''حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت زکریا، حضرت حنظلہ بن صفوان (یہ اصحاب الراس کے نبی تھے)۔''

ان کے کلام سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ سترہ انبیاء مختون پیدا ہوئے تھے۔ سب سے پہلے حضرت آدم اور سب سے آخر میں حضرت محمد عربی ﷺ تھے۔

الشیخ نے قلائد الفوائد میں ان کے نام اسی طرح نظم کیے ہیں:

و سبعة مع عشر قد روى خلقوا
وهم ختان فخذ لازلت ما نوسا

ترجمہ: ''سترہ انبیاء کے بارے روایت ہے کہ وہ مختون پیدا ہوئے۔ سب تم سے محبت کریں انہیں یاد کرلو۔''

محمد، آدم ادریس، شیث نوح
سام هود شعيب يوسف موسى

ترجمہ: ''وہ حضرت محمد مصطفیٰ، حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت شیث، حضرت نوح، حضرت سام، حضرت ہود، حضرت شعیب، حضرت یوسف اور حضرت موسیٰ علیہم السلام ہیں۔''

لوط، سليمان، يحيىٰ، صالح
زكريا خنظله الرسى مع عيسى

ترجمہ: ''حضرت لوط، حضرت سلیمان، حضرت یحییٰ، حضرت صالح، حضرت زکریا، حضرت

Marfat.com

حنظلہ الرسی اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام ہیں۔"

علامہ قاضی عبدالباسط البلقینی نے یوں فرمایا ہے:

و فی الرسل مختونًا لعمرك خلقه

ثمان و تسع طیبون اکارم

ترجمہ: "تیری زندگانی کی قسم! رسل عظام میں سے آٹھ اور نو پاکیزہ صفت اور مکارم اخلاق کے مالک انبیاء مختون پیدا ہوئے۔"

وهم زکریا، شیث، ادریس، یوسف

و حنظله عیسٰی و موسٰی و آدم

و نوح و شعیب سام لوط و صالح

سلیمان یحییٰ هود یاسین خاتم

ترجمہ: "ان میں حضرات زکریا، شیث، ادریس، یوسف، حنظلہ، عیسیٰ، موسیٰ اور حضرات آدم، نوح، شعیب، سام، لوط، صالح، سلیمان، یحییٰ، ھود، یاسین اور حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔"

چاند جھک جاتا ادھر جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں

الطبرانی اور امام بیہقی نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کی:

"یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کی نبوت کی ایک علامت نے مجھے آپ کے دین میں داخل کر دیا۔ میں نے آپ کو دیکھا۔ آپ پنگھوڑے میں تھے۔ چاند سے سرگوشی فرما رہے تھے۔ آپ اپنی انگلی سے اس کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ وہ ادھر ہی جھک جاتا تھا۔ جدھر آپ اشارہ فرماتے تھے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

''میں اس سے باتیں کرتا تھا۔ وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا۔ وہ مجھے رونے سے روکتا تھا۔ میں اس کی پیشانی کی آواز سنتا تھا۔ جب وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا تھا۔''

امام ابوعثمان الصابونی نے لکھا ہے کہ سند اور متن میں غریب ہے۔ لیکن معجزات میں حسن ہے۔

الحافظ نے ''الفتح'' میں اور امام واقدی نے ''سیرت'' میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ ولادت کی ابتداء میں پنگھوڑے میں گفتگو فرماتے تھے۔

ابن سبع نے خصائص میں ذکر کیا ہے کہ ملائکہ آپ کے پنگھوڑے کو حرکت دیتے تھے۔

آپ نے سب سے پہلے یہ کلام فرمائی:

''اللہ اکبر کبیراً الحمد للہ کثیرا۔''

پنگھوڑے میں کئی افراد نے گفتگو کی ہے۔ ہمارے شیخ نے قلائد الفوائد میں انہیں یوں نظم کیا ہے۔

تکلم فی المهد النبی محمد
و موسٰی و عیسٰی والخلیل و مریم
و مبرئ جریج ثم شاهد یوسف
و طفل لدی الاخدود یرویه مسلم
و طفیل علیه مر بالامة التی
یقال لها تزنی ولا تتکلم
وما شطة فی عهد فرعون طفلها
و فی زمن الهادی المبارک یختم

ترجمہ: ''پنگھوڑے میں ان لوگوں نے گفتگو کی حضور اکرم ﷺ، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت خلیل اللہ علیہ السلام، حضرت مریم رضی اللہ عنہا، مبرئ جریج، شاہد یوسف۔ وہ بچہ جو خندق کے پاس تھا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔ وہ بچہ

Marfat.com

جس نے اس لونڈی کی گواہی دی تھی جسے کہا جا رہا تھا کہ اس نے زنا کیا ہے۔

مگر وہ بات نہیں کر رہی تھی۔ فرعون کے عہد میں کنگھی کرنے والی کے بچہ نے

اور ہادی مبارک کے زمانہ میں۔"

ابلیس کا غم، اسے آسمانوں پر جانے سے روک دینا اور غیبی صدائیں

امام سہیلی اور ابو ربیع نے حافظ بقی بن مخلد کی تفسیر سے روایت کیا ہے کہ ابلیس چار بار چیخا:

1. جب اسے ملعون کیا گیا۔
2. جب اسے نیچے اتارا گیا۔
3. جب حضور ﷺ کی ولادت ہوئی۔
4. جب سورۃ الفاتحہ نازل ہوئی۔

ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضور ﷺ کی ولادت ہوئی تو ابلیس نے کہا:

"آج رات وہ ہستی پیدا ہوگئی ہے جو ہمارا معاملہ خراب کر دے گی۔"

اس کے لشکر نے اسے کہا:

"کاش! تو اس کے پاس جائے اور اسے ناخن مار دے۔"

جب وہ حضور ﷺ کے قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا تو انہوں نے اسے ٹانگ مار کر عدن میں پھینک دیا۔

زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے معروف بن خربوذ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

"ابلیس ساتوں آسمانوں تک جا سکتا تھا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو اسے تین آسمانوں سے روک دیا گیا۔ وہ چار تک جا سکتا تھا۔ جب حضور ﷺ پیدا ہوئے تو اسے سارے آسمانوں سے روک دیا گیا۔"

الخرائطی اور ابن عساکر نے حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہے کہ قریش کے چند

Marfat.com

افراد جن میں ورقہ بن نوفل، زید بن عمرو، عبداللہ بن جحش اور عثمان بن حویرث تھے وہ ایک بت کے پاس جمع ہوتے تھے۔ وہ ایک دن اس کے پاس گئے۔ اسے دیکھا کہ وہ منہ کے بل گرا ہوا تھا۔ انہوں نے اسے عجیب سمجھا۔ اسے پکڑا اور اسے پہلی حالت پر رکھ دیا۔ وہ جلد ہی نیچے گر پڑا۔ پھر تیسری بار نیچے گر پڑا۔ عثمان نے کہا:

"یہ کسی اہم امر کی وجہ سے نیچے گر رہا ہے۔"

اسی رات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف فرما ہوئے تھے۔

أیا صنم العید الذی صف حوله
صنادید وفد من بعید و قرب

ترجمہ: "اے عید کے وہ بت جس کے ارد گرد دور و نزدیک کے سرداروں نے صفیں باندھ رکھی ہیں۔"

ینکس مقلوبان ذاك قل لنا
اذاك سفیه ام تنکس للعتب

ترجمہ: "کس وجہ سے تو الٹ ہوا ہے۔ ہمیں بتا یہ حماقت ہے یا بگاڑ کی وجہ سے ہے۔"

فان کان من ذنب اسأنا فاننا
نبوء باقرارٍ و نلوی علی الذنب

ترجمہ: "اگر یہ اس گناہ کی وجہ سے ہے جو ہم سے صادر ہوا ہے۔ تو ہم اس گناہ کا اقرار کرتے ہیں اور اس گناہ سے توبہ کرتے ہیں۔"

و ان کنت مغلوبا تنکست صاغرا
فما انت فی الاصنام بالسید الرب

ترجمہ: "اگر تو مغلوب ہو گیا ہے اور ذلیل ہو کر اوندھا ہو گیا ہے تو پھر تو بتوں میں بڑا رب نہیں ہے۔"

انہوں نے بت کو لیا۔ اسے اس کی سابقہ حالت پر لوٹا دیا۔ جب وہ سیدھا ہو گیا تو اس

Marfat.com

کے پیٹ سے یہ آواز آئی:

تردی لمولود اضائت لنوره
جمع فجاج الارض بالشرق والغرب

ترجمہ: "ہم اس مبارک مولود کی وجہ سے برباد ہو گئے ہیں۔ جس کے نور سے زمین کی ساری شاہراہیں از مشرق تا غرب روشن ہو گئی ہیں۔"

و خرت له الاوثان طرا وارعدت
قلوب الملوك الارض طرا من الرعب

ترجمہ: "سارے بت اس کی وجہ سے گر گئے ہیں اور اس کے رعب سے سارے بادشاہوں کے دل لرز اٹھے ہیں۔"

و نار جميع الفرس باخت و اظلمت
قد بات شاه الفرس في اعظم الكرب

ترجمہ: "سارے ایران کی آگ بجھ گئی ہے اور تاریکی چھا گئی ہے اور شاہ ایران نے بڑی تکلیف میں رات بسر کی ہے۔"

و صدت عن الكهان بالغيب جنها
فلا مخبر منهم بحق ولا كذب

ترجمہ: "اس آگ نے کاہنوں کے جنات کو غیب کی خبریں سننے سے روک دیا ہے اب سچ یا جھوٹ کی خبر دینے والا کوئی نہیں ہے۔"

فيا لقصي ارجعوا عن ضلاتكم
و هبُّوا الى الاسلام والمنزل الرحب

ترجمہ: "اے قصی کی اولاد! اپنی گمراہی سے لوٹ چلو اور اسلام اور وسیع منزل کی طرف جلدی سے چلو۔"

خرائطی نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ بتایا جاتا ہے کہ زید بن

Marfat.com

عمرو اور ورقہ بن نوفل نجاشی کے پاس گئے۔اس وقت ابرہہ مکہ مکرمہ سے واپس جا چکا تھا۔
انہوں نے کہا کہ جب ہم اس کے پاس گئے تو اس نے کہا:

''اے قریشیو! مجھے سچ بتانا کہ تم میں ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جس کے والد گرامی کو ذبح کرنے کا اردہ کیا گیا۔جب ان کے لیے قرعہ اندازی کی گئی تو وہ بچ گئے اور ان کی طرف سے بہت سے اونٹ ذبح کیے گئے۔''

ہم نے کہا:

''ہاں!''

اس نے پوچھا:

''کیا تمہیں علم ہے کہ انہوں نے کیا کیا؟''

ہم نے کہا:

''انہوں نے ایک عورت سے شادی کی جسے آمنہ رضی اللہ عنہا کہا جاتا ہے۔انہوں نے انہیں حاملہ حالت میں چھوڑا اور عازمِ سفر ہو گئے۔''

نجاشی نے کہا:

''کیا تمہیں علم ہے کہ ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے یا نہیں۔''

ورقہ نے کہا:

''بادشاہ سلامت! میں تمہیں بتاتا ہوں۔میں اپنے ایک بت کے قریب ہوا۔ میں نے اس کے پیٹ سے کسی ہاتف کو سنا، وہ کہہ رہا تھا:

ولد النبی فذلت الاملاك   و نأی الضلال و ادبر الاشراك

ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ پیدا ہوئے، بادشاہ ذلیل ہو گئے، گمراہی دور چلی گئی اور شرک پیٹھ کر کے دور ہو گیا۔''

پھر وہ بت اپنے منہ کے بل گر پڑا۔''

زید بن عمرو نے کہا:

Marfat.com

''اے بادشاہ! مجھے اس کے بارے علم ہے۔میں اس رات باہر نکلا میں کوہِ ابی قبیس پر آیا۔میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے دو سبز پر تھے۔وہ کوہِ ابی قبیس پر کھڑا تھا۔پھر اس نے مکہ مکرمہ کی طرف دیکھا۔اس نے کہا:

''شیطان ذلیل ہوگیا۔بت باطل ہوگئے۔الامین پیدا ہوگئے۔''

پھر اس نے اپنا کپڑا پھیلایا۔اس نے اسے مشرق و مغرب تک پھیلا دیا۔میں نے دیکھا کہ اس کے نیچے ہر چیز روشن ہوگئی ہے۔ہاتف اپنے پروں سے پھڑ پھڑایا حتیٰ کہ وہ خانہ کعبہ پر گر پڑا۔اس کا نور قریب تھا کہ میری بینائی اچک لیتا۔اس سے سارا تہامہ روشن ہوگیا۔اس نے کہا:

''زمین پاک ہوگئی۔اس کی بہار لوٹ آئی۔''

اس نے ان بتوں کی طرف اشارہ کیا جو خانہ کعبہ کی چھت پر تھے۔وہ سارے نیچے گر پڑے۔''

نجاشی نے کہا:

''اب میں تمہیں اپنے بارے بتاتا ہوں۔میں اس رات سویا تھا۔جس رات کا تذکرہ تم کر رہے ہو۔میں اپنے خیمہ میں تنہا تھا۔اچانک زمین سے سر اور گردن بلند ہوئے۔وہ کہہ رہا تھا:

''اصحاب فیل پر ہلاکت اتری! ابابیل نے انہیں پتھروں سے برباد کر دیا۔ظالم اور مجرم اشرم ہلاک ہوگیا ہے۔نبی مکی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگئے ہیں۔جس نے ان کی صدا پر لبیک کہا وہ کامیاب ہوگیا جس نے انکار کیا وہ سرکشی کر گیا۔''

پھر وہ زمین میں داخل ہوگیا۔وہ غائب ہوگیا۔میں چیخنے لگا۔میں گفتگو بھی نہیں کر سکتا تھا۔میں نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا مگر میں کھڑا نہ ہوسکا۔میرے اہلِ خانہ میرے پاس آئے۔میں نے انہیں کہا:

''اہلِ حبشہ کو مجھ سے دور لے جاؤ۔''

Marfat.com

وہ انہیں دور لے گئے تو رب تعالیٰ نے میری زبان اور ٹانگیں چھوڑ دیں۔"

ابن ابی الدنیا نے حضرت عبدالرحمان بن عوف سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: "جب حضور ﷺ کی ولادت ہوئی تو ایک ہاتف نے کوہِ ابی قبیس سے اور دوسرے نے الحجون سے آواز دی۔ جو حجون پر کھڑا تھا۔ اس نے یہ اشعار پڑھے:

فاقسم ما انثى من الناس انجبت
ولا ولدت انثى من الناس والده
كما ولدت زهرية ذات مفخر
مجنبة لؤم القبائل ماجده
فقد ولدت خير البرية احمد
فاكرم بمولود و اكرم بوالدة

ترجمہ "میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ لوگوں میں سے کوئی عورت بھی اتنی بلند قسمت نہیں نہ ہی کسی عورت نے اتنا بہترین بچہ جنم دیا ہے جس طرح کا مبارک بچہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے جنم دیا ہے۔ اس کی بزرگی قبائل کی ملامت کے لیے ڈھال ہے۔ انہوں نے سارے لوگوں سے بہترین احمد مجتبیٰ ﷺ کو جنم دیا ہے۔ یہ مولود کتنا مبارک ہے اور اس کی والدہ ماجدہ کتنی مبارک ہے۔"

يا ساكني البطحاء لا تغلطوا و ميزوا الامر بعقل مضی
ان بني زهرة من سركم في غابر الامر و عند البدی
واحدة منكم فهاتوا لنا فمن مضى في الناس او من بقی
واحدة من غيرهم مثلها جنينها مثل النبي التقی

ترجمہ: "اے بطحاء کے مکینو! لغزش نہ کھاؤ، اور عمدہ عقل کے ساتھ معاملہ کو ممتاز کرو۔ بنو زھرہ تمہاری گزشتہ اور موجودہ افراد میں سے افضل ہیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا یکتا اور بے مثال ہیں گزشتہ اور موجود لوگوں میں ان کی مثال کو لاؤ۔ ان کا بچہ

Marfat.com

نبی تقی بن کر تشریف لائے گا۔"

دریائے دجلہ کا پھٹنا اور ایوانِ کسریٰ کا لرزا اٹھنا

ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ پرویز کسریٰ نے دریائے دجلہ کے کنارے پر ایک محل تعمیر کیا۔ اس پر بہت زیادہ مال و دولت خرچ کیا۔ اس نے اس عمارت کا بہت بڑا محراب بنایا اس جیسا محراب اور کہیں نہ تھا۔ ہمہ وقت اس کے پاس کاہن، جادوگر اور ستارہ شناس رہتے تھے۔ ان میں ایک عرب شخص بھی تھا۔ جسے سائب کہا جاتا تھا۔ باذان نے اسے یمن سے بھیجا تھا۔ جب کسریٰ کو کسی اہم کام کا سامنا ہوتا تو وہ ان سب کو جمع کرتا اور کہتا:

"اس معاملہ میں غور و فکر کرو کہ یہ کیا ہے۔"

جب حضور اکرم ﷺ پیدا ہوئے تو کسریٰ نے دیکھا کہ اس عمارت کا محراب کسی سبب کے بغیر ہی پھٹ گیا ہے۔ دریائے دجلہ کا بند ٹوٹ گیا ہے۔ یہ معاملہ دیکھ کر وہ غمزدہ ہو گیا۔ اس نے اپنے کاہن، جادوگر اور نجومی بلائے۔ ان میں سائب بھی تھا۔ اس نے انہیں کہا:

"میری عمارت کا محراب کسی ظاہری سبب کے بغیر ہی پھٹ گیا ہے۔ تم اپنے علم کے مطابق اس کا سبب بیان کرو۔"

انہوں نے آسمان میں غور و فکر کیا ان کے لیے زمین تاریک ہو گئی۔ لیکن انہیں کسی چیز کا علم نہ ہو سکا۔ سائب نے یہ تاریک رات ایک ٹیلے پر گزاری۔ وہ دیکھتا رہا۔ اس نے حجاز کی طرف چمکتی ہوئی بجلی دیکھی۔ وہ مشرق کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ وقتِ صبح اس نے اپنے نیچے ایک سبز باغ دیکھا۔ اس نے اپنے قیافہ کے بارے بتایا:

"جو کچھ میں نے دیکھا ہے اگر یہ صحیح ہے تو حجاز سے ایک سلطانِ اعظم (ﷺ) کا ظہور ہو گا۔ وہ مشرق تک پہنچیں گے۔ ان کی وجہ سے زمین بہت زیادہ شاداب ہو جائے گی۔"

جب کاہن اور نجومی ایک دوسرے سے ملے اور انہوں نے وہ دیکھا جو انہیں پہنچا تھا۔

Marfat.com

سائب نے جو کچھ دیکھا تھا وہ دیکھا تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا:

''بخدا! کسی اہم امر کی وجہ سے تمہارے علم اور اس چیز کے مابین کچھ حائل ہے۔ یہ امر آسمان سے آیا ہے۔ ایک نبی کریم ﷺ مبعوث ہو چکے ہیں یا مبعوث ہوں گے۔ جو اس بادشاہ سے یہ ملک چھین لیں گے۔ اگر تم نے کسریٰ کو یہ بتا دیا کہ تمہارا یہ ملک تم سے چھن جائے گا تو وہ تمہیں قتل کر دے گا۔''

انہوں نے باہم اتفاق کر لیا کہ وہ یہ معاملہ کسریٰ سے چھپائیں گے۔ انہوں نے بادشاہ سے کہا:

''ہم نے غور و فکر کیا ہے ہم نے پایا ہے کہ دجلہ کے بند اور عمارت کے محراب کا آغاز منحوس دن سے کیا گیا تھا۔ جب شب و روز گزرتے گئے تو نحوست ان پر چھاتی گئی اور یہ سب کچھ ختم ہو گیا۔ اب ہم آپ کے لیے حساب و کتاب کرتے ہیں۔ اس پر آپ کی عمارت تعمیر کرتے ہیں جو کبھی بھی زوال پذیر نہ ہو گی۔''

انہوں نے اعداد و شمار کیا۔ بادشاہ کو عمارت بنانے کے لیے کہا۔ انہوں نے دریائے دجلہ کا بند آٹھ ماہ میں تعمیر کر دیا۔ اس پر بڑے بڑے اموال خرچ کیے حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو گئے۔ بادشاہ نے انہیں کہا:

''کیا میں اس کی دیواروں پر اپنی محفل سجا لوں؟''

انہوں نے کہا: ''ہاں!''

بادشاہ نے وہاں فرش اور قالین بچھانے کا حکم دیا۔ وہ اسی حالت پر تھے کہ دریائے دجلہ پھٹ گیا۔ وہ عمارت نیچے سے بہہ گئی۔ اس نے اپنے سارے کاہن، جادوگر اور نجومی جمع کیے اور ایک سو کے قریب کو قتل کر دیا۔ اس نے انہیں کہا:

''میں نے تمہیں اپنا قرب دیا تم پر اپنے اموال خرچ کیے پھر تم نے مجھ سے خیانت کی۔''

انہوں نے کہا:

Marfat.com

"ہم نے اسی طرح خطا کی ہے جس طرح ہم سے پہلے لوگوں نے لغزش کی تھی۔"

پھر انہوں نے حساب وکتاب کیا۔ اسے عمارت بنانے کا حکم دیا۔ جب وہ عمارت بنانے سے فارغ ہو گیا۔ انہوں نے بادشاہ کو اوپر بیٹھنے کے لیے کہا۔ بادشاہ وہاں بیٹھنے سے ڈر گیا۔ وہ سوار ہوا اور اس کی بنیاد پر چلنے لگا۔ جب وہ چل رہا تھا تو عمارت دوبارہ پھٹ گئی۔ وہ آخر تک بہہ گئی۔ بادشاہ نے ان سب کو بلایا۔ اس نے کہا:

"میں تم سب کو تہ تیغ کر دوں گا ورنہ مجھ سے سچ بولو۔ انہوں نے اس کے ساتھ سچ بولا اور اسے معاملہ کی خبر دی۔"

بادشاہ نے کہا:

"تمہارے لیے ہلاکت! تم نے یہ سب کچھ مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا۔"

انہوں نے کہا:

"ہمیں خوف نے روکا تھا۔" بادشاہ نے انہیں چھوڑ دیا۔

ایوانِ کسریٰ کے کنگرے گر گئے، ایران کی آگ بجھ گئی اور بحیرہ ساویٰ خشک ہو گیا

ابن جریر نے تاریخ میں، امام بیہقی اور ابونعیم نے دلائل میں اور خرائطی نے مخزوم بن ہانی سے روایت کیا ہے۔ وہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں۔ ان کی عمر ۱۵۰ سال تھی۔ انہوں نے کہا کہ جب وہ رات آئی جس میں حضور ﷺ کی والدت مبارکہ ہوئی تھی تو کسریٰ کا محل لرز اٹھا۔ اس کے چودہ کنگرے گر پڑے۔ ایران کی آگ بجھ گئی۔ حالانکہ وہ ایک ہزار سال سے نہیں بجھی تھی۔ بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا۔ موبذان نے خواب میں دیکھا کہ آگے آگے باغی اونٹ ہیں اور ان کے پیچھے عربی گھوڑے ہیں۔ انہوں نے دریائے دجلہ کو عبور کیا اور کسریٰ کے شہروں میں پھیل گئے۔ وقتِ صبح کسریٰ گھبرا کر اٹھا۔ پہلے جرأت کر کے اس پر صبر کیا۔ پھر اس نے سوچا کہ یہ امر اپنے وزراء اور مشیروں سے چھپانا نہیں چاہیے۔ اس

Marfat.com

نے اپنے وزراء اور مشیر جمع کیے۔ اپنا تاج پہنا۔ اپنے تخت پر بیٹھا۔ پھر اپنے مشیروں اور وزیروں کو بلایا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو اس نے ان سے پوچھا:

''کیا تمہیں علم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے؟''

انہوں نے کہا:

''نہیں! جب تک کہ آپ خود نہ بتا دیں۔''

بادشاہ اسی حالت پر تھا جب اسے ایک خط ملا جس میں ایران کی آگ کے بجھ جانے کا تذکرہ تھا۔ اس کا غم بڑھ گیا۔ پھر اس نے وہ امر بھی بیان کر دیا جس نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا۔ موبذان نے کہا:

''اللہ تعالیٰ بادشاہ کی اصلاح کرے۔ میں نے اس رات دیکھا ہے۔''

پھر اس نے بادشاہ کو اپنا خواب بیان کر دیا۔ بادشاہ نے کہا:

''موبذان یہ سب کچھ کس لیے ہے؟''

موبذان ان کا بہت بڑا عالم تھا۔ اس نے کہا:

''یہ اس واقعہ کی وجہ سے ہے جو عرب کی طرف رونما ہوا ہے۔''

کسریٰ نے نعمان بن منذر کی طرف لکھا:

''میری طرف ایک ایسا عالم بھیجو جس سے میں جو چاہوں پوچھ لوں۔''

نعمان نے عبدالمسیح کو اس کی طرف بھیج دیا۔ وہ بادشاہ کے پاس آیا تو اس نے کہا:

''کیا تجھے علم ہے کہ میں تجھ سے کیا پوچھنا چاہتا ہوں؟''

عبدالمسیح نے کہا:

''مجھے بادشاہ بتا دیں، اگر میرے پاس علم ہوا تو میں خود بتا دوں گا ورنہ اس شخص کی طرف راہنمائی کروں گا جو یہ سب کچھ جانتا ہوگا۔''

بادشاہ نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ عبدالمسیح نے کہا:

''یہ علم میرے ماموں کے پاس ہے جو شام کے مشرقی علاقے میں رہتا ہے

Marfat.com

اس کا نام سطیح ہے۔"

بادشاہ نے کہا:

"اس کے پاس جا۔ اس سے اس امر کے متعلق پوچھو اور اس کی تعبیر میرے پاس لے کر آؤ۔"

عبدالمسیح اٹھا۔ سطیح تک پہنچا۔ وہ نزاع کے عالم میں تھا۔ عبدالمسیح نے اسے سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب نہ دیا۔ عبدالمسیح نے یہ اشعار پڑھے:

اصم ام یسمع یظریف الیمن......

جب سطیح نے عبدالمسیح کا کلام سنا تو اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ پھر کہا:

"عبدالمسیح تیز رفتار اونٹ پر سوار ہو کر آیا ہے۔ وہ سطیح کے پاس آیا ہے حالانکہ سطیح اس وقت نزع کے عالم میں ہے۔ تجھے بنو ساسان کے بادشاہ نے بھیجا ہے۔ تاکہ ایوانِ کسریٰ کے لرزنے، آگ کے بجھنے اور موبذان کے خواب کے بارے بتائے موبذان نے سرکش اونٹ دیکھے جنہیں عربی گھوڑے ہانک رہے تھے۔ انہوں نے دریائے دجلہ کو عبور کر لیا تھا۔ وہ کسریٰ کے شہروں میں پھیل گئے تھے۔ عبدالمسیح! جب تلاوت کثرت سے ہو گی۔ عصا والا ظاہر ہو گا وادی سماوہ بہنے لگے گی۔ بحیری ساوہ خشک ہو جائے گا تو یہ ملک شام سطیح کا ملک نہ رہے گا۔ کسریٰ کے بادشاہ اتنے ہوں گے جتنے کنگرے گرے ہیں۔ آنے والا امر آ کر رہے گا۔"

پھر سطیح اسی جگہ مر گیا۔ عبدالمسیح کسریٰ کے پاس آیا۔ اسے یہ تعبیر بتائی۔ اس نے کہا:

"ابھی تو ہم میں چودہ بادشاہ ہوں گے۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔"

ان کے دس بادشاہ چار سالوں میں گزر گئے۔ بقیہ چار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت تک رہے۔ اللہ تعالیٰ ابو عبداللہ محمد بن ابی زکریا یحییٰ بن علی الشقراطی پر رحم کرے۔ انہوں نے کتنے عمدہ اشعار کہے ہیں:

Marfat.com

ضائت لمولدہٖ الآفاق واتصلت
بشری الھواتف فی الاشراق والطفل
و صرح کسری تداعی من قواعدہٖ
وانقض منکسر الارجاء ذامیل
و نار فارس لم توقدو ما خمدت
من الف عام و نھر القوم لم یسل
خرت لمولدہٖ الاوثان وانبعثت
ثواقب الشھب ترمی الجن بالشعل

ترجمہ: ''آپ کی ولادت کے وقت آفاق روشن ہو گئے اور صبح و شام ہواتف لگا تار بشارات دینے لگے۔کسریٰ کا محل بنیادوں سے لرز گیا۔اس کے اطراف ٹوٹ کر گر پڑے اور وہ ایک طرف جھک گیا۔ایران کی آگ بجھ گئی۔جو ایک ہزار سال لگا تار جل رہی تھی بجھی نہ تھی۔اسی طرح قوم کا دریا بھی خشک ہو گیا۔آپ کی ولادت کے وقت بت نیچے گر پڑے۔ایسے شہاب ثاقب گرے جو جنات پر آگ کے شعلے برساتے تھے۔''

امام بوصیری نے لکھا ہے:

أَبان مولدہ عن طیب عنصرہ
یا طیب مبتداء منہ و مختتمِ

ترجمہ: ''آپ کی پاکیٔ فطرت کی وجہ سے آپ کے زمانۂ ولادت نے بہت سے امور کو ظاہر کیا۔آپ کا حسنِ ابتداء اور حسنِ خاتمہ کتنا خوبصورت ہے۔''

یومٌ تفرّس فیہ الفرس انھم
قد اُنذِرُوا بحلول البؤس والنّقم

ترجمہ: ''اسی مبارک دن کو اہلِ فارس نے فراست سے معلوم کر لیا کہ انہیں عنقریب

Marfat.com

سخت عذاب کے نزول سے ڈرایا جائے گا۔"

و یاتَ ایوان کسری وھو مُتصَدِعٌ
کشمل اصحاب کسری غیر مُلتَئِمِ

ترجمہ:"اس روز کسریٰ کا محل یوں ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا جیسے نوشیرواں کا لشکر بکھر گیا تھا۔"

والنّار خامِدۃُ الانفاس مِن اَسَفٍ
عَلَیہِ والنھر ساھِی العین مُنسَدِمِ

ترجمہ:"آگ کے وہ شعلے بجھ گئے جو ساوہ کے خشک ہونے پر اشک بہاتے تھے اور نہر فرات کی آنکھ شرمندگی کی وجہ سے غلط بین ہو گئی۔"

و سَاءَ سَاوَۃَ ان غاضت بُحیرتُھا
و رُدَّ وارِدُھَا بِالْغَیْظ حِیْن ظَمِی

ترجمہ:"ساوہ کے باسی غمزدہ ہو گئے کیونکہ اس کا پانی جذب ہو گیا۔ پیاسا اس کے پاس آیا تو وہ غضبناک ہو کر واپس گیا۔"

کان بالنّار ما بالماء من بَلَلٍ
حُزنًا و بالماء ما بالنّار مِن ضرمِ

ترجمہ:"گویا کہ غم کی وجہ سے آگ میں پانی کی خاصیت پیدا ہو گئی۔ اور پانی میں آگ کے اوصاف پیدا ہو گئے۔"

والجن تَھتِف والانوار ساطعۃ
والحق یظھر من مَعنی و مِن کلِمِ

ترجمہ:"جنات آپ کی نبوت کی صدا لگا رہے ہیں۔ انوار پھیل رہے ہیں، صداقت لفظاً اور معنیً ظاہر ہو رہی ہے۔"

عموا و صَمُّوا فاعلانُ البَشائرِ لَمْ
یُسمع وَ بارِقۃ الانذار لم تُشِمِ

Marfat.com

ترجمہ: ''منکرین ایسے اندھے اور بہرے ہو گئے ہیں کہ انہیں نہ تو بشارت کا اعلان سنائی دیتا ہے نہ غضب الٰہی کی بجلی نظر آتی ہے۔''

من بعدها اخبر الاقوام كاهِنُهم

بأنّ دِينَهم المُعوَجَّ لَم يُقِمِ

ترجمہ: ''اس کے باوجود کہ اقوام کا کاہن انہیں بتا چکا تھا کہ اب ان کا ٹیڑھا دین درست نہیں ہوگا۔''

من بعد ما عايَنُوا فی الأُفق من شهبٍ

مُنقَضَّةٍ وَ فقَ مَا فِي الارضِ من صَنَمِ

ترجمہ: ''اس کے بعد کہ انہوں نے افق سے شہابوں کو گرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اسی طرح زمین میں بت بھی اوندھے ہو گئے تھے۔''

حتّٰی غدا عن طريق الحقِّ مُنهزمٌ

مِنَ الشياطين يَقفُو اِثرَ منهَزِمِ

ترجمہ: ''حتیٰ کہ شیاطین پر آگ کے انگارے پڑے وہ آسمان کے دروازے چھوڑ کر ایک دوسرے کے پیچھے بھاگے۔''

امام بوصیری نے اپنے قصیدے ہمزیہ میں لکھا ہے:

و محيّا كالشمس مِنك مضِئٌ اَسفَرت عَنهُ ليلةٌ غراءُ

ترجمہ: ''آپ کا چہرۂ انور سورج کی طرح تاباں ہے جس سے روشن رات جگمگا اٹھی۔''

ليلةُ المولدِ الّذى كان لِلدَّينِ من سرورٌ بِيَومِهٖ وازدِهَاءُ

ترجمہ: ''میلادِ پاک کی رات وہ ہے جس کے دن میں دین کے لیے سرور اور رونق ہے۔''

و توالت بشرى الهواتفِ اَنْ قد وُلِد المُطفَىٰ وَ حَقّ الهَنَاءُ

ترجمہ: ''ھواتف کی بشارات لگاتار آتی رہیں کہ مصطفیٰ پاک ﷺ کی ولادت ہو چکی ہے۔ وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔''

Marfat.com

و تداعی ایوانُ کِسرَی ولو لَا آیۃٌ مِنکَ ما تداعَی البِنَاءُ

ترجمہ: "ایوانِ کسریٰ کی بنیادیں لرز گئیں۔ اگر یہ آپ کی طرف سے معجزہ نہ ہوتا تو یہ بنیادیں نہ لرزتیں۔"

و غدا کلُّ بیتِ نارٍ و فیہ کُربۃٌ مِن خُمودھا و بلاءُ

ترجمہ: "یہ آتش کدہ جس میں آگ جل رہی تھی۔ اس میں آگ کے بجھنے کی وجہ سے مصیبت اور بلا آگئی۔"

و عیونٌ للفرس غارت فھل کانَ لِنیرانِھم بِھا اِطْفَاءُ

ترجمہ: "اہلِ فارس کے چشمے خشک ہوگئے۔ کیا ان سے ان کی آگ بجھ سکتی ہے۔"

فَھَنِیئًا بِہِ لآمِنَۃَ الْفَضْلُ الذی شرُفت بِہِ حَوَّاءُ

ترجمہ: "آپ کی وجہ سے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو مبارک ہو۔ یہ مبارک اس فضل کی وجہ سے ہے جس سے آپ کے اجداد کو نواز ا گیا۔"

مَنْ لِحَوَّاءَ اَنَّھَا حَمَلت اَحْ مَدًا و اذھابہ نُفَسَاءُ

ترجمہ: "ان جدات طاہرات کو مبارک جن کے پاکیزہ رحموں میں آپ جاتے رہے اور باہر تشریف لاتے رہے۔"

یَوْمَ نالَت بوَضعِہ ابنَۃُ وَھْبٍ من فخارٍ مَالم تنلہ النّساءُ

ترجمہ: "جب حضرت آمنہ کے ہاں آپ کی ولادت ہوئی تو انہوں نے وہ فخر پایا جسے اور عورتیں نہ پاسکیں۔"

و أتت قومھا بأفضلِ مِما حَمَلَت قَبْلُ مَریمُ العَذرَاءُ

ترجمہ: "وہ اپنی قوم کے پاس اس من موہنے بچے سے افضل نورِ نظر لے کر آئیں جسے کنواری حضرت مریم علیہا السلام لے کر آئی تھیں۔"

شَمَّتَتْہُ الاملاکُ اِذْ وَضَعَتْہُ و شفتنا بِقولِھا الشفاءُ

ترجمہ: "جب آپ ان کے ہاں پیدا ہوئے تو ملائکہ نے آپ کو یرحمک اللہ کہا حضرت

Marfat.com

شفاء رضی اللہ عنہا نے اپنے فرمان سے شفا پالی۔"

رافعًا رَأسَه و فی ذالِك الرَّفعِ اِلیٰ کُلِّ سُؤدَدٍ اِیماءُ

ترجمہ: "آپ اپنے سر اقدس کو اوپر اٹھائے ہوئے تھے اس سربلندی میں ہر سرداری کی طرف اشارہ تھا۔"

رَامِقًا طَرفُه السَّماءَ وَمَرمَی عَینٍ مِنْ شأنه العلُوُّ العلاءُ

ترجمہ: "آپ نے نظرِ مبارک آسمان کی طرف اٹھائی ہوئی تھی۔ آپ کی اس بلند نظر میں رفعت اور بلندی کی علامت تھی۔"

و تدلّت زُهرُ النجوم اِلَیهِ وَ اَضَائَت بِضَوءِ هَا الارجاءُ

ترجمہ: "ستاروں کی روشنی آپ کے قریب ہوگئی۔ ان کی نورانیت سے زمین کی اطراف جگمگا اٹھیں۔"

وَ تراءَت قُصورُ قیصر بالشّامِ یراها مَن دَارُهٗ البِطحاءُ

ترجمہ: "انہوں نے اس نور میں روم میں قیصر کے محلات دیکھ لیے۔ یہ منظر اس نے دیکھا جس کا گھر وادیٔ بطحا میں تھا۔"

❁❁❁

Marfat.com

ولادتِ پاک اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

ابن اسحاق اور امام واقدی نے لکھا ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی تو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے جدامجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ

"آپ کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔آئیں اور اسے دیکھیں۔"

وہ آئے اور آپ کی زیارت کی۔حضرت آمنہ نے ان کو وہ سارے واقعات بتائے جو وقتِ حمل رونما ہوئے تھے۔جو کچھ ان سے کہا گیا تھا جو انہیں نام نامی کے بارے حکم دیا گیا تھا۔گمان کیا جاتا ہے کہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ کو لیا خانہ کعبہ لے گئے رب تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگے۔اس عطاء پر اس کا شکر ادا کرنے لگے۔پھر آپ کو آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس لے گئے۔ان کی زبان پر یہ اشعار تھے:

الحمد لله الذی اعطانی — هذا الغلام الطیب الاردان
قد ساد فی المهد علی الغلمان — اعیذه بالبیت ذی الارکان
حتی یکون بلغة الفتیان — حتی اراه بالغ التبیان
اعیذه من شر ذی شنآن — من حاسد مضطرب العیان
ذی همة لیس له عینان — حتی اراه رافعاً للشان
انت الذی سمیت فی الفرقان — احمد مکتوب علی اللسان

ترجمہ: "سب ستائشیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں جس نے مجھے صاف آستینوں والا یہ مبارک بچہ عطا کیا۔یہ اپنے پنگھوڑے میں ہی سارے بچوں کا سردار بن گیا ہے۔میں اس کو ارکان والے بیت اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔حتیٰ کہ میں اسے توانا اور طاقتور دیکھوں۔میں اسے رب تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں۔اس حاسد کے شر سے اس کی پناہ میں دیتا ہوں، جو آنکھیں گھماتا ہے۔میں اسے اس

Marfat.com

ہمت والے سے رب تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں جو صاحب بصارت نہیں ہے۔حتیٰ کہ میں اسے رفیع الشان والااور بلند منصب والا دیکھوں۔آپ ہی کی ذات وہ ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے احمد مجتبیٰ ﷺ نام پاک زبان پر رواں ہے۔"

امام بیہقی نے ابوالحسن التنوخی سے روایت کیا ہے کہ جب آپ کی ولادت باسعادت کو سات دن گزر گئے تو آپ کے دادا جان نے آپ کی طرف سے بکرے ذبح کیے،قریش کی دعوت کی۔جب وہ کھانا کھا چکے تو انہوں نے پوچھا:

"عبدالمطلب رضی اللہ عنہ! اپنے نورِ نظر کا نام کیا رکھا ہے؟"

انہوں نے فرمایا:"میں نے اس کا نام محمد ﷺ رکھا ہے۔"

قریش نے کہا:"آپ نے اپنے آباءواجداد کے ناموں سے اعراض کیوں کیا؟"

انہوں نے فرمایا:

"میں چاہتا ہوں کہ آسمان میں رب تعالیٰ اور زمین میں اس کی مخلوق ان کی تعریف کرے گا۔"

ابوعمر اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ جب حضور ﷺ کی ولادت ہوئی تو آپ کے جدامجد نے آپ کی طرف سے ایک مینڈھا ذبح کر کے آپ کا عقیقہ کیا اور آپ کا نام نامی"محمد (ﷺ)" رکھا۔آپ سے عرض کی گئی:

"ابوالحارث! آپ نے اس من موہنے بچے کا نام محمد (ﷺ) کیوں رکھا ہے اور اس کے آباء کے اسماء میں سے کوئی نام کیوں نہ رکھا؟"

انہوں نے کہا:

"میرا ارادہ ہے کہ رب تعالیٰ آسمان میں اور زمین میں لوگ اس کی تعریف کریں۔"

امام سہیلی نے لکھا ہے کہ ایک خواب کی وجہ سے حضرت عبدالمطلب نے آپ کا نام "محمد (ﷺ)" رکھا تھا۔انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ چاندی کی ایک زنجیر ان کی

Marfat.com

پشت سے نکلی ہے۔ اس کا ایک کنارہ آسمان پر دوسرا زمین میں ہے۔ پھر وہ ایک درخت کی طرح ہوگئی۔ اس کے ہر ہر پتے پر نور تھا۔ مشرق و مغرب والے اس کے ارد گرد لٹکے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک کاہنہ سے یہ خواب بیان کیا تو اس نے یہ تعبیر بتائی کہ ان کی صلب سے ایک بچہ پیدا ہوگا۔ آسمان اور زمین والے جس کی تعریف کریں گے۔ اس لیے انہوں نے آپ کا نام محمد (ﷺ) رکھا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کی والدہ ماجدہ نے بھی وہ کچھ بتایا ہوگا جو کچھ انہوں نے دیکھا تھا۔

اللہ تعالیٰ امام عارف باللہ ابراہیم بن احمد الرقی پر رحم کرے انہوں نے یہ اشعار کتنے عمدہ کہے ہیں:

لو ان کل الخلق لیلة المولد الھادی علی الھامات منھم قاموا

ترجمہ: ”اگر آپ کی ولادت کی رات ساری مخلوق سر کے بل کھڑی ہو کر حضور ﷺ جو۔“

شکر النعمة ربھم فیما حبو فیھا بعشر عشیرھا ما قاموا

ترجمہ: ”رب تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت ہیں، کا شکر ادا کریں تو وہ اس کے دسویں حصہ کا دسواں حصہ بھی ادا نہیں کر سکیں گے۔“

ھی نعمة ما غادرت من دینه کفر ولا من دینه الاسلام

ترجمہ: ”اس نعمت نے کسی کو نہیں چھوڑا خواہ اس کا دین کفر تھا یا اسلام۔“

عمتھم بجارھا فالعالم العلوی والسفلی فیھا عاموا

ترجمہ: ”اس کا سمندر عالم علوی اور عالم سفلی سب کو محیط ہوگیا۔“

فالحمد للہ الذی من فضله عم البریة کلھا الانعام

ترجمہ: ”ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنے فضل سے سارے انسانوں پر انعام فرمایا۔“

نظر الرحیم الی الوزی فراھم اغوتھم الانصاب والازلام

ترجمہ: ”اس رحیم ذات نے لوگوں کی طرف دیکھا۔ اس نے انہیں اس طرح دیکھا کہ

Marfat.com

بتوں اور تیروں نے انہیں برباد کر دیا تھا:

و تحیروا فی ظلمة الکفر الذی   عبدت به الاوثان والاصنام

ترجمہ: ''وہ کفر کی اس تاریکی میں سرگرداں تھے جس میں بتوں اور اصنام کی پوجا کی جاتی تھی۔''

تفشی الفواحش فی المحافل جهرةً   لا ینکرون کانهم انعام

ترجمہ: ''سرعام محافل میں گناہ کیے جاتے تھے وہ انہیں عجیب نہیں سمجھتے تھے گویا کہ وہ جانور تھے۔''

یبغی القوی علی الضعیف یقهر   الوالی الیتیم و تقطع الارحام

ترجمہ: ''قوی کمزور پر ظلم کرتا تھا۔ سرپرست یتیم پر ظلم ڈھاتا تھا۔ قطع رحمی کی جاتی تھی۔''

فاغاثهم رب العباد بشرعة   فیها الحدود علی السداد تقام

ترجمہ: ''رب تعالیٰ نے ایسی شریعت کے ساتھ اپنے بندوں کی مدد کی، جس میں درست کرنے کے لیے حدود قائم کی جاتی ہیں۔''

دین النبی محمد خیر الورٰی   من فصلت فی دینه الاحکام

ترجمہ: ''حضور ﷺ کا دین جو سب سے بہترین ہیں، جن کے دین میں احکام تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔''

موسٰی و عیسٰی بشرا بظهوره   و دعا به من قبل ابراهام

ترجمہ: ''حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ نے ان کے ظہور کی بشارت دی اور اس سے قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کے لیے دعا کی۔''

شکرا لمهدیه الینا نعمة   لیست تحیط بکنهها الاوهام

ترجمہ: ''اس ذات والا کا شکریہ جس نے ہم پر ایسی نعمت کی ہے جس کی حقیقت کو ذہن نہیں پہنچ سکتے۔''

❁❁❁

Marfat.com

میلادِ پاک کے بارے علماء کے اقوال

حافظ ابوالخیر سخاوی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے:

''میلاد پاک کا عمل تیسری صدی کے اسلاف صالحہ میں سے کسی سے بھی منقول نہیں۔ اس پر بعد میں عمل ہونے لگا۔ پھر سارے شہروں اور اطراف واکناف میں لوگ ربیع الاول کے مہینے میں جمع ہوتے ہیں۔ وہ ایسے امور سرانجام دیتے ہیں جو بہت رونق پر دلالت کرتے تھے۔ وہ اس کی راتوں میں گوناگوں خیرات کرتے ہیں۔ وہ مسرت کا اظہار کرتے ہیں وہ نیک کاموں میں زیادہ رغبت کرتے ہیں۔ وہ میلاد پاک کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ ان پر عام فضل کا اظہار ہوتا ہے۔''

امام الحافظ ابوالخیر بن الجزری نے لکھا ہے:

''میلاد پاک کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے سارے سال میں امان ملتی ہے اور مقاصد میں جلد کامیاب ہونے میں بشارت ملتی ہے۔''

میں کہتا ہوں:

''سب سے پہلے میلاد پاک اربل کے بادشاہ ابوسعید مظفر کوکبری بن زین الدین نے شروع کیا تھا۔''

ابن کثیر نے لکھا ہے:

''یہ بادشاہ میلاد شریف ربیع الاول میں مناتا تھا۔ بہت بڑی محفل کا انعقاد ہوتا تھا۔ یہ بادشاہ زیرک، بہادر، دانا اور مردِ میدان تھا۔''

شیخ ابن دحیۃ نے میلاد پاک پر ایک کتاب لکھی جس کا نام ''التنویر فی مولد البشیر النذیر'' رکھا۔ بادشاہ نے انہیں ایک ہزار دینار انعام دیا۔

Marfat.com

سبط ابن الجوزی نے مرآۃ الزمان میں اس شخص سے تفصیل رقم کی ہے جو اس بادشاہ کی محفل میں حاضر تھا کہ اس کی محفل میلاد میں بھونی ہوئی بکریوں کے پانچ ہزار سر تھے۔ دس ہزار مرغیوں کے تھے۔ فرنی کے ایک لاکھ سکورے اور حلوے کے تیس ہزار طشت دیکھے۔ بہت سے علماء اور صوفیاء محفل میلاد میں شرکت کرتے تھے۔ بادشاہ انہیں خلعتیں پہناتا، انعامات سے نوازتا۔ وہ ہر سال محفلِ میلاد پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔ مہمانوں کے لیے مہمان خانہ ہوتا تھا۔ وہ ہر سال اس گھر میں سالانہ ایک لاکھ دینار صرف کرتا تھا۔ وہ ہر سال دو لاکھ دینار صرف کر کے فرنج سے قیدی آزاد کراتا تھا۔ وہ تیس ہزار دینار خرچ کر کے حرمین شریفین کے رستے درست کراتا تھا۔ یہ صدقات ان صدقات کے علاوہ تھے جنہیں مخفی کیا جاتا تھا۔

اس بادشاہ کی زوجہ ربیعہ خاتون بنت ایوب جو ناصر صلاح الدین بادشاہ کی بہن تھی وہ بیان کرتی ہیں کہ اس بادشاہ کی قمیص موٹے کرباس کی ہوتی تھی۔ جس کی قیمت پانچ دراہم بھی نہیں ہوتی تھی۔ وہ کہتی ہیں کہ میں ان سے اس کے متعلق ناراض ہوئی تو انہوں نے کہا:

> ''میں پانچ دراہم کا لباس پہنوں اور بقیہ صدقہ کر دوں یہ اس سے بہتر ہے کہ میں قیمتی لباس پہنوں اور فقراء اور مساکین کو نظر انداز کر دوں۔''

بہت سے آئمہ نے اس بادشاہ کی تعریف کی ہے۔ ان میں سے ایک حضرت ابو شامہ بھی ہیں جو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب ''الباعث علی انکار البدع والحوادث'' میں لکھا ہے کہ ایسا نیک عمل مستحب ہے۔ اس کو کرنے والے کی قدردانی کی جائے گی اور اس کی تعریف کی جائے گی۔

ابن الجوزی نے لکھا ہے:

> ''یہ عمل ابلیس کو ذلیل کرنے اور اہلِ ایمان کے نورِ یقین میں اضافہ کرنے کے لیے ہے۔''

علامہ ابن ظفر نے لکھا ہے: ''الدرر المنتظم'' میں ہے حضور ﷺ کے محب اور عاشق آپ کی ولادت کی خوشی میں بہت سی دعوتیں کرتے ہیں۔

Marfat.com

قاہرہ میں شیخ ابوالحسن ابن قفل علیہ الرحمۃ بہت بڑی دعوت کا اہتمام کرتے تھے۔
اسی طرح شیخ ابی عبداللہ محمد بن نعمان بھی بہت بڑی دعوت کا اہتمام کرتے تھے۔
اس سے قبل جمال الدین عجمی ہمدانی بھی بہت بڑی دعوت کا اہتمام کرتے تھے۔
یوسف الحجار بھی اپنی وسعت کے مطابق اس محفل کا انعقاد کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں:

''میں نے یوسف بن علی کو سنا وہ اپنے گھر میں محفل میلاد کا انعقاد کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں:

''میں نے خواب میں حضور اکرم ﷺ کو دیکھا۔ اس خواب کو بیس سال گزر چکے ہیں۔ میرا ایک دینی بھائی تھا۔ اس کا نام شیخ ابوبکر حجار تھا۔ میں نے دیکھا کہ گویا کہ میں اور شیخ ابوبکر حجار حضور ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ابوبکر نے اپنی داڑھی پکڑلی اور اسے دو حصوں میں بانٹ دیا۔ حضور ﷺ سے ایسا کلام کیا جسے میں نہ سمجھ سکا۔

حضور اکرم ﷺ نے انہیں جواب ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

''اگر یہ نہ ہوتا تو یہ آگ میں ہوتی۔''

پھر آپ نے میری طرف رخِ انور کیا۔ آپ نے فرمایا:

''میں تمہیں ماروں گا۔ آپ کے ہاتھ میں عصا تھا۔''

میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ! کس لیے؟''

آپ نے فرمایا: ''تاکہ تو میلاد پاک منانا اور سنتیں ترک نہ کرے۔''

یوسف نے کہا: ''بیس سال سے میں محفل میلاد کرا رہا ہوں۔''

میں نے اس یوسف کو سنا: ''میں نے اپنے بھائی ابوبکر حجار سے سنا۔ انہوں نے کہا:

''میں نے منصور نشار سے سنا۔ انہوں نے کہا:

''میں نے خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے وہ قول عرض کیا جو فقہاء محافل میلاد کے بارے کرتے تھے۔''

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو ہم سے خوش ہوتا ہے۔ ہم اس سے خوش ہوتے ہیں۔''

شیخ امام علامہ نصیر الدین ابن الطباخ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے:

''جب کوئی خرچ کرنے والا اس رات میں خرچ کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو جمع کرتا ہے۔ انہیں وہ جو کچھ کھلاتا ہے جس کا کھانا حلال ہے۔ وہ سناتا ہے جس کا سننا حلال ہے اور لوگوں کو ایسے امور بتاتا ہے جو انہیں آخرت کا شوق دلاتے ہیں۔ وہ یہ سب کچھ حضور ﷺ کی ولادت مبارک پر خوشی مناتے ہوئے کرتا ہے۔ یہ سب کچھ جائز ہے۔ اس سے ثواب ملے گا۔ بشرطیکہ اس کی نیت صاف ہو۔ وہ یہ دعوت فقراء کو چھوڑ کر اغنیاء کے ساتھ مختص نہ کرے۔ مگر وہ فقراء اور غرباء کے ساتھ ہمدردی کا ارادہ کرے تو اسے زیادہ ثواب ملے گا۔ اگر اجتماع اس طرح کا ہو جس طرح آج کل کے قراء اجتماع کرتے ہیں وہ حشیش کھاتے ہیں۔ بے ریش لڑکے وہاں جاتے ہیں۔ ایسے قوال کو دور کر دیا جاتا ہے جس کی داڑھی ہوتی ہے۔ ایسے نغمات گائے جاتے ہیں جو دنیوی خواہشات کو ابھارتے ہیں، ایسے اجتماع سے ہم رب تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں یہ گناہ کی محفل ہے۔''

شیخ امام جمال الدین بن عبد الرحمان الکتانی نے لکھا ہے:

''حضور ﷺ کا میلاد پاک منانا باعث عزت و تکریم ہے۔ آپ کی ولادت کا دن بڑا عظیم اور مقدس ہے۔ آپ کا وجود مسعود اس کی نجات کے لیے سبب کا مبداء ہے جو آپ کی اتباع کرتا ہے۔ جو آپ کی ولادت پر خوشی مناتا ہے اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اس کی برکات اس شخص کے لیے مکمل ہو جاتی ہیں جو اس سے ہدایت پاتا ہے۔ یہ دن روز جمعہ کے مشابہ ہے جس میں جہنم کو بھڑکایا نہیں جاتا۔ اس لیے مسرت کا مناسب اظہار کرنا، خرچ کرنا اور اس شخص کی دعوت پر جانا جو محفل میلاد کراتا ہے۔ مناسب ہے۔''

امام ظہیر الدین تزمنتی نے لکھا ہے:

Marfat.com

"یہ فعل زمانہ اول میں اسلاف کرام سے واقعہ نہیں ہوا۔ حالانکہ وہ حضور سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ آپ کی از حد تعظیم بجالاتے تھے۔ اس تعظیم اور محبت تک ہم سب مل کر بھی نہیں پہنچ سکتے۔ بلکہ اس کے ذرا تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔ لیکن یہ بدعت حسنہ ہے۔ بشرطیکہ میلاد کی محفل کرانے والا پاکباز افراد کو جمع کرے۔ حضور کریم ﷺ پر درود پاک پڑھیں۔ فقراء اور مساکین کو کھانا کھلائیں۔ اس شرط کے ساتھ اسے ہر وقت اس کا ثواب ملے گا۔ لیکن عوام کو جمع کرنا، سماع اور رقص کرنا، قوال پر کپڑے پھینک دینا۔ اس کی صورت اور آواز کی تعریف کرنا جائز نہیں۔ بلکہ اس عمل کی مذمت کرنا بہتر ہے۔ اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ سلف صالحین اسے نہیں کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اس امت کے آخر کو وہی امر درست کرے گا جو اس کے اول کو درست کرے گا۔"

شیخ نصیر الدین نے لکھا ہے:

"یہ سنت تو نہیں ہے لیکن اس نیت سے اس روز خرچ کرنا اور خوشی کا اظہار کرنا کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ایسا سماع منعقد کرانا جو بے ریش لڑکوں سے خالی ہو۔ جو ایسے نغمات سے خالی ہو جن میں عشقیہ اور دنیاوی خواہشات کو ابھارنے والے اشعار ہوں جیسے کہ قد، رخسار، آنکھوں اور آبرو کی تعریف کرنا۔ بلکہ ایسے اشعار پڑھنا جو آخرت کی رغبت دلائیں۔ دنیا سے زہد پیدا کریں تو یہ ایک عمدہ اجتماع ہے۔ اس کا انعقاد کرنے والے کو عمدہ ثواب ملے گا۔ لیکن اس میں لوگوں کا بلاضرورت مانگنا مکروہ ہے۔ لیکن پاکباز افراد کا ایسے اجتماع جو کھانا کھائیں۔ رب تعالیٰ کا ذکر کریں۔ حضور ﷺ پر درود پاک پڑھیں اس سے اس شخص کے ثواب و اجر میں کئی گنا اضافہ ہوگا۔"

حضرت ابوشامہ نے اپنی کتاب "الباعث علی انکار البدع والحوادث" میں لکھا ہے کہ امام شافعی نے لکھا ہے کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں:

Marfat.com

1. ایسی بدعت جو کتاب وسنت، اثر اور اجماع کے خلاف ہو۔ یہ گمراہ بدعت ہے۔
2. ایسی بدعت جو بھلائی پیدا کرے جو کتاب وسنت اور اجماع کے مخالف نہ ہو۔ یہ بدعت مذمومہ نہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قیام رمضان کے بارے فرمایا تھا:

''یہ بدعت کتنی عمدہ ہے۔''

میں کہتا ہوں کہ یہ حقیقت ہے کیونکہ حضور ﷺ نے رمضان المبارک میں قیام پر ابھارا آپ نے قیام کیا دوسری رات صحابہ نے آپ کی اقتداء کی پھر حضور ﷺ نے باجماعت اس کی ادائیگی ترک فرمادی۔ کیونکہ اس میں اس شعار کی حیاتِ نو ہے جس کا شارع نے حکم دیا ہے۔ اس پر ابھارا ہے اور اس کی ترغیب دی ہے۔

بدعتِ حسنہ کے جواز پر اتفاق ہے۔ یہ مستحب ہے۔ اس میں اس شخص کو ثواب ملتا ہے جس کی نیت عمدہ ہوتی ہے۔ یہ ہر وہ بدعت ہوتی ہے۔ جو شریعت مطہرہ کے قواعد کے موافق ہوتی ہے۔ وہ کتاب وسنت میں سے کسی چیز کے مخالف نہیں ہوتی۔ نہ ہی اس کے کرنے سے کسی ممنوع چیز کا ارتکاب ہوتا ہے۔ مثلاً منبر بنانا، مدارس اور سرائے وغیرہ بنانا اسی طرح دیگر امورِ خیر جو زمانہ اول میں موجود نہ تھے۔ شریعت مطہرہ انہی کے موافق اتری ہے۔ مثلاً نیکی کرنا نیکی اور بھلائی کے امور میں معاونت کرنا۔ اس طرح یہ بدعت کتنی عمدہ ہے جو اربل کے شہر میں منعقد ہوتی ہے۔ یہ محفل ہر سال ولادت باسعادت کے روز منائی جاتی ہے۔ صدقات دیے جاتے ہیں۔ بھلائی کی جاتی ہے زینت اور سرور کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں فقراء کے ساتھ احسان بھی ہے جو اس امر کا شعور دلاتا ہے کہ محفلِ میلاد کا انعقاد کرنے والے کے دل میں حضور ﷺ کی محبت، تعظیم اور شان ہے۔ وہ رب تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا ہے۔ جس نے حضور ﷺ کو رحمۃ اللعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ موصل میں سب سے پہلے شیخ عمر بن محمد الملا نے محفل میلاد کا انعقاد کیا۔ یہ پاکباز شخص تھے۔ اربل کے بادشاہ نے انہی کی اتباع کی تھی۔

شیخ صدر الدین موہوب بن عمر شافعی نے لکھا ہے:

Marfat.com

"یہ ایسی بدعت ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔ بدعت اس وقت مکروہ ہوتی ہے جب وہ سنت کے خلاف ہوتی ہے۔ اگر وہ سنت کے مخالف نہ ہو تو اس میں کراہت نہیں ہوتی۔ اس پر انسان کو ثواب ملتا ہے۔ جب وہ سرور اور فرحت کے اظہار کے لیے محفلِ پاک کا انعقاد کرتا ہے۔"

انہوں نے دوسری جگہ لکھا ہے:

"یہ بدعت ہے لیکن اس بدعت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن وہ اس مقصد کے لیے لوگوں سے سوال نہ کرے۔ لیکن اسے اگر ظن غالب ہو کہ جس شخص سے وہ مانگ رہا ہے وہ خوش ہوگا تو پھر یہ مانگنا مباح ہے۔ اس میں کراہت نہیں ہے۔"

الحافظ نے لکھا ہے:

"عمل میلاد کی اصل بدعت ہے۔ قرون ثلاثہ کے کسی فرد سے یہ منقول نہیں ہے لیکن یہ محاسن اور ان کی ضد پر مشتمل ہے۔ جو یہ عمل محاسن کے لیے کرتا ہے۔ ان کی ضد سے بچتا ہے تو یہ بدعت حسنہ ہے، ورنہ نہیں۔"

لیکن میرے نزدیک اس کی اصل ثابت ہے جو صحیحین میں ہے کہ جب حضور ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ نے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے عرض کی:

"اس روز رب تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی۔ ہم رب تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے، روزہ رکھتے ہیں۔"

آپ نے فرمایا:

"میں تم سے زیادہ موسیٰ کا حقدار ہوں۔"

آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اس سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ جس نے یہ عمل شکر ادا کرتے ہوئے کیا کہ اس دن میں رب تعالیٰ نے اس پر نعمت کی یا اس سے

Marfat.com

عذاب دور کیا تو وہ ہر سال کے اس روز میں یہ عمل کرے گا۔رب تعالیٰ کا شکر مختلف طریقوں سے ادا ہوتا ہے۔شکر عبادات، سجود، قیام، روزہ، صدقہ اور تلاوت کر کے ادا کیا جا سکتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے بڑی نعمت اور کون سی ہے جو اس دن ملی جب میلاد پاک منایا جاتا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ انسان کوشش کرے کہ اسی روز محفلِ میلاد منعقد کرے جس روز آپ پیدا ہوئے تھے تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کے ساتھ مشابہت پیدا ہو سکے۔جو یہ امر پیش نظر نہ رکھے اس کے لیے روا ہے کہ وہ اس ماہ مبارک کے جس دن چاہے۔میلاد کرائے بلکہ علماء نے اس میں اتنی وسعت دی ہے کہ وہ سال کے جس دن میں چاہے محفل میلاد کرالے۔ یہ روایت میلاد مبارک منانے کی اصل ہے۔البتہ ان محافل میں ایسے امور سرانجام دینے چاہئیں، جن سے رب تعالیٰ کا شکر ادا ہو سکے۔مثلاً تلاوت کرنا، کھانا کھلانا، صدقہ دینا۔نعتیں پڑھنا، ایسے اشعار پڑھنا جو دلوں کو عمدہ کام کرنے پر ابھاریں، آخرت کی ترغیب دیں لیکن سماع وغیرہ کے لیے مناسب ہے کہ وہ مباح کے دائرہ میں ہو اس حیثیت سے اس دن مسرت کا اظہار ہو۔لیکن حرام یا مکروہ سماع اور اسی طرح خلاف اولیٰ کام بھی ممنوع ہیں۔

حافظ ابن جزری نے لکھا ہے کہ ابولہب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا۔اس سے پوچھا گیا:

"تیرا کیا حال ہے؟"

اس نے کہا:

"آگ میں ہوں۔لیکن ہر سوموار کے روز میرے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔میں ان انگلیوں سے اس قدر پانی چوس لیتا ہوں۔اس نے اپنی انگلیوں کی پوروں کی طرف اشارہ کیا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس وقت اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا جب اس نے مجھے یہ خبر دی تھی کہ محمد عربی ﷺ پیدا ہوئے ہیں۔میں نے انہیں دودھ پلایا ہے۔"

ابولہب کافر ہے۔اس کی مذمت میں قرآن پاک نازل ہوا ہے۔جب وہ حضور ﷺ کی

Marfat.com

ولادت پر خوش ہوا تو اسے آگ میں اس کی جزا دی گئی۔ حضور ﷺ کی امت کے اس فرد کا کیا حال ہوگا جو آپ کی ولادت پر خوش ہوا اور آپ کی محبت میں حسبِ استطاعت خرچ کیا۔ مجھے زندگی کی قسم! اس کی جزا یہ ہے کہ رب تعالیٰ اسے اپنے فضل سے جنت النعیم میں داخل کرے گا۔

حافظ شمس الدین محمد بن ناصر دمشقی نے کیا خوب کہا ہے:

اذا کان هذا کافر جاء ذمه　　و تبت یداه فی الجحیم مخلدا

ترجمہ: "ابولہب جیسا کافر جس کا دائمی ٹھکانہ دوزخ ہے جس کی مذمت میں تبت یدا ابی لھب پوری سورت نازل ہوئی۔"

اتی انه فی یوم الاثنین دائما　　یخفف عنه بالسرور باحمد

ترجمہ: "جب سوموار کا دن آتا ہے تو حضور کی ولادت کی خوشی میں اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔"

فما ظن الذی کان عمره　　باحمد مسرور او مات موحدا

ترجمہ: "اس شخص کے بارے تمہارا کیا خیال ہے جس نے ساری زندگی حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے میں گزاری اور توحید کی حالت میں اسے موت آئی۔"

ہمارے شیخ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے:

"میرے نزدیک میلاد پاک کی اصل یہ ہے کہ لوگ ایک جگہ جمع ہوں قرآن پاک کی تلاوت کریں۔ وہ روایات سنائیں جو آپ کی ولادت کے بارے مروی ہیں۔ ان معجزات کا تذکرہ کریں جو ولادت کے وقت ظہور پذیر ہوئے۔ پھر وہ تبرک کھائیں اور اس بدعت حسنہ پر اضافہ کیے بغیر لوٹ آئیں۔ اسی بدعت حسنہ پر انسانوں کو ثواب ملتا ہے کیونکہ اس میں حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ کی ولادت پر خوشی اور مسرت کا اظہار ہے۔"

انہوں نے فرمایا:

"میرے لیے اس کے علاوہ ایک اور صحیح روایت ظاہر ہوئی جس کا ذکر حافظ نے

Marfat.com

کیا ہے اس روایت کو امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے نبوت کے بعد اپنے لیے عقیقہ کیا حالانکہ یہ روایت موجود ہے کہ آپ کے جد امجد نے آپ کی ولادت کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا تھا۔ عقیقہ دو بار نہیں ہو سکتا۔ اس کو اس امر پر محمول کیا جائے گا یہ آپ نے رب تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے عقیقہ کیا تھا جس نے آپ کو رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا تھا۔ نیز اس لیے کہ یہ آپ کی امت کے لیے شریعت بن جائے۔ جس طرح کہ آپ اپنی ذات والا پر درود شریف پڑھتے تھے۔ ہمارے لیے بھی مستحب ہے کہ ہم آپ کے میلاد پاک پر شکر کا اظہار کریں۔ کسی جگہ جمع ہوں کھانا کھلائیں۔"

سنن ابن ماجہ میں ہے:

"صحیح یہ ہے کہ یہ مستحبہ اور حسنہ بدعت ہے جب کہ یہ شرعی طور پر منکرات سے خالی ہو۔"

رب تعالیٰ اس شاعر پر رحم کرے جس نے یہ اشعار کہے ہیں:

لمولد خیر العالمین جلال   لقد غشی الاکوان منه جمال
فیا مخلصا فی حق احمد هذه   لیالٍ بدا فیهن منه هلال
فحق علینا ان نعظم قدره   فتحسن احوال لنا و فعال
فنطعم محتاجا و نکسوعا ریا   و نرفد من اضحی لدیه عیال
فتلك فعال المصطفی و خلاله   و حسبك افعال له و خلال
لقد کان فعل الخیر قرة عینه   فلیس له فیما سواه مجال

ترجمہ: "حضور ﷺ کے میلاد پاک کا جلال ہے۔ آپ کی وجہ سے کائنات جمال سے لبریز ہوگئی ہے۔ اے مخلص! ان راتوں میں حضور ﷺ کے لیے چاند طلوع ہوا۔ ہم پر یہ فرض ہے کہ آپ کی قدر کی تعظیم کریں تاکہ ہمارے افعال اور احوال بہتر ہو سکیں۔ ہم محتاج کو کھانا کھلائیں، عریاں کو لباس دیں اور صاحب اولاد کو عطیات دیں۔ یہ آپ کے افعال اور خلال ہیں تمہارے لیے آپ کے افعال

Marfat.com

اور خلال کافی ہیں۔ بھلائی کے فعل میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس کے علاوہ آپ کا اور کوئی میدان نہیں ہے۔"

دوسرے شاعر نے کہا ہے:

یا مولد المختار انت ربیعنا
بك راحة الارواح والاجساد
یا مولدا فاق الموالد کلها
شرفا و ساد بسید الاسیاد
لا زال نورك فی البریه ساطعا
یعتاد فی ذا الشهر کالاعیاد
فی کل عام للقلوب مسرة
بسماع ما نرویه فی المیلاد
فلذالك یشتاق المحب و یشتهی
شوقا الیه حضور ذا لمیعاد

ترجمہ: "اے حضور اکرم ﷺ کے میلاد پاک! تو ہماری بہار ہے۔ تیرے ساتھ ارواح اور جسموں کو راحت نصیب ہوتی ہے۔ اے میلاد پاک جو شرف میں سارے میلادوں سے فوقیت لے گیا ہے اور سرداروں کا سردار بن گیا ہے۔ کائنات میں تیرا نور پھیلتا جا رہا ہے اور اس ماہِ مبارک میں یہ عیدوں کی طرح ہو رہا ہے ہر سال دلوں کو مسرت نصیب ہوتی ہے۔ وہ ان روایات کو سنتے ہیں جو ہم میلاد پاک کے بارے روایت کرتے ہیں اس سے محب کو شوق آلیتا ہے۔ وہ اس دن حاضر ہونے کے لیے خواہش رکھتا ہے۔"

تاج الدین فاکہانی مالکی نے گمان کیا ہے کہ میلاد پاک مذمومہ بدعت ہے۔ انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ انہوں نے اس میں لکھا ہے:

Marfat.com

''ساری تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں جس نے ہمیں سید المرسلین ﷺ کی اتباع کرنے کی ہدایت دی۔ دین کے ستونوں کی طرف ہدایت دینے میں اس نے ہماری مدد کی۔ ہمارے لیے آسان کیا کہ ہم سلف صالحین کی اتباع کریں۔ حتیٰ کہ ہمارے دل علم شرعی کی انواع اور حق مبین کے دلائل سے بھر گئے۔ دین میں نئی چیزیں اور بدعات پیدا کرنے سے ہمارے دل پاک ہو گئے۔ میں اس ذاتِ والا کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے یقین کے انوار کے ساتھ احسان فرمایا۔ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مضبوط گرہ تھامنے کی توفیق دی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ رب تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہٗ لا شریک ہے محمد عربی ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں وہ اولین و آخرین کے سردار ہیں۔ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ امہات المؤمنین صلاۃ دائمۃً الی یوم الدین۔ اما بعد!

لوگوں کے ایک گروہ نے بار بار سوال کیا ہے کہ میں اس اجتماع کے بارے رائے دوں جو لوگ ربیع الاول کے مہینے میں کرتے ہیں۔ جسے میلاد کہتے ہیں کہ کیا اس کی کوئی اصل ہے یا یہ بدعت ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کا تفصیلی جواب لکھا جائے۔ میں رب تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے کہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ اس میلاد کی کوئی اصل کتاب یا سنت میں ہو۔ امت کے علماء میں سے کسی سے اس کا عمل منقول نہیں ہے، جو دین کا نمونہ ہو۔ جو پہلے صالحین کے آثار سے دلیل لیتے ہیں۔ بلکہ یہ بدعت ہے جسے اہلِ باطل نے پیدا کیا ہے کھانے والوں نے اپنے نفس کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے اسے پیدا کیا ہے۔ اس کی دلیل ایسی ہے جس کا اظہار احکام خمسہ پر ہے۔ ہم کہتے ہیں یہ عمل واجب ہوگا یا مستحب یا مباح یا مکروہ یا حرام ہوگا۔ یہ نہ تو واجب ہے نہ ہی مستحب ہے کیونکہ مستحب کی حقیقت یہ ہے کہ شرع اس کا تقاضا کرے اور اسے ترک

Marfat.com

کرنے پر مذمت نہ کرے۔ اس امر کا نہ تو شریعت مطہرہ نے حکم دیا ہے نہ اسے صحابہ کرام نے کیا ہے نہ ہی تابعین نے کیا ہے۔ میرا یہی جواب رب تعالیٰ کے سامنے ہوگا اگر مجھ سے اس کے بارے پوچھا گیا۔ یہ عمل مباح بھی نہیں کیونکہ دین میں بدعت مسلمانوں کے اجماع سے مباح نہیں ہو سکتی۔ اب صرف مکروہ یا حرام ہی بچ گیا ہے اس صورت میں کلام دو فصلوں میں ہوگا۔ اور دونوں حالتوں میں فرق ہوگا۔

- ① یہ عمل یا تو انسان اپنے، اپنے اہلِ خانہ، عیال اور دوستوں کے مال سے کرے گا۔ یہ اجتماع کھانے سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔ وہ کوئی گناہ نہیں کریں گے۔ یہ مکروہ بدعت ہے۔ کیونکہ گذشتہ اہلِ اطاعت میں سے کسی نے یہ عمل نہیں کیا۔ جو اسلام کے فقہاء تھے عوام کے علماء تھے۔ اپنے زمانے کے سورج تھے وہ مقامات کی زینت تھے۔
- ② یا اس میں جرم کا عمل دخل ہوگا کوئی اس میں اس لیے دے گا کہ اس کے نفس کو تکلیف ہوگی۔ دل کو اذیت ہوگی۔ علماء نے فرمایا ہے کہ حیاء سے مال لینا تلوار سے مال لینے کی طرح ہے۔ بالخصوص جبکہ اس کے ساتھ ساتھ ایسی غناء بھی ہو جو باطل آلات، دف اور مستی ہو۔ مرد بے ریش لڑکوں اور گویا عورتوں کے ساتھ جمع ہوں۔ عورتوں کے ساتھ ملنا، انہیں دیکھنا، ان کے ساتھ رقص کرنا، لہو میں مستغرق ہو جانا اور روزِ حشر کو بھول جانا۔ اسی طرح وہ خواتین بھی ہیں جو انفرادی طور پر جمع ہوں۔ جو مبارک دینے اور گانے میں دینی آوازیں بلند کریں۔ وہ تلاوت اور ذکر مشروع کے دائرہ سے نکل جائیں۔ وہ بھی رب تعالیٰ کے اس فرمان سے غافل ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ (الفجر: ۱۴)

ترجمہ: "بے شک آپ کا رب (سرکشوں اور مفسدوں کی) تاک میں ہے۔"

Marfat.com

اس کے حرام ہونے میں دو افراد کا بھی اختلاف نہیں ہے۔ مروت والا شخص اسے عمدہ نہیں سمجھتا صرف لوگ ہی اسے عمدہ سمجھتے ہیں جن کے دل مر چکے ہیں وہ گناہوں سے کنارہ کشی اختیار نہیں کرتے وہ اسے عبادت شمار کرتے ہیں اسے منکر اور حرام نہیں سمجھتے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اسلام اسی طرح اجنبی بن جائے گا جس طرح وہ پہلے تھا۔ ہمارے شیخ قشیری نے کتنی عمدہ بات کی ہے:

قد عرف المنکر واستنکر لمعروف فی ایامنا الصعبہ
و صار اهل العلم فی وهدةٍ و صار اهل الجهل فی رتبه
عاد عن الحق فما للذی ساروا به فیما مضی نسبه
فقلت للابرار اهل التقی والدین لما اشتدت الکربة
لا تنکروا احوالکم قد اتت نوبکم فی زمن الغربة

ترجمہ: ”آج کل برائی کو اچھا سمجھا جانے لگا ہے۔ اور اس مشکل وقت میں نیکی کو عجیب سمجھا جانے لگا ہے۔ اہل علم گڑھے میں گر گئے ہیں۔ وہ حق سے منحرف ہو گئے ہیں۔ اس کے ساتھ کیا نسبت ہے جس کی وجہ سے وہ ماضی میں سردار بنے۔ میں نے نیک اور پاکباز لوگوں کو اس وقت کہا جب مصیبت سخت ہو گئی کہ اپنے احوال کا انکار نہ کرو۔ غربت کے زمانہ میں تمہاری باری آئی ہے۔“

امام ابو عمرو بن علاء نے کتنی عمدہ بات کی ہے کہ

”لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک وہ عجیب چیز پر تعجب کا اظہار کرتے رہیں گے۔“

اس کے ساتھ ساتھ اسی مہینہ میں آپ کا وصال بھی ہوا تھا۔ اس میں خوشی غم سے زیادہ تو نہیں ہے۔ یہ ساری تفصیلات ہماری طرف سے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ رب تعالیٰ اسے قبول کرے گا۔“

فاکہانی نے اپنی کتاب میں یہی کچھ لکھا ہے۔

Marfat.com

الشیخ نے اپنے فتاویٰ میں ان کا خوب خوب جواب دیا ہے۔فا کہانی نے لکھا ہے:

"مجھے میلاد پاک کی اصل نہ کتاب میں ملی۔"

اس کے بارے کہا جا سکتا ہے کہ علم کی نفی وجود کی نفی کو لازم نہیں ہے۔امام ابن حجر نے سنت سے میلاد پاک کی اصل ثابت کی ہے۔میں نے اس کی دوسری اصل بھی ثابت کی ہے۔ان دونوں کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔فا کہانی نے لکھا ہے:

"یہ بدعت ہے۔جسے اہلِ باطل نے ایجاد کیا ہے۔"

اس کے بارے کہا جا سکتا ہے:

"اسے عادل اور عالم بادشاہ نے شروع کیا ہے۔اس کا مقصد تقرب الی اللہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔علماء اور صلحاء اس کے پاس جمع ہوتے تھے۔کسی ایک نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔بلکہ ابن دحیہ نے اس کے لیے ایک کتاب لکھی یہ علماء اہلِ دین تھے وہ اسی پر راضی ہو گئے اسے برقرار رکھا اور اس کا انکار نہیں کیا۔"

فا کہانی نے لکھا ہے:

"یہ مستحب بھی نہیں کیونکہ مستحب کی حقیقت وہ ہوتی ہے جسے شرع شریف طلب کرے۔"

اس کا جواب یہ ہے کہ مستحب کبھی نص سے اور کبھی قیاس سے ہوتا ہے۔اگرچہ اس میں نص نہیں ہے لیکن اس میں قیاس سے استحباب ہے جس کا انحصار ان دو اصلوں پر ہے جن کا تذکرہ آ رہا ہے۔فا کہانی نے لکھا ہے:

"یہ مباح بھی نہیں کیونکہ دین میں بدعت مباح نہیں ہو سکتی۔"

یہ بات بھی درست نہیں ہے۔کیونکہ بدعت کی صرف دو اقسام حرام اور مکروہ نہیں بلکہ مباح، مندوب اور واجب بھی ہیں۔امام نووی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے:

"شرع میں بدعت وہ امر ہے جو حضور ﷺ کے عہد مبارک میں نہ ہو۔یہ حسنہ اور قبیحہ میں منقسم ہے۔"

شیخ عزالدین ابن سلام نے لکھا ہے:

Marfat.com

''بدعت کی یہ اقسام ہیں:

1. واجب
2. حرام
3. مندوب
4. مکروہ
5. مباح

اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم بدعت کو شرعی قواعد پر پیش کریں گے۔ اگر وہ واجب کے قواعد کے تحت آئے گی تو وہ واجب ہوگی۔ اگر وہ حرام کے قواعد کے تحت ہوگی تو وہ حرام ہوگی۔ اسی طرح اگر وہ مندوب کے قواعد کے تحت ہوگی تو مندوبہ ہوگی۔ اسی طرح وہ مباح اور مکروہ ہوگی۔''

انہوں نے ہر ہر بدعت کی مثالیں پیش کی ہیں۔ مثلاً:

''مہمان خانے اور مدارس۔ اسی طرح ہر وہ بھلائی کا کام جو عصرِ اول میں نہ تھا۔ اسی طرح نمازِ تراویح، تصوف کے دقائق، مجادلہ، مسائل کے استدلال کے لیے محافل۔ بشرطیکہ ان سب سے قربِ الٰہی کا قصد کیا گیا ہو۔''

امام بیہقی نے ''مناقب الشافعی'' میں امام شافعی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''بدعت کی دو قسمیں ہیں:

1. وہ بدعت جو کتاب، سنت، اثر یا اجماع کے مخالف ہو۔ یہ گمراہ بدعت ہے۔
2. جو بھلائی کی وجہ سے پیدا ہو۔

اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ یہ مذمومہ نہیں ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک کے قیام کے بارے فرمایا تھا:

''یہ عمدہ بدعت ہے۔''

یعنی یہ بدعت ہے پہلے نہ تھا۔ اس میں کسی گزشتہ امر کا رد بھی نہ ہو۔ بدعت کی اس قسم میں کتاب، سنت، اثر اور اجماع کی مخالفت نہیں ہے۔ یہ مذموم نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو وہ احسان ہے جو پہلے زمانہ میں جاری نہ تھا۔ ایسا کھانا جو گناہ کے ارتکاب سے خالی ہو۔ احسان ہے۔ یہ مندوبہ بدعت ہے جس طرح کہ ابن عبد السلام کے کلام سے عیاں ہے۔

Marfat.com

فاکہانی کے دوسرے رد کا جواب یہ ہے کہ اس میں تحریم ان امور کی وجہ سے آئی ہے جو اس کے ساتھ ملا دیے گئے ہیں۔ یہ حرمت میلاد کے شعار کے اظہار کے لیے جمع ہونے میں نہیں ہے۔ بلکہ یہ امور اگر نماز جمعہ میں ہوں تو وہ بھی قبیح و شنیع بن جائے گی۔ یہ نماز جمعہ کے لیے اجتماع کی حرمت کو لازم نہ ہوگی۔ یہ امر واضح ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض ایسے امور نماز تراویح میں بھی رونما ہوتے ہیں۔ ان امور کی وجہ سے نماز تراویح تو حرام نہیں ہو جائے گی۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ نماز تراویح کے لیے جمع ہونا قرب کا باعث ہے۔ اس کے ساتھ جو امور ملا دیے گئے ہیں وہ شنیع ہیں۔ ہم اس طرح کہتے ہیں کہ میلاد پاک کے لیے جمع ہونا مندوب ہے قربِ الٰہی کا باعث ہے لیکن جو امور اس کے ساتھ ملا دیئے گئے ہیں وہ مذموم ہیں۔

فاکہانی نے لکھا ہے کہ اسی ماہ میں آپ کا وصال بھی ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت ہم پر رب تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ آپ کی وفات سب مصیبتوں سے بڑی مصیبت ہے۔ شریعت مطہرہ نے ہمیں ترغیب دی ہے کہ ہم نعمت پر شکر کا اظہار کریں۔ مصیبت کے وقت صبر شکر کریں۔ شریعت نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ولادت کے وقت عقیقہ کریں تاکہ شکر کا اظہار ہو سکے بچے کی ولادت پر فرحت کا اظہار ہو سکے۔ لیکن موت کے وقت اس نے ہمیں ذبح کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ گری اور جزع کے اظہار سے روکا ہے۔ قواعد شرعیہ اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ اس ماہ مبارک میں آپ کی ولادت کی خوشی کا اظہار کیا جائے آپ کی وفات پر غم کا اظہار نہ کیا جائے۔

ابن رجب نے اپنی کتاب "الطائف" میں لکھا ہے کہ روافض عاشوراء کے روز حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے انبیاء کرام نے مصائب کے ایام کو منانے کا حکم نہیں دیا۔ نہ ان کے وصال کے دن کو ماتم کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو مرتبہ میں ان سے کم ہوگا اس کی کیفیت کیا ہوگی؟

امام ابوعبداللہ بن حاج نے اپنی کتاب "المدخل" میں میلاد پاک پر بہت عمدہ گفتگو کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ "اس میں جو شعار اور شکر کا اظہار ہے وہ قابل

Marfat.com

تعریف ہے اور ان محرمات اور منکرات کی مذمت ہے جو میلاد پاک کے اردگرد گھڑلی گئی ہیں۔"

میں فصل در فصل ان کی گفتگو پیش کرتا ہوں۔انہوں نے لکھا ہے:

"اگرچہ لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ میلاد پاک بڑی بڑی عبادات میں سے ہے۔وہ جو کچھ ربیع الاول میں کرتے ہیں اس سے شعائر کا اظہار ہوتا ہے لیکن اب ان مقدس محافل کو بدعتوں اور محرمات نے گھیر لیا ہے۔ان میں سے ایک عورتوں کے گانے ہیں۔ان کے ساتھ ساتھ آلات موسیقی ہوتے ہیں۔وہ انہیں سماع کے آلات بتاتے ہیں وہ ذمیم قواعد پر انہیں بجاتے ہیں۔وہ اکثر ان اوقات کو ضائع کر دیتے ہیں جنہیں رب تعالیٰ نے شرف اور عظمت عطا کی ہے۔انہوں نے ان اوقات کو بدعتوں اور محرمات سے ملا دیا ہے۔بلاشبہ اس رات کے علاوہ کسی دوسری رات میں سماع کے بارے وہ کچھ ہے جو ہے، اس وقت اس کی حالت کیا ہوگی، جب اس کے ساتھ اس ماہ مبارک کی فضیلت بھی متصل کر دی گئی ہو، جو رب تعالیٰ نے اسے بخشی ہے۔اس میں حضور ﷺ کائنات میں جلوہ گر ہوئے۔سید الاولین والآخرین ﷺ کی نعمت عطا کر کے ہم پر احسانِ عظیم کیا۔لازم تو یہ تھا کہ اس ماہِ مبارک میں عبادت اور بھلائی کے امور میں اضافہ کر دیا جائے رب تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے جس نے ہم پر یہ نعمت فرمائی ہے اگرچہ حضور ﷺ اس ماہِ مبارک میں دیگر مہینوں کی بنسبت زیادہ عبادت نہیں کرتے تھے۔یہ صرف اور صرف اپنی امت کے ساتھ نرمی اور رحمت کی وجہ سے تھا۔کیونکہ آپ اس خدشہ سے عمل ترک فرما دیتے تھے کہ وہ کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے۔یہ بھی آپ کی امت پر رحمت تھی۔لیکن اس ماہ مبارک کی فضیلت اس سائل کے لیے عیاں کر دی جس نے آپ سے سوموار کے روز روزہ رکھنے کے بارے عرض کی۔آپ نے فرمایا:

Marfat.com

''اس روز میری ولادت باسعادت ہوئی تھی۔''

اس دن کا شرف اس ماہ مبارک کے شرف کو متضمن ہے، جس میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم پوری طرح اس کا احترام کریں۔ ہم اس کو اسی طرح فضیلت دیں جس طرح رب تعالیٰ نے اسے دیگر مہینوں پر فضیلت دی۔

ان میں سے ایک فرمان یہ ہے:

''میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ میں یہ بطور فخر نہیں کہہ رہا۔ آدم اور ان سے علاوہ سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔''

زمان اور مکان کی فضیلت ان عبادات کی وجہ سے ہوتی ہے جو ان میں کی جاتی ہے۔ زمان و مکان کو بذات خود کوئی شرف نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کا شرف ان خصوصیات کی وجہ سے ہوتا ہے جو ان کے ساتھ مختص کر دی جاتی ہیں۔ ذرا دیکھو کہ رب تعالیٰ نے اس ماہ مبارک اور پیر کے دن کو کس شرف کے ساتھ مشرف فرمایا ہے۔ اس دن روزہ رکھنا فضیلت کا باعث ہے کیونکہ اس دن آپ پیدا ہوئے تھے۔ اس لیے لازم ہے کہ جب یہ ماہِ مبارک آئے تو اس کی تعظیم و تکریم کی جائے۔ اس کا پوری طرح احترام کیا جائے آپ کی اتباع کی جائے کیونکہ آپ مخصوص اوقات میں زیادہ عبادت فرماتے تھے۔ ذرا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس فرمان کو دیکھو۔ انہوں نے فرمایا:

''حضور ﷺ سارے لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ لیکن رمضان المبارک میں آپ کی سخاوت پورے عروج پر ہوتی تھی۔''

ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنی استطاعت کے مطابق ان اوقات کی تعظیم بجالائیں۔

اگر سائل یہ سوال کرے کہ آپ اوقات فاضلہ میں ایسے امور کا اہتمام کیوں کرتے ہو جن کا اہتمام دیگر اوقات میں نہیں کرتے تھے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کی یہ مشہور عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ اپنی امت کے لیے تخفیف پسند

Marfat.com

کرتے تھے۔ بخصوص ان امور میں جو آپ کے ساتھ مختص ہوتے تھے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ آپ نے مدینہ طیبہ کو اسی طرح حرم بنایا۔ جس طرح حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا لیکن اس کے باوجود آپ نے اس کے شکار کو قتل کرنے سے منع نہ فرمایا۔ درخت کاٹنے سے نہ روکا۔ یہ صرف آپ کی اپنی امت پر تخفیف تھی۔ آپ اس جہت سے امور کو دیکھتے تھے۔ اگرچہ وہ امر بذاتِ خود فضیلت والا ہوتا تھا۔ لیکن آپ امت کی تخفیف کے لیے اسے ترک فرما دیتے تھے۔ اس طرح اس ماہ مبارک کی تعظیم اس طرح کرنا چاہے کہ اس میں پاکیزہ اعمال میں اضافہ کیا جائے۔ اس ماہِ مقدس کی تعظیم کے لیے موانع سے اجتناب کرے۔ اگرچہ یہ امور دیگر مہینوں میں بھی مطلوب ہوتے ہیں۔ لیکن اس ماہِ مقدس کا احترام زیادتی کا اضافہ کرتا ہے جس طرح کہ رمضان المبارک اور دیگر حرمت والے مہینوں کا تقاضا ہے۔ لازم ہے کہ انسان بدعتوں سے بچے۔ بعض لوگ اس زمانہ میں ایسے امور بجالاتے ہیں جو اس حکم کے برعکس ہیں جب یہ ماہ مبارک آتا ہے تو وہ لہو ولعب میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ وہ آلاتِ موسیقی بجاتے ہیں۔ بلکہ بعض تو گمان کرتے ہیں کہ وہ ادب سیکھ رہے ہیں۔ وہ میلادِ پاک کا آغاز تلاوت مقدس سے کرتے ہیں پھر اس شخص کو دیکھتے ہیں جو زیادہ بول لیتا ہو۔ نفوس کو ابھارنے کے لیے زیادہ اشتغال انگیز طریقے جانتا ہو۔ لیکن یہ فساد کی وجوہات ہیں۔

بعض لوگ صرف اسی پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ خطرناک امر کا اضافہ کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ نغمہ گو نوجوان ہو، اس کی شکل اچھی ہو، آواز خوبصورت ہو، اچھا لباس پہنتا ہو، اچھی ہیئت پر ہو۔ وہ غزل گاتا ہے، وہ اپنی آواز اور حرکات میں نسوانیت پیدا کرتا ہے، اپنے ہمراہ لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتا ہے، فریقین میں فتنہ بھڑک اٹھتا ہے اور ایسا فساد رونما ہوتا ہے جس کا تصور نہیں کیا جا

Marfat.com

سکتا۔اس طرح میاں اور بیوی کے باہمی حالات خراب ہو جاتے ہیں۔ان میں فراق ہو جاتا ہے،انہیں جلد نحوست آلیتی ہے،ان کا معاملہ جمعیت کے بعد منتشر ہو جاتا ہے۔جب سماع کے ساتھ محفل میلاد منائی جائے تو یہ ایسے مفاسد پر مشتمل ہوتی ہے۔اگر محفل میلاد ایسے عمل سے خالی ہو۔صرف کھانا بنایا جائے، اس سے میلاد کی نیت کی جائے۔بھائیوں کو اس پر بلایا جائے،اور یہ ہر اس امر سے خالی ہو جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے تو پھر یہ صرف نفس نیت کے اعتبار سے بدعت ہے۔کیونکہ یہ دین میں زیادتی ہے۔یہ اسلاف کرام کا عمل نہیں ہے۔ اسلاف کی اتباع کرنا اولیٰ ہے۔ان میں سے کسی کے بارے یہ منقول نہیں کہ انہوں نے میلاد کی نیت کی ہو۔ہم بھی انہی کے تابع ہیں۔ہمیں وہی کچھ کرنا چاہیے جو وہ کرتے تھے۔"

ان کی تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے میلاد کی مذمت نہیں کی۔بلکہ حرمات اور منکرات میں سے ان امور کی مذمت کی ہے جو محفلِ میلاد کے ارد گرد چھا جاتے ہیں۔انہوں نے اپنے کلام کی ابتدا میں یہ وضاحت کر دی ہے کہ اس ماہِ مبارک میں زیادہ سے زیادہ بھلائی کے کام کیے جائیں۔نیکی،صدقات اور خیرات کثرت سے کیے جائیں۔میلاد پاک کا یہ عمل وہ ہے جسے ہم نے عمدہ سمجھا ہے اس میں قرآن پاک کے پڑھنے کے علاوہ اور کھانا کھلانے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں،یہ بھلائی،نیکی اور قربت کا ذریعہ ہے۔

انہوں نے آخر میں جو بدعت کہا ہے تو پھر یہ یا تو سابقہ تفصیل کے متناقض ہوگا،یا اس سے مراد بدعت حسنہ ہوگی،یا اسے اس امر پر محمول کیا جائے گا۔ایسے امور بجالانا بھلائی ہے اور میلاد کی نیت کرنا بدعت ہے جیسے کہ انہوں نے کہا کہ یہ نفس نیت کے اعتبار سے بدعت ہے کیونکہ اسلاف کرام میں سے کسی نے میلاد کی نیت نہیں کی تھی۔کلام کا ظاہر یہی ہے کہ انہوں نے فقط میلاد کی نیت کرنا مکروہ سمجھا ہے۔کھانا کھلانے اور بھائیوں کو دعوت دینے کو مکروہ نہیں سمجھا۔اگر اسے ان کے کلام کے ابتدائی حصہ سے ملایا جائے جس میں انہوں نے بھلائی

Marfat.com

کے کاموں پر ابھارا ہے تاکہ اس نعمتِ کبریٰ کا شکر ادا ہو سکے جو رب تعالیٰ نے سید المرسلین ﷺ کو پیدا فرما کر ہم پر کی ہے۔ میلاد کی نیت کا معنیٰ یہی ہے۔ وہ اس طرح کی مذمت کیسے کر سکتے ہیں حالانکہ پہلے انہوں نے اسی کی ترغیب دی ہے۔

نیت کے بغیر بھلائی کے امور کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر تصور ہو بھی سکے تو پھر وہ عمل نہ تو عبادت ہوگا اور نہ ہی اس پر اجر و ثواب ملے گا۔ کیونکہ نیت کے بغیر کوئی عمل نہیں ہوتا۔ اس مبارک عمل میں نیت یہی ہے کہ انسان رب تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اس مبارک مہینہ میں حضور ﷺ کو پیدا فرمایا۔ یہ میلاد پاک کی نیت ہے۔ یہ ایک مستحسن نیت ہے۔

پھر ابن الحاج نے لکھا ہے:

''بعض لوگ محفلِ میلاد صرف اس لیے کرتے ہیں تاکہ تعظیم کا اظہار ہو سکے لیکن درحقیقت لوگوں نے ان کے پیسے دینے ہوتے ہیں جو اس نے بعض مواقع پر انہیں دیے تھے۔ وہ چاہتا ہے کہ وہ پیسے اسے واپس مل جائیں لیکن وہ تقاضا کرنے سے شرماتا ہے۔ وہ محفلِ میلاد کراتا ہے حتیٰ کہ اسے وہ رقم مل سکے جو دوسروں کے پاس ہے۔ اس میں مفاسد کی کئی وجوہات ہیں۔ وہ صفت نفاق سے متصف ہے، وہ اس امر کا اظہار کر رہا ہے جو اس کے باطن کے خلاف ہے۔ بظاہر وہ محفلِ میلاد کرا رہا ہے، اس سے دارِ آخرت کا ارادہ کیے ہوئے ہے، لیکن باطن وہ روپے جمع کر رہا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ اس لیے محفل میلاد کرتے ہیں تاکہ وہ دراہم جمع کریں یا لوگ ان کی تعریف کریں، ان کی مدد کریں۔ اس میں ایسے مفاسد ہیں جو کسی پر مخفی نہیں ہیں۔''

اس ساری تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں مذمت میلاد پاک کے عمل کی وجہ سے نہیں بلکہ صحیح نیت نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

نوٹ: صفحہ ۱۲۲ تا ۲۰۸ تک کا متن ''سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد'' کی جلد اول صفحہ ۲۸۲ تا ۳۳۷ سے اخذ کیا گیا ہے۔

Marfat.com